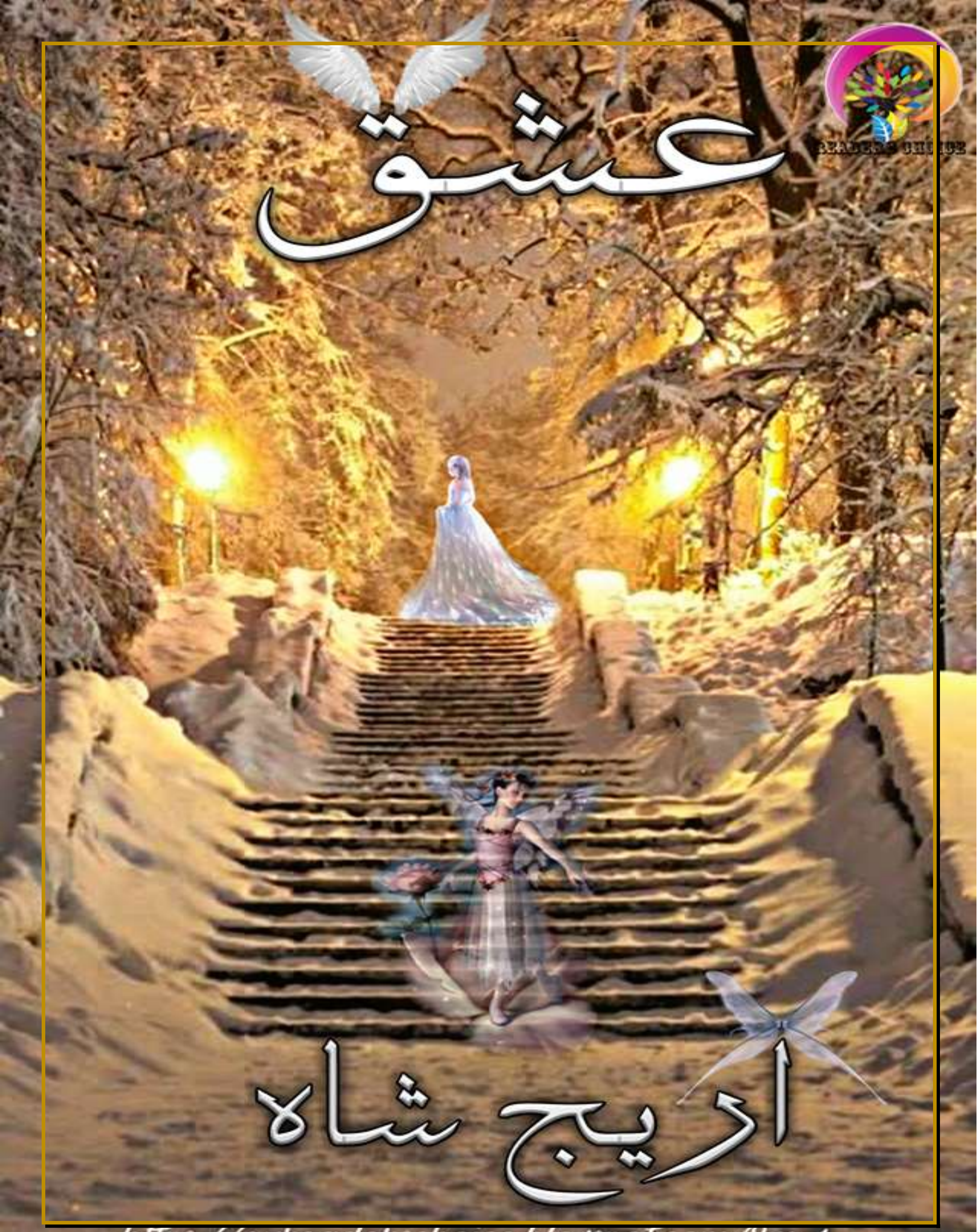

https://ezreaderschoice.blogspot.com/?m=1

عشق

تحریر_اریج_شاہ

مکمل ناول

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار میں آجاؤں۔۔۔۔۔۔؟

شہریار مجھے بلا لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہریار مجھے اجازت دیں۔۔۔۔۔۔۔

شہریار مجھے باہر بلا لیں۔۔۔۔۔۔۔

شہریار میں باہر آجاؤں۔۔۔۔۔۔۔؟

ہر ایک پکار کے ساتھ وہ کروٹ بدل رہا تھا۔

لیکن یہ آواز اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔ آج سے نہیں بلکہ برسوں سے یہ آواز پل پل اس کا پیچھا کر رہی تھی۔

آج سارا دن ٹف روٹین کی وجہ سے وہ بہت تھک گیا تھا اس وقت اسے آرام کی شدید ضرورت تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی کہ ایک بار پھر سے ان آوازوں نے اسے بے بس کر دیا۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور کمرے کی لائٹ اون کی۔

اب اسے ان آوازوں سے ڈر نہیں لگتا تھا اسے عادت ہو چکی تھی۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ آوازیں اسے کب سے آرہی ہیں۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا وہ زندگی کی کسی بھی رات پر سکون ہو کر نہیں سویا تھا۔

بچپن میں ہی اسے اپنے ملک اور اپنے اپنوں سے دور کینیڈا آنا پڑا۔

شاید وہ آٹھ سال کا تھا جب یہاں آیا اور تب سے بس یہی تھا بالکل تنہا۔

اس وقت رات کے دو بج رہے تھے۔اس نے زندگی میں ایسی کوئی رات نہیں کاٹی تھی جب اس نے یہ آواز نہ سنی ہو اسے عجیب سی نفرت تھی اس خوبصورت آواز سے۔جس نے اس کی زندگی کے ہر پل کا سکون چین کر رکھا تھا۔

وہ اٹھ کر واشروم میں آیا۔اس نے منہ دھونے کے لئے نل کھولا ہی تھا کہ آوازیں ایک بار پھر سے آنے لگی۔

اس نے جلدی سے منہ ہاتھ دھویا اور اپنا جیکٹ اٹھا کر باہر نکل آیا۔

ہر روز کی طرح آج بھی اس کا ارادہ کلب جانے کا تھا۔شاید شور شرابے میں کہیں یہ آواز دب جائیں وہ اکثر راتیں اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے کلب جایا کرتا تھا۔

لیکن پھر بھی آوازیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔

ہاں لیکن کم ضرور ہو جاتی تھی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔لوگوں کے شور شرابے میں اسے وہ آواز بہت دور سے سنائی دیتی تھی۔اس وقت وہ پر سکون تھا۔

بچپن میں یہ آواز کسی بچی کی ہوا کرتی تھی لیکن آہستہ آہستہ کسی کمسن لڑکی سے وہ آواز آج ایک نسوانی آواز بن گئی تھی۔

وہ کون تھی۔۔۔۔۔۔؟

اس کا نام کیسے جانتی تھی۔۔۔۔۔۔؟

اسے کیوں پکارتی تھی۔۔۔۔۔۔۔؟

اس کے ساتھ اس کا کیا رشتہ تھا۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ اس سے باہر آنے کی اجازت کیوں مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔؟

وہ کہاں تھی۔۔۔۔۔۔؟

کیا وہ کہیں قید تھی۔۔۔۔۔؟

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہر یار کچھ نہیں جانتا تھا۔اسے پتہ تھا تو بس اتنا کہ اس کی ماں نے اس بارے میں اس سے کوئی بھی سوال پوچھنے سے منع کیا ہے اسے اپنی قسم دی ہے کہ وہ کبھی بھی اس بارے میں کسی سے کچھ نہیں پوچھے گا اور نہ ہی کبھی کسی کو کچھ بتائے گا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کالوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

شہریار نے اس بارے میں کبھی کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا وہ کوئی ڈرپوک انسان نہ تھا۔اور نہ ہی اسے آوازوں سے خوف آتا تھا مگر تجسس ضرور تھا اس کے بارے میں جاننے کا لیکن اس کی ماں نے اسے یہ بتایا تھا۔

یہ آواز محبت کیے جانے کے قابل نہیں ہے اگر تم نے اس آواز کی طرف دھیان دیا تو تم ہم سے دور چلے جاؤ گے بہت دور اور وہ دور ہی تو تھا۔

کتنا دور تھا اپنے ماں باپ سے اپنے ملک سے نجانے کونسے خوف کے تحت اس کے والدین نے اسے خود سے اتنا دور رکھا تھا۔

چار بجے کے بعد وہ آوازیں اسے پکار پکار کر دم توڑ دیتی اور آج بھی یہی ہوا تھا دو گھنٹے کلب میں رہنے کے بعد وہ واپس اپنے گھر آیا تھا اسے آرام کی ضرورت تھی صبح 11 بجے کے قریب اس کی ایک میٹنگ تھی۔

....

وہ اپنا سارا کام وقت پر ختم کر دیتا تھا لیکن آج اسے بہت وقت لگ گیا۔

مہمانوں کی وجہ سے سارا کام ختم کرتے کرتے رات 12 بجے سے وقت اوپر جا چکا تھا۔

سارے برتن صاف کر کے اس نے کچن کا دروازہ بند کیا۔

اور سرونٹ کوارٹر کی طرف جانے لگا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جب اسے دبی دبی سسکیوں کی آواز سنائی دی۔

اس نے ہر طرف دھیان دیا لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔

لیکن غور سے سننے پر اس نے محسوس کیا کہ آواز اوپر کی طرف سے آرہی ہے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اوپر کی طرف جانے لگا۔ یہاں تو کوئی لڑکی نہیں رہتی تھی تو یہ رو کون رہا ہے

اوپر کی طرف جاتے ہوئے آواز تیز ہونے لگی۔

آواز کسی لڑکی کی لگ رہی تھی۔ جو بہت بری طرح سے رو رہی تھی

جیسے کہ بہت خوف زدہ ہو اس نے اپنی رفتار تیز کر لی

تیز تیز چلتے اچانک وہ ایک کمرے کے سامنے آکر کا جو تالوں اور بیڑیوں سے جھکڑا گیا تھا۔

وہ ڈیڑھ مہینے سے اس گھر میں ملازم کے طور پر کام کر رہا تھا اس کمرے کو اس نے کہیں بار دیکھا تھا۔

ایک بار اس نے پرانے ملازم سے وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا کہ اپنے کام سے مطلب رکھو ہر چیز میں ٹانگ نہ اڑاؤ۔

اس دروازے کو دیکھ کر ہی آسیب زدہ لگنے لگا وہ فوراً ہی پلٹ آیا۔ اس کے اندر عجیب سا خوف پیدا ہو چکا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اسے یقین تھا کہ اس کمرے میں کچھ تو گڑبڑ ہے۔

وہ جب تک حویلی سے باہر نہ نکل گیا اسی پیچھے سے رونے کی آواز سنائی دیتی رہی۔

وہ جلدی سے کمرے میں آیا تو طاہر گہری نیند سو چکا تھا۔

وہ اس کے ساتھ ہی اپنا بستر بچھا کر لیٹ گیا۔

جبکہ سارا دھیان صرف اور صرف اس آواز پر تھا

....

سنو طاہر یار رات کو ایک بہت عجیب واقعہ ہوا۔

وہ دراصل میں اس تالوں والے کمرے کے باہر سے نکل رہا تھا کہ وہاں سے مجھے کسی لڑکی کے رونے کی آواز آئی۔

یار میں تو اتنا خوفزدہ ہو گیا تھا کہ انتہا نہیں۔

ابھی بھی سوچتا ہوں تو ہاتھ کانپنے لگتے ہیں۔ عاقب نے طاہر کو بتایا

اچھا تو تیرا مطلب ہے اس کمرے میں چڑیل ہے طاہر کا انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا۔

جبکہ اس کا انداز دیکھ کر عاقب کو غصہ آگیا وہ اسے اتنی خاص بات بتا رہا تھا اور یہ تھا اس کا مذاق اڑانے میں مصروف تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ہاں مجھے یہی لگا کہ اس کمرے میں کوئی چڑیل ہے اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو بڑے صاحب اس کمرے کو اتنے تالے کیوں لگا کے رکھتے۔

ارے اس طرح تو کسی جیل کے قیدی کو بیڑیاں نہیں ڈالتے جس طرح اس کھڑے دروازے کو ڈالیں رکھی ہے۔

جیسے دروازہ کہیں بھاگنے والا ہے میں بول رہا ہوں اس کمرے میں کچھ تو ہے۔

طاہر اور عاقب کو یہاں نوکری کرتے ہوئے ابھی مشکل سے ایک ڈیڑھ مہینہ ہی ہوا تھا۔

عاقب نے ایک دو بار پہلے بھی یہاں کچھ محسوس کیا تھا لیکن نظر انداز کر گیا لیکن کل رات اس نے واضح اس کمرے سے رونے کی آواز سنی تھی۔

اور اب جب وہ اپنے دوست کو یہ بات بتانے لگا تو اس نے اس کا مذاق بنا دیا۔

مرد بن مرد کیا ڈرپوک لڑکیوں کی طرح باتیں کر رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

اور نہ ہی ایسا کچھ ہو گا چل جلدی سے کھانا بنا ابھی بڑی بی بی آتی ہوں گی۔ طاہر نے اسے کام کی طرف لگا یا ۔جبکہ عاقب کا سارا دھیان اس وقت بھی صرف اور صرف اس کمرے کی طرف تھا

....

السلام علیکم بابا جان کیسے ہیں آپ۔ آج تین دن کے بعد اس نے بابا جان کو فون کیا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آپ کے بابا بلکل ٹھیک ہیں میرے شیر تم سناو کیا چل رہا ہے آج کل بزنس کے علاوہ۔اکبر تمہاری بہت تعریفیں کرتا ہے۔

کہہ رہا تھا کہ تمہیں کچھ بھی سکھانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔اتنے کم وقت میں تم نے بزنس کو اتنے اچھے طریقے سے سنبھالا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سب کچھ تمہارے حوالے کر کے اپنے آرام کروں۔

بابا جان نے خوش ہوتے ہوئے اس کی تعریف کی تو وہ بے اختیار مسکرایا

ہاں بالکل کیوں نہیں لیکن اس سے پہلے اگر آپ ایک بار مجھے پاکستان۔۔۔۔

نہیں شہریار تم پاکستان نہیں آؤ گے۔میرا مطلب ہے اب تو تم پر بزنس کی ذمہ داریاں ڈال دی ہیں بیٹا اب تمہیں وہاں رہ کر سب کچھ سنبھالا ہو گا۔

اب تو تم بہت بیزی رہنے لگے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم بزنس میں لاپروائی سے کام لو۔بابا جان نے ٹوٹی پھوٹی وجہ بنائی۔

پچھلے بائیس سالوں سے وہ ان کی وجہ ہی تو سنتا آرہا تھا کبھی پڑھائی تو کبھی پاکستان کا موسم۔کبھی گرمی کا نام تو کبھی سردی۔ہر بار ہی اس کے والدین اسے کسی طرح سے ٹال دیتے تھے۔

اب تو وہ اتنا عادی ہو چکا تھا ان لوگوں کے بہانوں کا کہ وہ کم ہی اس بارے میں بات کرتا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ٹھیک ہے بابا میں نہیں آرہا اس کے موڈ آف ہونے کے بارے میں بابا جان چکے تھے لیکن وہ کیا کرتے وہ مجبور تھے۔

وہ اپنی اکلوتی اولاد کو خود سے دور جاتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔

وہ دنیا میں سب کچھ کھونے کو تیار تھے سوائے اپنی اولاد کے۔

شہریار کے لیے ہی تو انہوں نے یہ سب کچھ کیا تھا بے اختیار ان کی نظر بند دروازے پر پڑی۔

بیڑیوں سے جھکڑا تالوں سے بھرا ہوا دروازہ۔

ارے یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔پاکستان بہت خوبصورت ہے تم ایک بار وہاں جاؤ گے تو تمہارا واپس آنے کا دل ہی نہیں کرے گا۔

زیان نے اسے ابھی آکر بتایا تھا کہ وہ پاکستان جا رہا ہے۔زیان کی بہت امپورٹینٹ میٹنگ تھی جو پاکستان میں فکس کی گئی تھی۔

جس کی وجہ سے کل صبح ان کو یہاں سے پاکستان کے لیے نکلنا تھا لیکن وہ پہلی بار پاکستان جا رہا تھا اسی لیے کافی کنفیوزن ہو رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اسے بس اپنا کام ختم کر کے واپس آ جانا تھا لیکن وہاں اسے تین دن کا اسٹے کرنا تھا وہ تین دن میں کیا کرے گا یہی سوچ کے کنفیوز ہو رہا تھا۔

یار میں وہاں کیسی کو جانتا ہی نہیں۔اوپر سے پہلی بار جا رہا ہوں مینیجر کو کہا تھا کہ ایک ہی دن میں ہماری واپسی ہو گی کہ اس نے تین دن کا اسٹے رکھ لیا۔

اب 3 دن میں ہوٹل کی خاک چھانوں گا کیا زیان نے اسے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی

ارے پاگل بتا تو رہا ہوں کہ پاکستان بہت خوبصورت ہے تو گھومنے جانا پاکستان میں ہر شہر میں کوئی نہ کوئی تاریخی مقامات موجود ہیں تو وہاں بور نہیں ہو گا۔

اور وہاں پر مجھے گھمانے کے لیے کوئی تو ساتھ ہونا چاہیے میں کیسے جاؤں گا یار کہیں۔میں تو کسی کو جانتا تک نہیں ہوں۔میں نے مینیجر کو بولا کہ کچھ اوپر نیچے کر کے ایک ہی دن کا اسٹے کر لے تو وہ کہتا ہے کہ سر اب کچھ نہیں ہو سکتا اور اوپر سے الو کا پٹھا خود بھی کچھ نہیں جانتا انڈیا سے ہے۔

زیان نے ایک اور مسئلہ اسے بتایا۔

اس سے بات کر رہا تھا تو وہ کہتا ہے سر پاکستان میں کچھ دیکھنے کے لائق نہیں۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

چھوڑ نہ یار ہمارے پاکستان کی خوبصورتی سے جلتا ہے سالہ ایسا کر اپنے ساتھ راتیش کی جگہ کسی اور کو لے جا جو پاکستان کے بارے میں کچھ جانتا ہوں۔

یار تو بھی حد کرتا ہے یہاں کون جانتا ہو گا پاکستان کے بارے میں

یہاں تو پاکستان کا ایک ہی عاشق ہے اور وہ ہے تو جو خود 22 سال سے پاکستان نہیں گیا۔زیان نے اپنا مسئلہ بتاتے ہوئے اسے بھی یاد دلایا کہ وہ بھی اب پاکستانی ہر گز نہیں ہے

تجھے کس نے کہا کہ میں پاکستان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا مجھے سب پتہ ہے۔دن رات انٹرنیٹ پر پاکستان کا چپا چپا دیکھتا ہوں میں۔وہاں رہنے والے بھی پاکستان کے بارے میں اتنا نہیں جانتے ہوں گے جتنے میں یہاں رہ کے جانتا ہوں ہم بے شک اپنے ملک سے دور چلے جائیں لیکن اسے بھلا تو نہیں سکتے۔ میں دن رات اپنے ملک کی کامیابیاں دیکھ کر فخر محسوس کرتا ہوں۔ہم پاکستانی چاہیے دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ آجائیں مگر اس دل سے پاکستان کبھی نہیں نکلتا میں اس سرزمین کا پیدا ہوا سچا پاکستانی ہوں۔شہریار نے دل سے کہا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

تو پھر ٹھیک ہے تو میرے ساتھ چل تین دن بہت انجوائے کریں گے صرف ایک گھنٹے کی تو میٹنگ ہے فٹافٹ ختم ہو جائے گی پھر گھومنے چلیں گے بہت مزہ آئے گا ویسے بھی تو تُو بالکل فری ہے آجکل کچھ زیادہ کام بھی نہیں ہے زیان نے آئیڈیا دیا۔

نہیں یار میں نہیں آسکتا اسے اچانک ہی اپنے والدین یاد آگئیں جو اسے کسی قیمت پر پاکستان نہیں آنے دے رہے تھے۔

تو اپنے موم ڈیڈ کی وجہ سے کہہ رہا ہے ڈونٹ وری یار ان لوگوں کو کچھ بھی پتا نہیں چلے گا تو اپنا واٹس ایپ نمبر اون رکھنا وہ لوگ وہاں پر تجھ سے اسی نمبر پر کنٹیکٹ کر لیں گے باقی ہم لوگوں نے کونسا ان لوگوں کو پتہ چلنے دینا ہے تین دن کے بات ہے خوب انجوائے کر کے واپس آجائیں گے زیان اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔

سوائے اس کے کہ پاکستان نہ بلانے کی کیا وجہ ہے۔

وہ اپنے ماں باپ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا لیکن پاکستان جانا اس کی خواہش تھی وہ اپنے ملک کی سرزمین پر قدم رکھنا چاہتا تھا اس کی مٹی کو محسوس کرنا چاہتا تھا وہ تو کالج اور یونیورسٹی میں دوسرے ملکوں کے لڑکوں سے لڑتا تھا یہ کہہ کر کے اسکا پاکستان بیسٹ ہے وہ اپنے اس بیسٹ پاکستان میں جانا چاہتا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یار مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا شہریار نے اپنا دل مارتے ہوئے کہا۔

صبح دس بجے کا وقت ہے صبح دس بجے سے پہلے میں تیرے گھر آؤں گا اگر تیرا دل راضی ہو تو میں تیری ٹکٹ بک کروادوں گا ورنہ تیری مرضی زیان اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔

اسی لیے اسے ایک آفر دیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

❤❤

حویلی بالکل سنسان پڑی تھی۔دن کے اجالے میں بھی یہاں بالکل خاموشی ہوا کرتی تھی یہاں پر شور شرابہ صرف اس وقت ہوتا تھا جب شہریار کا فون آتا تھا۔

وہ جو سارا دن خاموشی سے ادھر سے ادھر ٹہلتے رہتے تھے اپنے بچے کے فون آنے پر خوشی سے چہکتے تھے

۔

آسیہ بیگم کسی سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی ان کے چہرے پر ہمیشہ ہی اپنے بیٹے کے دور ہونے کا افسوس نظر آتا تھا۔

جبکہ راحیل صاحب نے اپنا سب سے بڑا سہارا ہی خود سے دور کر رکھا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

وہ تو دن رات اپنے ماں باپ سے ملنے کے لیے تڑپتا تھا۔ناجانے کیا وجہ تھی جو اس کا یہاں آنا منع تھا وہ بس اتنا ہی جانتا تھا کہ شہریار کا اس حویلی میں آنا منع ہے آہستہ آہستہ فرش صاف کرتا ہوا وہ اسی کمرے کے قریب آ رو کا۔

اور بہت غور سے اس دروازے کو دیکھنے لگا اس وقت اس دروازے سے کسی قسم کے کوئی آواز نہیں آرہی تھی بالکل پر سکون سا ماحول تھا

وہ بہت غور سے اس دروازہ کو دیکھ رہا تھا جب اچانک ہی گھر کا پرانا ملازم اس کے قریب رو کا

یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں منع کیا تھا میں نے اس طرف آنے سے وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا۔

میں صفائی کر رہا تھا عاقب نے فوراً جواب دیا

جاؤ یہاں سے پرانا ملازم سرد لہجے میں بولا یقیناً وہ کسی نہ کسی راز سے واقف تھا شاید وہ جانتا تھا کہ اس کے کمرے میں کیا ہے۔

عاقب بنا کچھ بولے وہاں سے نکلتا چلا گیا

❤❤

وہ کب سے سوچ رہا تھا کہ اسے پاکستان جانا چاہیے یا نہیں 3 ماہ پہلے اس کے والدین اس سے مل کر یہاں گئے تھے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ان کے ساتھ رہنے کو اس کا بہت دل کرتا تھا اپنی 26 سالہ زندگی میں بہت کم وقت اس نے اپنے والدین کے ساتھ گزارہ تھا۔

اگر وہ پاکستان جاتا بھی تو بھی کبھی اپنے والدین سے نہیں مل پاتا ہاں لیکن وہ پاکستان جا سکتا تھا اپنے ماں باپ سے چھپ کر اور زیان نے تو اسے کنٹیکٹ کا بھی راستہ دکھا دیا تھا

وہ وائی فائی سے کنیکٹ کر کے اپنا واٹس ایپ نمبر بھی اون رکھ سکتا تھا۔

اس کا دل کبھی ہاں تو کبھی نہ کر رہا تھا فلحال وہ بہت کنفیوز تھا۔وہ کالج اور یونیورسٹی میں کہیں بار اپنے ماں باپ سے چھپ کر گھومنے کہنے کیا تھا

آٹھ بجے گھر آنے کے بعد اسے نیند آنے لگی وہ رات 2 بجے سے پہلے جاگ جاتا تھا وہ جانتا تھا کہ انہیں آوازوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو جائے گا جو اسے کبھی سونے نہیں دیتی تھی۔

اسی لیے کھانا کھا کر وہ فوراً ہی سونے کو لیٹ گیا تھا کہ اس کی نیند پوری ہو سکے۔

سونے سے پہلے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ سے جھوٹ بول کر پاکستان ہرگز نہیں جائے گا۔اگر وہ لوگ اسے اپنے قریب نہیں بھلا رہے تو کوئی وجہ ہی ہے۔

....

شہریار میں آجاؤں۔۔۔۔؟

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

میں باہر آجاؤں شہریار۔۔۔۔؟

آپ نے کہا تھا آپ مجھے بلالیں گے۔آپ جانتے ہیں نا آپ کی اجازت کے بغیر میں باہر نہیں آسکتی

ہر جملے کے ساتھ شہریار کی نیند میں خلل پیدا ہو رہا تھا۔

وہ کبھی ایک طرف کروٹ بدلتا تو کبھی دوسری طرف۔

شہریار میں نہیں آسکتی آپ کے پاس آپ تو ہو سکتے ہیں نہ۔

آجائیں خدا کے لئے آجائیں آپ کی ساریسہ ساتھ آپ کے بنا ادھوری ہے۔

آپ کی ساریسہ آپ کو پکار رہی ہے۔

آجائیں میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔

شہریار کی نیند اچانک ٹوٹی تھی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس وقت رات کے دو بج رہے تھے۔

اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔

وہ جلدی سے اٹھا ہاتھ منہ دھو کر اپنا جیکٹ اٹھا کر باہر نکل آیا اس آواز کو برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا لیکن کلب پہنچتے پہنچتے اس نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ وہ پاکستان ضرور جائے گا کیوں یہ وجہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ زیان کے ساتھ اس وقت فلائٹ میں موجود تھا۔ جیسے تھوڑی ہی دیر میں پاکستان ایئرپورٹ پر لینڈ ہونا تھا۔

وہ آج تک اپنے والدین سے چھپ پر بہت جگہوں پر گیا تھا لیکن اتنے قریب کبھی نہ آیا تھا۔

دل و دماغ میں ایک عجیب سا خوف تھا پکڑے جانے کا نہیں بلکہ کسی اور چیز کا یہ خوف کس چیز کا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

پاکستان پہنچتے ہی اس کا ڈر مزید بڑ گیا۔ اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ جیسے سینے کی دیوار توڑ کر باہر آنا چاہتا ہو۔

یہاں کا مینیجر انہیں لینے کے لیے ایئرپورٹ پر پہلے ہی موجود تھا وہ اس کے ساتھ ہی ہوٹل جانے والے تھے۔

رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔ ان دونوں کا ارادہ اس وقت آرام کرنے کا تھا اسی لیے وہ دونوں پہلے ہوٹل کی طرف ہی گئے

❤

پورا گھر قہقہوں کی آوازوں سے گونج اٹھا تھا۔ سب نوکر ابھی ابھی ہی چھٹی کر کے اپنے اپنے سرونٹ کوارٹر کی طرف گئے تھے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

اس کی خوشی سے چہکتے آواز باہر تک آرہی تھی۔

اور اس کی اس آواز کے ساتھ ساتھ آسیہ بی بی کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

راحیل صاحب نے انہیں بہت سمجھایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ اندر سے وہ خود بھی بہت گھبرا چکے تھے

اس کمرے سے سسکیوں اور رونے کی آوازیں تو اکثر آتی تھی لیکن اس طرح کی آواز کبھی نہ آئی تھی۔

آج اسے کس چیز کی خوشی ملی تھی وہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

راحیل شہریار کو فون کریں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ آسیہ نے روتے ہوئے کہا۔

آسیہ بیگم رونے والی کوئی بات نہیں ہے اس طرح سے گھبرانا بند کریں کینیڈا میں اس وقت ساڑھے گیارہ بج رہے ہوں گے اس وقت وہ آفس میں ہوتا ہے ہمیں اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے۔

نہیں راحیل میرا بیٹا مصیبت میں ہے ورنہ وہ اس طرح سے خوش نہیں ہوتی کچھ تو ہوا ہے پلیز آپ اسے فون کریں آسیہ کے رونے پر راحیل صاحب شہریار کو فون کرنے پر مجبور ہو گئے۔

وہ بار بار شہریار کے نمبر پر ٹرائی کر رہے تھے مگر اس کا فون بند جا رہا تھا کافی بار کوشش کرنے کے بعد بھی فون نہ لگا تو انہوں نے ایک نظر آسیہ کو دیکھا جو بہت بری طرح سے رو رہی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

انہیں اس طرح سے روتے دیکھ کر وہ شہریار کا واٹس ایپ نمبر ملانے لگے جو پہلی بار میں ہی لگ گیا

♥

انہیں ہوٹل پہنچتے پہنچتے رات کا ایک بجا چکا تھا اس وقت وہ کھانا کھا رہے تھے جب شہریار کا فون بجا۔

بابا کا فون آتے دیکھ کر وہ ایک پل کے لیے کنفیوز ہوا تھا

کیونکہ وہ ان سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا لیکن مجبور تھا فون اٹھانے کے بعد انہوں نے پہلا سوال یہ پوچھا شہریار تم ٹھیک ہو نا۔

جی بابا جان میں بالکل ٹھیک ہوں آپ نے اس وقت فون کیا شہریار کو اندازہ نہ تھا کہ اس وقت کینیڈا میں کیا وقت ہوا ہے۔

تم آفس میں ہو کچھ ضروری کام کر رہے تھے کیا میں نے ڈسٹرب کر دیا راحیل صاحب نے بالکل نارمل ہو کر بات کی تھی تاکہ ان کے لہجے سے اسے کچھ محسوس نہ ہو۔

جی بابا میں آفس میں تھا بس ایک ضروری میٹنگ تھی آپ بتائیں کچھ ضروری کام تھا کیا شہریار نے بات بناتے ہوئے کہا

ارے نہیں بس ایسے ہی دل کر رہا تھا تم سے بات کرنے کو اور تمہاری امی بھی تمہیں بہت مس کر رہی تھی انہوں نے فون آسیہ بیگم کی طرف بڑھاتے ہوئے انہیں رونے سے منع کیا تھا۔

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

السلام علیکم امی کیسی ہیں آپ۔اگر مجھے اتنا ہی مس کر رہی ہیں تو میرے پاس آجائے کچھ دنوں کے لیے ۔کیونکہ میں بھی آپ کو بہت مس کر رہا ہوں آسیہ بیگم کہ بولنے سے پہلے ہی شہریار بول پڑا

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں۔ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ کچھ دنوں کے لیے تمہارے پاس آ جاؤں آسیہ بیگم نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے بہلایا۔

تو اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے شہریار کی آواز کی خوشی وہ محسوس کر سکتی تھی تھوڑی دیر مزید اس سے باتیں کرنے کے بعد آیسہ بیگم کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی۔

فون بند کرتے ہوئے بھی انہوں نے سے بہت ساری ہدایات دی تھیں جن پر عمل کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے شہریار نے فون بند کر دیا اپنے والدین کے اتنے قریب ہو کر بھی وہ ان سے مل نہیں سکتا تھا اس بات نے اسے اداس کر دیا تھا

♥

شہریار مجھے باہر بلا لیں۔

آپ کو پتہ ہے آپ کی اجازت کے بغیر میں باہر نہیں آ سکتی

مجھے اجازت دیں نا کہ میں باہر آ جاؤں۔

شہریار نے تکیہ اٹھا کر اپنے دونوں کانوں کے ساتھ دبایا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیکن اس کے باوجود بھی آواز بند نہ ہوئی۔

شہریار میں آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔مجھے باہر بلائیں

اپنے پاس

اب تو بہت ہو گیا ختم کریں یہ سزا۔ محبت کرنے کی بھی بھلا کوئی اتنی بڑی سزا دیتا ہے۔

شہریار نے تکیہ ہٹا کر اپنے ہاتھ اپنے دونوں کانوں پر رکھے لیکن آواز پھر بھی بند نہ ہوئی۔

شہریار محبت کا امتحان اتنا جان لیوا تو نہیں ہوتا۔

میں کب تک انتظار کروں آپ کا تھک چکی ہوں نکالیں نے مجھے باہر۔

اس سے پہلے کہ میرے عشق کی انتہا ہو جائے۔

اس سے پہلے کہ میرا عشق ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

مجھے اپنے قریب بلالیں مجھے باہر نکالیں یہاں سے مجھے اجازت دیں اپنے قریب آنے کی۔

روز کی طرح آج اس آواز میں سیسکیاں اور آنسو شامل نہ تھے لیکن شہریار پھر بھی اس آواز سے اس حد تک بیزار تھا کہ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

READERS CHOICE

دوسرے کمرے میں زیان شاید اس وقت گہری نیند سو رہا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ اٹھ کر ہوٹل سے باہر نکل آیا سوائے ہوٹل مینیجر کے اس وقت یہاں اور کوئی نہ تھا۔

سنو یہاں کوئی کلب وغیرہ کی جگہ ہے کیا اس نے مینیجر سے پوچھا تو وہ ذو معنی انداز میں مسکرایا۔

کیوں نہیں سر بیسمینٹ میں آپ کو آپ کی خدمت کا ہر سامان ملے گا۔

شہریار سمجھ چکا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے لیکن اس وقت وہ اس کی غلط فہمی دور کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتا تھا اس وقت وہ صرف اس آواز سے جان چھڑانے کے لئے کوئی جگہ تلاش کر رہا تھا۔

وہ مینیجر کی بتائی ہوئی جگہ پر آگیا یہاں بالکل کلب سا ماحول تھا۔

اور کافی شور شرابہ تھا وہ ایک طرف ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

شاید وہ دنیا کا پہلا انسان تھا جو پرسکون ہونے کے لئے لوگوں کے ہجوم کو ڈھونڈا کرتا تھا

♥

زیان صبح میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لیے جا چکا تھا جبکہ اس دوران شہریار نے اپنی نیند پوری کی تھی جو رات کو بھی ان آوازوں کی وجہ سے پوری نہ ہو سکی تھی۔

زیان میٹنگ اٹینڈ کر کے آیا تو شہریار بھی اپنی نیند پوری کر چکا تھا اب ان کا ارادہ کہیں باہر گھومنے پھرنے کے لئے جانے کا تھا۔

اس وقت وہ مارکیٹ میں اپنے لئے کچھ خرید رہے تھے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یار سب سے پہلے تو ایک سم کارڈ لینا پڑے گا

کیونکہ وائی فائی سروسز ایشو کر رہی ہیں یہاں۔

ذیان نے ایک دکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو شہریار بھی اس کے ساتھ ہی اندر آگیا۔

سم کارڈ ایشو کرواتے ہوئے شہریار کی نظر اپنے بالکل قریب کھڑی ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی پر پڑی۔

شکل سے وہ اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ شہریار کو اپنے دل کے بہت قریب لگی۔

نہیں بھیا یہ والا نہیں وہ والا موبائل فون دکھائیں۔اس نے مسکراتے ہوئے سامنے دوسرے فون کی طرف اشارہ کیا تو آدمی نے بے زار سے شکل بناتے ہوئے فون اٹھا کر اسے دیا۔

وہ کافی دیر سے کھڑی تھی شاید یہاں اسی لیے دوکاندار اس سے کافی مایوس لگ رہا تھا۔

یہ بھی اچھا نہیں ہے کوئی اور دکھائیں کوئی اچھا سا دکھائیں وہ فون کو ٹٹولتے ہوئے ایک سائیڈ پر رکھ چکی تھی۔

شہریار کافی دلچسپی سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا ذیان نے بھی یہ بات نوٹ کر لی تھی۔

آپ کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے آپ کو میں نے کہیں دیکھا ہوا ہے وہ جو کب سے اس سے بیزار تھا اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور شاید آپ نے مجھے دیکھا ہو گا میں آگے بھی اس مارکیٹ میں آتی رہتی ہیں۔اس نے اگنور کرتے ہوئے دوسرا فون دیکھنے لگی۔

نہیں میں نے کہیں دیکھا ہے آپ کو شاید میں آپ کو جانتا ہوں دکاندار شاید کوئی ٹھرکی آدمی تھا جو اس سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا۔

شاہد خان آفریدی کو جانتے ہیں آپ لڑکی نے چہرے پر معصومیت سجائے پوچھا دوکاندار کی آنکھیں کھل گئی

ہاں بالکل جانتا ہوں انہیں کون نہیں جانتا۔

وہ میرے کزن ہیں دوکاندار کے ہاتھوں سے فون چھوٹتے ہو چھوٹتے بچا۔

جبکہ زیان اور شہریار کی ہنسی نکل گئی۔

کیا سچ میں۔۔۔۔

اس میں جھوٹ بولنے والی کونسی بات ہے شاہد خان آفریدی کوئی دوسرے پلانٹ کا تھوڑی ہے جو اس کے رشتہ دار نہیں نکل سکتے میں اس کی کزن سسٹر ہوں اگر آپ چاہیں تو قسم لے لیں۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ والا فون دکھائیں وہ دکاندار کی ایکسپریشنز کو اگنور کرتے ہوئے بولی۔ لڑکی کا اتنی بڑی بات کو اس طرح سے اگنور کرنے پر دکاندار کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ شاہد خان آفریدی کی کزن سسٹر ہے

یہ والا کیوں آپ یہ والا لے دوکاندار نے سب سے مہنگا فون نکالا

ارے نہیں نہیں یہ میرے بجٹ سے باہر ہے لڑکی نے پریشانی سے کہا۔

ارے ہمارا دماغ خراب ہے جو ہم شاہد خان آفریدی کی بہن سے کچھ مانگیں گے ارے یہ تو پوری دکان آپ کی ہے آپ جو چاہے لے لے آپ کو بلا پیسوں کی کمی ہے کیا۔ آپ بس یہاں آتی رہیے گا بس ایک شاہد خان آفریدی کا آٹو گراف مل جائے تو بڑی مہربانی ہو گی آپ کی

دکاندار نے خوشامدی انداز میں موبائل اس کے ہاتھ میں پکڑا یا

جبکہ ساتھ کھڑی اس کی سہیلی پریشان ہو چکی تھی

مہر چلو۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے لالا انتظار کر رہے ہوں گے۔

لڑکی نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جبکہ ان کے ساتھ زیان اور شہر یار بھی باہر نکل آئے۔

اور ان کے ساتھ ہی لفٹ کا بٹن دبا کر نیچے والے فلور میں جانے لگے

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

مہر تیرا دماغ خراب ہے کیا تو نے اسے جھوٹ کیوں بولا کہ تو شاہد خان آفریدی کی کزن ہے۔تجھے پتا ہے اگر ہم پکڑے گئے تو کیا ہو گا اتنا مہنگا فون اٹھانے کی ضرورت کیا تھی۔

وہ دھیمی آواز میں اس پر چیخ رہی تھی شاید لفٹ میں موجود دو لڑکوں کا لحاظ کر رہی تھی۔

اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات ہے اور ایک اور بات یاد رکھنا مہر خان فریدی کبھی جھوٹ نہیں بولتی۔

اور نجمہ خالہ کے بیٹے کا کیا نام ہے بتا مجھے۔

وہ اس پر چڑھ دوڑی لڑکی نے سوچتے ہوئے شاہد نام لیا۔

جی ہاں شاہد اور ہماری قوم کیا ہے آفریدی اور بلادری پٹھان تو کیا ہوا شاہد خان آفریدی۔

مہر نے خاصی اونچی آواز میں اسے کسی میتھ کے سوال کی طرح سمجھایا تھا۔

جبکہ دوسری لڑکی اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہی تھی کہ لفٹ میں دو لڑکے موجود ہیں س

ارے ان سے کیا گھبرا رہی ہیں انگریزوں کی اولاد ہیں شکل سے نہیں لگ رہا۔مہر نے لاپروائی سے کہا جبکہ اپنے متعلق اس تبصرے پر شہریار اور زیان نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ویسے ایک بات ہے کہ انگریز ہمارے پاکستان کا سارا حسن چرا کے لے گئے شکل دیکھ ان کی کتنے بیوٹیفل ہیں مہر نے لڑکی کو دیکھتے ہوئے لڑکوں کے حسن کو سراہا تھا۔

جب لفٹ نیچے والے فلور پر آرکی۔

شہریار اور زیان لفٹ سے باہر نکل چکے تھے جبکہ مہر اور دوسری لڑکی نے شاید ابھی مزید نیچے جانا تھا

ویسے آپ سے ایک بات کہنی تھی شہریار نے مڑتے ہوئے کہا جبکہ اسے اردو بولتے دیکھ کر مہر کا منہ کھل چکا تھا

لڑکے بیوٹیفل نہیں ہینڈسم ہوتے ہیں۔ لفٹ بند ہوتے وقت زیان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

جبکہ لفٹ میں موجود دونوں لڑکیوں کے منہ حیرت اور صدمے سے کھلے ہوئے تھے

❤

جانے کیا وجہ تھی کہ شہریار آج پر سکون تھا اس کے ذہن میں صرف ایک ہی لڑکی کا خیال تھا۔

رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا دل اور دماغ پر مہر بڑی طرح سے سوار تھی آج نہ تو اسے کسی چیز کا ڈر تھا اور نہ ہی کسی چیز کی فکر

آج تو اسے خیال بھی نہ آیا کہ وہ آواز کچھ ہی دیر میں ایک بار پھر سے اس کے ہر خیال پر سوار ہو جائے گی

۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

ناتو اسے نیند آرہی تھی۔ اور نہ ہی آج وہ کسی بھیڑ والی جگہ پر جانا چاہتا تھا آج تو وہ تنہا رہ کر صرف مہر کو سوچنا چاہتا تھا

وہ اسے سوچے جارہا تھا کیوں وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

وہ کوئی اتنی خوبصورت بھی نہ تھی اس سے کہیں زیادہ حسین لڑکیاں وہ اپنی زندگی میں دیکھ چکا تھا لیکن نہ جانے مہر میں کیا تھا۔

وہ اپنا دھیان آگے پیچھے کسی اور بات میں لگانے کی کوشش کرتا تو پھر سے مہر اس کے ذہن و دل پر سوار ہو جاتی ایک بار لیا گیا نام اسے اکثر یاد نہیں رہتا تھا لیکن نہ جانے کیوں مہر کا نام وہ بھلا بھی نہیں پایا تھا

مارکیٹ سے واپس آنے کے بعد زیان نے اسے کہا گھومنے چلو لیکن نہ جانے کیوں شہریار کا دل ہر چیز سے اٹھ چکا تھا

وہ صرف مہر کو سوچنا چاہتا تھا۔

وہ تو اس کے نام کے علاوہ اس کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتا تھا اسے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ شاید زندگی میں آگے کبھی اس کی اس لڑکی سے ملاقات بھی ہو گی یا نہیں۔

لیکن سچ کہتے ہیں لوگ دل پر کسی کا زور نہیں چلتا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور اس وقت وہ اپنے دل کے ہاتھوں بے حد مجبور تھا۔

وہ جتنا مہر کو اپنی سوچ سے نکالنے کی کوشش کرتا وہ اتنی ہی اس کی ہر سوچ پر سوار ہو گئی

۔

❤

مہر تم ابھی تک جاگ رہی ہو بیٹا۔

آدھی آدھی رات تک جاگ کر کیا کرتی رہتی ہو تم۔اس کے ہاتھ میں فیری ٹیل بک دیکھ کر امی نے اس کے ہاتھ سے کتاب لینا چاہیں

اوہو مما پلیز تھوڑی دیر کے بعد ہے ابھی رکھ دوں گی

تقریبا اینڈ پے ہوں اگر یہاں پر چھوڑ دیا تو سارا مزہ خراب ہو جائے گا۔

مہر نے منت بھرے انداز میں کہا۔

کچھ دن کے بعد تمہاری بہن کی شادی ہے اور تم ساری ساری رات جاگ کر یہ کتابیں پڑھتی رہتی ہو۔

اگر کچھ سیکھنے والی کتابیں ہوں تو الگ بات ہے یہ پریوں کی داستان اس سے حقیقی دنیا کا کوئی تعلق نہیں ہوتا

رابعہ نے بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں مما اصل زندگی میں پریاں ہوتی ہیں

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور وہ آج بھی دنیا میں موجود ہیں مجھے یقین ہے۔

لیکن ہر کسی کے سامنے وہ نہیں آتی وہ صرف خوش قسمت لوگوں کو نظر آتی ہیں

میری تو خواہش ہے کہ میں کسی پری کو اپنی زندگی میں دیکھوں مہر نے حسرت سے کہا تو رابعہ نے نفی میں گردن ہلائی۔

جتنی خوبصورت یہ کہانیاں ہوتی ہیں نہ مہر اصل زندگی میں ایسا نہیں ہوتا۔

پریوں کو پریوں کی کہانی تک محدود رکھو ان کی خواہش اپنی زندگی میں مت کرو ورنہ پچھتاو گی۔رابعہ نے اس کے ہاتھ سے کتاب چھین کر اپنے پاس رکھ لی

مما وعدہ کرتی ہوں میں یہ اینڈ سے پڑھ کر بس سو جاؤں گی بس تھوڑی دیر اور۔

مہر میں نے کہا جا کر سو جاؤ بہت وقت ہو گیا ہے رابعہ نے غصے سے کہا تو مہر منہ بناتے ہوئے اپنے بیڈ پر آ گئی جب دھیان اچانک ہی دوپہر والے ان دو لڑکوں پر چلا گیا جو اس کا مزاق اڑا کر گئے تھے۔

زندگی میں کبھی تو تم دونوں سے دوبارہ ملاقات ہو گی نہ دیکھنا اس بے عزتی کا بدلہ میں کیسے لیتی ہوں مہر دل ہی دل میں عہد کرتی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی

❤

سکندر پہلی بار علی کے آبائی گاؤں آیا تھا یہ اتنی خوبصورت جگہ تھی کہ سکندر یہیں کا ہو کر رہ جانا چاہتا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ تین دن سے یہاں تھا اور واپس جانے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

اس وقت وہ اس پر سرار پہاڑی کے قریب تصویریں بنا رہا تھا جب علی نے اسے واپس کرنے کے لئے کہا۔

چلتے ہیں یار تھوڑی دیر میں کچھ فوٹو تو لینے دے سکندر نے اسے ٹالتے ہوئے کہا تو وہ اس کے ساتھ چل دیا

ہم اور اوپر نہیں جائیں گے سکندر یہ پہاڑی پر سرار ہے۔

ہمیں یہیں سے واپس جانا چاہیے

یہ علاقہ خطرناک ہونے کی وجہ سے علی کے والدین یہ علاقہ چھوڑ کر کافی سال پہلے ہی شہر شفٹ ہو چکے تھے اور وہیں پر سکندر اس کا دوست بنا تھا سکندر کو آگے پیچھے گھومنے کا شوق تھا اور علی بھی اس کے شوق میں اس کا بھرپور ساتھ دیتا تھا۔

اس بار علی بہت عرصہ سے ہی اپنے آبائی گاؤں جانے کا پلان بنا رہا تھا جب سکندر بھی اس کے ساتھ ہی یہاں آگیا اور تب سے ہی اس کا واپس جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا یہ پر اسرار پہاڑی اسے اپنی طرف کھینچتی تھی۔

جبکہ علیا سے کتنی بار اس طرف جانے سے منع کر چکا تھا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

علی پہاڑی کے اس طرف ندی بہہ رہی ہیں وہ پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا علی کو آواز دے رہا تھا جو اس سے کافی فاصلے پر تھا وہ مزید اوپر نہیں جانا چاہتا تھا بلکہ اسے بھی واپس چلنے کے لئے کہہ رہا تھا لیکن سکندر نے کسی کی بات ماننا تو اس نے سیکھا ہی نہ تھا۔

بس سکندر بہت ہو گیا اندھیرا ہونے والا ہے میں جا رہا ہوں اگر تجھے آنا ہے تو آ علی کے پاس بس یہی آخری راستہ تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اکیلا یہاں نہیں رکے گا کیونکہ اسے واپسی کا راستہ ٹھیک سے پتا نہ تھا۔

اوکے فائن چلو لیکن ہم صبح یہاں واپس آئیں گے سکندر نے شرط رکھتے ہوئے کہا تو علی نے گردن ہلائی اور شکر ادا کیا کہ کم از کم وہ اس کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔

پہاڑی سے اترتے وقت سکندر نے ایک نظر اس پہاڑی کی طرف دیکھا۔

یار کتنی خوبصورت جگہ ہے وہ بے ساختہ بولا تھا

خوبصورت سے کہیں زیادہ یہ پر اسرار اور خطرناک جگہ ہے سکندر چلو یہاں سے علی اسے سمجھاتا ہوا آگے بڑھ چکا تھا جبکہ سکندر اس کے ڈر پر نفی میں گردن ہلاتا اس کے پیچھے آیا۔

جب اچانک اسے یوں محسوس ہوا کہ کوئی پیچھے سے اسے دیکھ رہا ہے وہ ایک بار پھر سے رکا پیچھے پہاڑی کی طرف دیکھنے لگا لیکن وہاں دور دور تک کوئی نہ تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ سر جھٹکتا آگے کی طرف جانے لگا

جب اسے پیچھے سے پھر اسی طرح سے نظروں کا حصار محسوس ہوا۔

کیا ہوا چل نا علی نے اسے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اس کے پیچھے آیا۔

آگے کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے سکندر کو ایسے محسوس ہوا جیسے پیچھے کوئی بہت مایوسی سے اسے جاتا دیکھ کر۔

کسی کی نظروں کے حصار نے اسے ایک بار پھر سے پیچھے دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

لیکن ہر بار کی طرح اس بار سکندر کو کوئی مایوسی نہ ہوئی تھی اسی پہاڑی کی چوٹی پر اسے سفید لباس میں ایک خوبصورت لڑکی نظر آئی

اتنی دور سے وہ دیکھ نہیں سکتا تھا کہ وہ خوبصورت ہے یا نہیں لیکن سکندر کو ایسا لگا جیسے وہ اسے دل کی نظروں سے دیکھ رہا ہو۔

بے شک اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی سکندر نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی تھی۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے اس کے لب مسکرائے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سکندر اب کیوں روکا ہے چل یہاں سے علی نے پھر سے پکارا تو سکندر نے پہاڑی کی چوٹی کی طرف اشارہ کیا

کیا ہے۔۔۔؟ علی نے پہار دیکھتے ہوئے پوچھا

جبکہ سکندر کی نظروں نے اس بار وہاں کسی کو بھی نہ دیکھا تھا

ارے وہ ابھی۔۔۔۔ سکندر کچھ بولتے بولتے رک گیا

جبکہ علی پریشانی سے اسے دیکھنے لگا تھا

وہاں کیا سکندر۔۔۔۔؟ علی نے خوفزدہ انداز میں پوچھا۔

کچھ نہیں۔۔۔ مجھے لگا جیسے میں اپنے سگریٹ کی ڈبی وہاں گرا آیا ہوں سکندر نے بہانہ بنایا نہ جانے کیوں علی کو اس بارے میں نہیں بتایا تھا۔

بازار بر اپڑا ہے مل جائیں گے اور چل یہاں سے علی نے اس بار خفگی سے کہا تو وہ مسکراتا ہوا اس کے ساتھ آیا

❤❤

وہ کافی دیر سے سونے کی کوشش کر رہا تھا کبھی اس طرف کروٹ بدلتا تو کبھی اس طرف اکثر اس وقت سے پہلے سو جاتا تھا لیکن نہ جانے کیوں آج مہر کی باتوں نے سونے نہ دیا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس لڑکی کو دیکھے ہوئے ابھی مشکل سے اسے چند گھنٹے ہوئے تھے وہ اتنی خوبصورت تو نہ تھی کہ وہ اس کی وجہ سے اپنی نیند خراب کرتا۔

کچھ ہی دیر میں ان آوازوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہونے والا تھا شہریار کو ہمیشہ سے لگتا تھا کہ وہ آواز صرف اس کا وہم ہے ورنہ ان آوازوں کو کوئی اور بھی تو سنتا صرف اسے ہی وہ آوازیں کیوں آتی ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ اب ان آوازوں کا خوف اس کے اندر ختم ہو چکا تھا۔

اس نے ڈاکٹر سے بھی اپنا چیک اپ کروایا تھا اور ان کا بھی یہی کہنا تھا کہ یہ صرف ایک وہم ہے اور کچھ نہیں۔

اسی لئے شہریار نے بھی آہستہ آہستہ گھبرانا چھوڑ دیا۔

وقت دو سے اوپر جا چکا تھا اسے اس وقت تک اس طرح کی کوئی آواز نہ آئی۔

آج سے صحیح معنوں میں یقین ہو چکا تھا کہ وہ آوازیں صرف وہم ہے اور کچھ نہیں۔

ورنہ آج جب وہ خود ان آوازوں کا منتظر ہے وہ انتظار کر رہا ہے کہ کب اسکی نیند خراب ہو تو وہ آواز اسے کیوں نہیں آ رہی کیونکہ وہ لاشعوری طور پر اس وہم کو حقیقت میں بدلتے دیکھنا چاہتا تھا

وہ اپنا سر جھٹکتا بیڈ پر آ گیا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور ایک بار پھر سے مہر اس کے چاروں طرف حاوی ہونے لگی

کیا چیز ہے وہ لڑکی اس نے ہنستے ہوئے کروٹ بدلی۔

مہر خان آفریدی۔۔۔۔ تم سے تو ملنا پڑے گا۔ شہریار مسکراتا ہوا اس بار سیدھا ہو کر لیٹا اور چھت کو گھورنے لگا نا جانے کیوں آج اسے کمرے کے ہر ایک کونے میں مہر کا عکس محسوس ہو رہا تھا۔

ابھی تک وہ مہر کو محسوس کر رہا تھا جب اسے خود اپنا آپ کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس ہوا اس نے کمرے کے چاروں طرف نظریں گھمائیں لیکن وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا وہ اپنا وہم سمجھتا ہوا لائٹ آف کر کے لیٹ گیا۔

پھر اسے محسوس ہوا کہ کوئی بہت قریب اس کے بیٹھا اسے گھور رہا ہے کوئی ہے اس کے کمرے میں اس کے علاوہ بھی۔

اس نے لائٹ آن کی اور کمرے کو دیکھا لیکن کوئی بھی نہیں تھا۔

کیا ہو رہا ہے مجھے وہ بڑبڑاتا ہوا واپس لیٹ گیا۔

READERS CHOICE

ابھی اسے لیٹے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک بار پھر سے اسے اپنے قریب کوئی محسوس ہوا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اسے لگ رہا تھا کہ جو بھی کوئی اس کے قریب ہے وہ اس سے سخت خفا ہے۔

لیکن اسے نظر کوئی نہ آیا۔

تھوڑا وقت مزید سرکا۔ اسے اپنے سینے پر دباؤ محسوس ہوا اس طرح کا دباؤ کہ اسے لگا کے کوئی اس کا دل اپنی مٹھی میں بھیجے مسل رہا ہو

اس کے دل سے درد کی ٹھیسیں اٹھنے لگی۔

اس کے سانس اکھڑنے لگی ایسا محسوس ہوا جیسے سانسوں کی ڈوری ابھی ٹوٹنے والی ہو۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی چلانا چاہا لیکن اس کی زبان تلو سے چپک چکی تھی۔

خوف سے پورے جسم پر پسینہ آ چکا تھا۔ وہ پوری طرح سے پسینے میں بھیگ چکا تھا۔

درد کی شدت نہ سہتے ہوئے اس کی سانسیں اکھڑنے لگی

۔ اسے لگا کے مزید اگر دو منٹ وہ اسی کیفیت میں رہا تو وہ یقیناً مر جائے گا اسے اپنی موت آپنے بالکل قریب محسوس ہونے لگی۔

جب اسے اپنے کان کے بلکل قریب آواز سنائی دی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس دل پر اور تم پر صرف ساریہ کا حق ہے خبر دار جو تم نے اس دل میں کسی اور کو بسانے کی کوشش کی

۔میرے بائیس سال کا انتظار بے مول مت کرو شہریار اگر میں مر بھی گئی تو بھی تمہیں زندہ نہیں رہنے

دوں گی تمہارے سانسوں کی ڈوری میری سانسوں سے جڑی ہے۔

میرے ساتھ بے وفائی کرنے کی غلطی ہر گز مت کرنا۔

عشق کیا ہے تم سے ہر عشق کی انتہا کر کے۔

بہت مشکل سے یہاں تک آئی ہوں میری بد قسمتی دیکھو کہ میں تمہیں چھو تک نہیں سکتی سوائے تمہارے

دل کے تمہیں محسوس کرنے کا بھی حق نہیں دیا گیا مجھے۔

سال سے پل پل تڑپی ہوں میں لیکن تمہاری اجازت کے بغیر میں آزاد بھی نہیں ہو سکتی۔ 22

لیکن تمہارے عشق سے میں آزاد ہونا بھی نہیں چاہتی۔

اپنے دل پر قابو کرو جو ساریہ کا ہے وہ صرف ساریہ کا ہے سنا تم نے تم صرف ساریہ کے ہو

اپنے بالکل قریب یہ آواز محسوس کرتا اسے اپنے اوپر بوجھ کم ہوتا محسوس ہوا ایسے لگا جیسے اس کے دل کو

کسی نے اچانک آزاد کر دیا ہو

وہ زندگی کی طرف لوٹ آیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار نے فوراً لائٹ ان کی پورے کمرے کا جائزہ لیا لیکن یہاں کوئی نہ تھا اور شیشے کے سامنے آ کر رک

اور تیزی سے اپنی شرٹ اتارنے لگا

کیا یہ میرا وہم تھا وہ سوچ رہا تھا۔

جب نظر سامنے شیشے پر دل کے مقام پر ہاتھ کا چھاپا تھا یہ وہم نہیں حقیقت تھی۔

شہریار نے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ٹوٹی ہوئی سانسوں کا سلسلہ

واپس جڑ رہا ہو۔

اس وقت بھی خوف سے اس کا جسم کانپ رہا تھا سامنے نظر آتا اپنے سینے کے بیچ ہاتھ کا نشان اسے مزید

خوف میں مبتلا کر رہا تھا ایک بات تو آج کلیئر ہو گئی تھی وہ آواز وہم نہیں بلکہ حقیقت تھی کوئی تو تھا جس کا

وجود اس کے ساتھ جوڑ ہوا تھا

❤

❤۔

READERS CHOICE

وہ جب بھی آنکھیں بند کرتا وہ اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو جاتی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اسنے شاید ہی زندگی میں اتنی خوبصورت لڑکی دیکھی ہوگی اس کی آنکھیں اس کی خوبصورت مسکراہٹ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ سکندر اس کے چہرے میں کھونے لگا۔

نیند تو آنکھوں سے جیسے روٹھ چکی تھی۔

اس کا دل چاہا کہ وہ ایک بار پھر سے اسی پہاڑی پر چلا جائے اور اس لڑکی کے بارے میں پتہ کرے آخر وہ کون تھی پہاڑی پر کیا کر رہی تھی۔

جبکہ اس پہاڑی کی طرف تو سکندر نے کوئی گھر کوئی مکان نہ دیکھا تھا صرف ایک ندی تھی

ایک بہت ہی خوبصورت ندی بہتا صاف شفاف پانی

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ سکندر کے حواس پر چھاتی چلی جا رہی تھی۔

وہ اس وقت بے چینی سے اگلے دن کا انتظار کر رہا تھا کہ کب وہ اس پہاڑی پر واپس جا کر اس پری وش کو دیکھے گا۔

اسے دیکھنے کے لئے اس سے ملنے کے لئے اس سے باتیں کرنے کے لئے اتنا بے چین تھا کہ اس کی یہ رات گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی اسی وقت وہاں واپس پاس چلا جائے۔

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

روز کی بانسبت آج ہوٹل میں بہت بھیڑ بھار تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے پیچھے حال میں کوئی شادی ہو۔

خوبصورت لڑکیاں اور ہینڈسم لڑکے ادھر سے ادھر گھوم رہے تھے۔

زیان اور شہریار کا ارادہ اس وقت باہر کہیں جانے کا تھا۔

لگتا ہے آج یہاں کوئی شادی ہے زیان نے کہا۔

یار چھوڑو ہمیں کیا۔ چلو چلتے ہیں شہریار نے کہا

اس نے رات میں اپنے ساتھ ہوا واقعہ زیان کو نہیں بتایا تھا۔

ابھی وہ ہوٹل سے باہر نکل ہی رہے تھے کہ ان کی نظر سامنے کھڑی لڑکیوں کے گروپ پر پری

یار یہ تو وہی لفٹ والی لڑکی ہے۔

زیان انجانے میں شہریار کے دل کے تار چھیڑ دیے تھے۔

شہریار نے بے ساختہ نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔

کتنی خوبصورت ہے نہ یہ زیان بڑبڑایا تو شہریار نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

کمینے بھابھی ہے تیری۔۔۔

جانو بھابھی کی بات نہیں کر رہا بھابھی کی سہیلی کی بات کر رہا ہوں دیکھنا کتنی پیاری ہے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

زیان نے مہر کے ساتھ کھڑی اس دوسری لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو اس دن اس کے ساتھ لفٹ میں بھی تھی۔

ہاں یار اس پر تو میں نے دھیان ہی نہیں دیا یہ بھی بہت خوبصورت ہے

کمینے بھابھی ہے تیری زیان نے اس کے الفاظ اسے ہی واپس لوٹائے تھے

اچھا جی۔ شہریار نے ذہ معنی انداز میں سیٹی بجائی۔

ہاں تو تیرا دھڑک سکتا ہے میری بھابھی کو دیکھ کر تو میرا تیری بھابھی کو دیکھ کر نہیں دھڑک سکتا زیان برا مناتے ہوئے بولا۔ ابھی ان دونوں کی بحث جاری تھی جب وہ لڑکیاں وہاں سے کہیں چلی گئی۔

یار تیری بھابی اور میری بھابی دونوں نے ہی چلی گئی۔

چل ڈھونڈتے ہیں شہریار نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

ابے پاگل شادی میں کسی نے نہیں بلایا ہمیں کسی نے پوچھ لیا تو کیا کہیں گے۔

اگر سامنے والا لڑکی والا ہوا تو کہیں گے ہم لڑکے والے ہیں اور اگر سامنے والا لڑکے والا ہوا تو ہم لڑکی والے ہیں۔ شہریار بولتا ہوا آگے بڑھ چکا تھا جبکہ زیان اس کا لاجک سمجھتے ہوئے اس کے پیچھے آیا

❤❤

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

صبح علی کی آنکھ کھلی تو سکندر تیار کھڑا تھا اس کا ارادہ اسی پہاڑی پر جانے کا تھا لیکن علی اسے دوبارہ اس جگہ لے کر نہیں جانا چاہتا تھا۔

وہ جگہ بہت پر سرار اور بہت خطرناک تھی لیکن سکندر نے اس کے بات کو سمجھنا ضروری ہی نہ سمجھا۔

دیکھ سکندر آج ہم وہاں نہیں بلکہ کہیں اور جانے والے ہیں دو دن کے بعد ہمیں واپس چلنا ہے ہمیں ساری جگہیں دیکھنی چاہیے علی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں علی مجھے واپس اسی پہاڑی پر چلنا ہے اور ویسے بھی تو کل تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم واپس وہاں آئیں گے تو بس اپنا وعدہ نبھاو چلو وہاں

سکندر نے اٹھتے ہوئے کہا

سکندر سمجھنے کی کوشش کرو وہ جگہ جتنی خوبصورت ہے اتنی ہی پر سرار ہے ہمیں وہاں دوبارہ نہیں جانا چاہیے

علی بہانے بنانا بند کرو تم میرے ساتھ چل رہے ہو یا نہیں۔بس مجھے جواب دے دو اگر تم نہیں جانا چاہتے تو میں اکیلا چلا جاؤں گا۔

اسے مسلسل بہانے کرتے دیکھ کر اب سکندر کو غصہ آنے لگا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ٹھیک ہے سکندر میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن ہم صرف 15 منٹ کے لیئے ہی وہاں جائیں گے

۔

میں اس خطرناک اور پر سرار جگہ زیادہ دیر نہیں رکنا چاہتا علی نے اٹھتے ہوئے کہا

اس خوبصورت اور حسین جگہ کو پر سرار اور خطرناک کہہ کر اس کی توہین مت کرو سکندر اس کے لئے

اس کے بیگ سے کپڑے نکالنے لگا جبکہ علی نہانے کیلئے جا چکا تھا۔

اگر سکندر کو اکیلے اس جگہ کا راستہ ٹھیک سے آتا تو وہ کبھی علی کی اتنی منتیں نہ کرتا۔

❤❤

حال لوگوں سے بھرا ہوا تھا نہ جانے وہ دونوں لڑکیاں کہاں گئی۔

زیان اور شہریار ہر طرف تلاش کر رہے تھے جبکہ شادی میں موجود نہ جانے کتنے ہی لوگوں نے ان کے

انجان چہروں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

جو بھی انہیں گھور کر دیکھ رہا ہوتا وہ اسے سلام کرتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔

ابھی بھی وہ اپنی نظریں چاروں طرف گھمائے دیکھ رہے تھے جب زیان نے اسٹیج کی طرف دیکھنے پر اشارہ

کیا جہاں وہ دونوں دولہن کے ساتھ بیٹھیں خوش گپوں میں مصروف تھی۔

اور پھر دلہے کی انٹری کے ساتھ ہی انہوں نے دولہے سے جم کر پیسے ہتھیے تھے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اب وہ دونوں اس رسم کے ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے تاکہ وہ دونوں ان دونوں لڑکیوں سے بات کر سکیں

❤

پہاڑی کی طرف سفر کرتے ہوئے علی بار بار اس کے کہنے پر اسے راستہ سمجھا رہا تھا

علی کو بالکل اندازہ نا تھا کے پہاڑی پر پہنچتے ہی سکندر اسے واپس چلے جانے کا کہے گا علی نے سارے راستے میں اسے ٹھیک سے راستہ سمجھایا تھا

اب تو وہ اکیلے بھی واپس آ سکتا تھا۔

علی نے پہاڑی پر پہنچتے کر اپنے کہے کہ مطابق پندرہ منٹ کے بعد واپس چلنے کو کہا تو سکندر نے اسے کہا کہ تم اکیلے چلے جاؤ اب مجھے راستہ پتہ ہے میری طرف سے تم بے فکر ہو جاؤ میں ٹائم پر پہنچ جاؤں گا سکندر کی یہ بات سن کر علی کو غصہ آنے لگا۔

ایک تو یہ جگہ جہاں وہ اسے غلطی سے لے آیا تھا اور اوپر سے اس کا واپس نہ چلنا۔

دیکھو سکندر میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو کوئی چھوٹے معصوم بچے نہیں ہو جسے بار بار ایک بات سمجھانی پڑے تم یہاں میری ذمہ داری سے آئے ہو اور میں تمہیں اس طرح سے اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔ وہ غصے سے بولا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہی تو میں کہہ رہا ہوں علی کہ میں کوئی چھوٹا معصوم بچہ نہیں ہوں جو یہاں ڈر جاؤں گا تم آرام سے جاؤ اپنے کام نپٹاؤ اور واپس چلنے کی تیاری کرو تب تک میں بھی یہ پہاڑی ٹھیک سے دیکھوں گا تصویریں بناؤں گا اور آ جاؤں گا۔

علی انجانے میں ہی سہی لیکن سکندر کو ضد دلا وار ہا تھا اور ضد کے معاملے میں سکندر کبھی کسی کی نہیں سنتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ سکندر کو اس پہاڑی پر رہنے کی ضد ہو گئی تھی اور دوسری وجہ وہ لڑکی جس کی ایک ہی جھلک دیکھ کر وہ اس کا دیوانہ ہو چکا تھا۔

علی نے اسے واپس کرنے کے لئے بہت منانا چاہا لیکن وہ اپنی ضد پر اڑا رہا۔

علی اسے سمجھا سمجھا کر واپس آ گیا جبکہ سکندر اسی پہاڑی کو ہر طرف سے دیکھتا اس خوبصورت ماہ جبین کو ڈھونڈنے لگا۔

❤❤

نا جانے یہ لڑکیاں کون کون سی رسم ادا کر رہی تھی شہریار اور زیان ایک طرف کھڑے ہوئے ان کا انتظار کر رہے تھے جب انہیں کے قریب ایک لڑکا اپنے والدین کے ساتھ کھڑا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ شکل سے کافی ڈیسینٹ اور بہت ہینڈ سم تھا پہلے اس نے زیان اور شہریار کو مسکرا کر دیکھا۔ پھر پوچھنے لگا کے آپ دونوں کون ہیں آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

اس کا بات کرنے کا انداز زیان اور شہریار دونوں کو بھی بہت اچھا لگا تھا۔

پہلے آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں زیان اسی کے انداز میں بولا تو وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگا کے میں لڑکی کے چاچے کا بیٹا ہوں۔

آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہم لڑکے کے دور کے رشتہ دار ہیں زیان نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

وہ کیا ہے نہ میں شادی پر نہیں آنے والا تھا یہ تو میری مجبوری تھی کہ مجھے یہاں آنا پڑا۔

ماما بابا زبردستی گھسیٹ لائے ورنہ مجھے اس طرح کی شادیوں کے فنکشن ہرگز پسند نہیں شاید وہ لڑکا کافی بور ہو رہا تھا اسی لیے ان سے اپنا مسئلہ شیئر کرنے لگا۔

یہ تمہارے سگے چاچا کی بیٹی کی شادی ہے بھائی لگتے ہو تم لڑکی کے یہ ہی نہیں بلکہ ایک بہت خاص اور بھی وجہ ہے اس کی ماما نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

رحمان بھائی کا ارادہ اس سے ملنے کا تھا۔یہ پچھلے تین سال سے امریکہ میں زیر تعلیم تھا پورے خاندان میں میرے بیٹے جیسا پڑھا لکھا اور قابل جاب کرنے والا لڑکا نہیں ہے اسی لیے وہ چاہتے ہیں کہ اس کی شادی مہر کے ساتھ ہو جائے۔

آنٹی نے قریب کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے وجہ بتائیں تو شہریار مہر کا نام سن کر حیرانگی سے دیکھنے لگا۔

کون مہر اس نے پوچھا تھا۔

وہ لڑکی کھڑی ہے نہ پرپل رنگ کے کپڑوں میں۔دلہن کے بالکل ساتھ وہی ہے مہر اس کی ہی بہن کی شادی ہے اور اب رحمان بھائی کا ارادہ اسے بھی بیانے کا ہے

آنٹی نے مسکراتے ہوئے شہریار کے سر پر دھماکہ کیا شہریار کو ان کی باتیں سن کر غصہ آنے لگا تھا اس لیے زیان اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی اسے وہاں سے لے آیا۔

❤❤

سکندر پوری پہاڑی کا چپا چپا چھان چکا تھا اسے یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا لیکن نا جانے وہ لڑکی کہاں تھی اور کس طرف سے آئی تھی۔

وہ اتنا تھک چکا تھا کہ وہی ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

علی بھی واپس جا چکا تھا اب تو یقیناً وہ واپسی کی تیاری بھی مکمل کر چکا ہو گا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آج سکندر نے اس کے ساتھ جو کیا تھا اس کے بعد تو وہ ویسے بھی یہاں مزید رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

سکندر کو اپنے کیے کا افسوس ضرور تھا اس کا دوست اسے بہت چاہتا تھا

اس پہاڑی بارے میں اس نے ضرور کچھ ایسا سنا تھا تبھی وہ اسے اتنا فورس کر رہا تھا۔

ورنہ وہ تو خود ہی اس کے ساتھ گھومنے پھرنے انجوائے کرنے کا عادی ہے۔

اس وقت سکندر کو بہت شدید پیاس لگی تھی۔

اس نے کچھ فاصلے پر نیچے کی طرف بہتی ہوئی ندی کو دیکھا۔

شکر ہے یہاں پر پانی تو موجود تھا وہ اس ندی کی طرف چلا آیا۔

اور ہاتھ کے سہارے سے پانی پینے لگا۔

جب اسے اپنی بالکل نزدیک ایک ملائم سے ہنسی سنائی دی۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو وہی خوبصورت ماہ جبین اس کے کچھ فاصلے پر کھڑی مسکرا رہی تھی

لیکن اس کے دیکھتے ہی وہاں سے بھاگنے لگی۔

میری بات سنو میں تمہارے لیے یہاں آیا ہوں وہ اس کے پیچھے آنے لگا۔ لیکن وہ لڑکی نہ روکی

اور پھر تھوڑی دیر میں وہ لڑکی گھنے درختوں کے بیچ میں کہیں غائب ہو گئی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار پلیز اپنا غصہ کنٹرول کرو وہ لوگ مہر کا رشتہ مانگنے والے ہیں ابھی مانگا نہیں ہے۔

زیان نے سمجھاتے ہوئے کہا

ہاں ٹھیک کہہ رہا ہے تو وہ لوگ ابھی مہر کا رشتہ مانگنے والے ان سے پہلے میں مہر کا رشتہ مانگوں گا

مجھے آج ہی ماما بابا سے ملنا ہو گا۔

میں مہر پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا وہ بے چینی سے ٹہلتے ہوئے بولا۔

اس کا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا رشتہ مانگے گا مہر کا رشتہ ملنے سے پہلے اس کا منہ توڑ دوں گا میں۔

شہریار غصے سے بڑبڑایا۔

ہمیں لاہور چلا ہو گا مجھے ماما بابا سے اس بارے میں بات کرنی ہو گی میں مہر کو نہیں کھول سکتا گیا

تو میری فیلنگ سمجھ رہا ہے نا اس نے یقین سے اپنے دوست کو دیکھا جس نے ہاں میں سر ہلایا

تو فکر مت کر ہم آج ہی لاہور جائیں گے اور انکل اور آنٹی کو مہر کے بارے میں بتائیں گے۔

❤❤

حویلی میں بے حد بے سکونی تھی جیسے کچھ بہت برا ہونے جا رہا ہے۔

اتنی خاموشی اس حویلی میں پہلے کبھی نہ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ یہ بے چینی بڑھتی چلی جارہی تھی نہ جانے کیا ہونے والا ہے کچھ ایسا جو بہت برا ہو

یار عاقب تجھے حویلی میں خاموشی نہیں محسوس ہو رہی طاہر نے پوچھا۔

ہاں یار کچھ عجیب لگ رہا ہے۔صاحب اور بیگم صاحبہ تو پہلے بھی اتنا نہیں بولتے تھے لیکن پتہ نہیں کیوں تو یہ خاموشی کچھ زیادہ محسوس ہونے لگی ہے۔

طوفان سے پہلے جیسے ہوتا ہے نہ بالکل ویسے ہی ایسا لگتا ہے جیسے اس حویلی میں کوئی طوفان آنے والا ہے عاقب نے کہا۔

جبکہ کچن کے دروازے پر کھڑے پرانے ملازم نے ان دونوں کی گفتگو سنتے ہوئے اس بند کمرے کو دیکھا تھا۔

ضرور یہ طوفان اسی کمرے کی طرف سے اٹھنے والا تھا۔

❤❤

علی نے واپس آتے ہی جانے کی تیاری کی تھی اس نے پہلے سکندر کا سامان پیک کیا اور پھر اپنا۔

اب وہ مزید تھوڑا وقت بھی یہاں نہیں رکھنا چاہتا تھا وہ مزید دو دن یہاں رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ بھی کینسل ہو چکا تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سکندر اس کی کوئی بات نہیں مان رہا تھا وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا تھا کہ وہ پہاڑی خطرناک اور پر اسرار ہے۔

وہ بچپن سے ہی اس پہاڑی کے اتنے قصے سن چکا تھا کہ اب وہ اپنے دوست پر رسک نہیں لے سکتا تھا لیکن سکندر کو یہ ساری باتیں محض مزاق لگ رہی تھی۔

ابھی وہ سامان پیک کر ہی رہا تھا کہ جب اسے باہر سے ایک فقیر کی دہائی سنائی دی۔

تم چاہے جتنی بھی کوشش کر لو وہ واپس نہیں جائے گا۔

وہ عشق کر بیٹھا ہے۔

پھر سے داستان لکھی جا رہی ہے۔

صدیوں سے ہوتا آرہا ہے ایک بار پھر سے ہو گا فقیر اونچی اونچی آواز سے بول رہا تھا۔ وہ گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

یقیناً وہ سکندر کے بارے میں بات کر رہا تھا

علی کے ہاتھ کانپنے لگے تھے

ایسا نہیں ہو سکتا۔ علی بڑبڑایا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ایسا ہو چکا ہے اب تو اکیلے لوٹ جاوہ اسے واپس نہیں جانے دے گی۔

اور نہ ہی وہ کبھی جانا چاہے گا۔

اک پری زاد کو اک انسان سے عشق ہو گیا۔

عشق ہو گیا۔

اب دنیا کی کوئی طاقت انہیں روک نہیں پائے گی۔

اپنے عشق کی راہ میں آنے والے ہر رکاوٹ کو مٹا دے گی وہ۔

فقیر آگے بڑھتے ہوئے بولا دور دور تک اس کے یہ الفاظ علی کو سنائی دے رہے تھے

اک پری زاد کو اک انسان سے عشق ہو گیا۔

عشق ہو گیا

❤

❤

جی صاحب جی آپ نے بلایا مجھے عابد نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے کہا

عابد میں نے تمہیں کہا تھا کہ کسی پیر وغیرہ کا انتظام کرو تم نے دیکھا نہ کل رات اس کمرے سے آواز آ رہی تھی آسیہ کو تو میں نے سمجھا دیا کہ کچھ بھی نہیں ہے لیکن ہم ان قہقہوں اور ہنسی کو اگنوع نہیں کر سکتے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

رات میں نے شہریار کو فون کیا تھا اس نے کہا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے

لیکن مینیجر نے فون کر کے مجھے بتایا کہ وہ کہیں گھومنے گیا ہوا ہے لیکن کہا یہ مینیجر بھی نہیں جانتا

صاحب جی آپ فکر نہ کریں میں کسی پیر کا بندوبست کرتا ہوں آپ صحیح کہہ رہے ہیں اس پر سرار کمرے کے بارے میں تو اب عاقب اور طاہر باتیں کرنے لگے ہیں مجھے لگتا ہے یہ نہ ہو کہ کر وہ دونوں بھی ایک نوکری چھوڑ کر چلے جائیں

اس سے پہلے بھی تو نہ جانے کتنے لوگ نوکری چھوڑ کر جا چکے ہیں

ہاں طاہر کچھ کرو اس سے پہلے کہ کچھ بُرا ہو جائے سب کچھ ٹھیک کر دو راحیل صاحب نے امید بھری نظروں سے اپنے وفادار نوکر عابد کو دیکھا تو اس نے ہاں میں گردن ہلائی

❤

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا میں کہہ رہا ہوں مجھے اندر آنے دو شہریار نے غصے سے کہا

میں کہتا ہوں پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو تمہیں کس سے ملنا ہے عاقب اسی کے انداز میں کہا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

عشق اریج شاہ

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کالوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اوراپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

تم مجھ سے میری شناخت مانگتے ہو میں اس گھر کا بیٹا ہوں اپنے ہی گھر کے اندر جاتے ہوئے شہریار کو اپنی پہچان بتانا بہت عجیب لگ رہا تھا

اچھا تو تم اسخل گھر کے بیٹے ہو تمہیں کیا لگتا ہے تو مجھے بیو قوف بنالو گے اگر تمہیں گھر کے بیٹے ہوتے تو گھر کے کسی دیوار پر تمہاری تصویر لگی ہوتی۔

اس گھر کے کسی بھی کونے سے لگ رہا ہے کہ تم اس پر کے بیٹے ہو بہت دیکھے ہیں تمہارے جیسے چور۔ مجھے اچھے سے پتا ہے تمہیں پتہ لگا کر آئے ہو کہ وقت صاحب یہ بی بی کے گھر پر نہیں ہوتے لیکن تمہاری غلط فہمی دور کرتے ہوئے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ اس وقت صاحب جی اور بی جی دونوں گھر پے ہیں اسی لئے تم کچھ بھی بول کر اندر آجاؤ گے اور ہمیں بے وقوف بنا کر سب کچھ لوٹ لو گے یہ صرف تمہاری خوش فہمی ہے

چلو بیٹا پتلی گلی پکڑو عاقب نے غصے سے کہا

دیکھو مجھے غصہ مت دلاو میں تمہیں یہاں سے آؤٹ کروادوں گا ہمیشہ کے لئے شہریار اسے پیچھے کی طرف دھکا دے کر گھر کے ایک تو اتنے لمبے سفر کے بعد وہ کافی تھک چکا تھا اوپر سے عاقب سے اس کی بحث

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس نے ایک نظر گھر کی ساری دیواروں کو دیکھا جہاں کہیں اس کی کوئی تصویر نہیں تھی۔

ایک لحاظ سے راقب ایسے گھر کے اندر نہیں آنے دے رہا تھا یہ ٹھیک تھا لیکن وہ اس کا مالک تھا عاقب کون ہوتا ہے اس اندر نہ آنے دینے والا شہریار نے غصے سے ایک نظر عاقب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ کر گھور رہا تھا جیسے بتانا چاہتا ہو کہ اپنی شناخت کا ثبوت دو

اب میرے سامنے کوئی بکواس مت کرنا اس نے عاقب کو گھورتے ہوئے کہا جبکہ آواز اس کی کافی بلند تھی اس بار

ورنہ کیا کرو گے تم عاقب بھی اسی طرح چلا کر بولا

♥

نیچے سے تیز آواز سن کر راحیل صاحب اور عابد دونوں متوجہ ہوئے

راحیل صاحب اور عابد فورنیچے آئے تھے کہ عاقب کس سے لڑ رہا ہے

لیکن سامنے شہریار کو دیکھ کر وہ راحیل صاحب پریشان ہو چکے تھے۔

جبکہ شہریار عاقب کو اگنور کرتا راحیل صاحب کے سینے سے آ لگا تھا۔

بابا جانی آئی ریئلی مس یو۔ وہ اس کے سینے سے لگا ان کے ساتھ ساتھ سب کو حیران کر چکا تھا تب ہی آسیہ بیگم آواز سن کر اندر تھیں۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سامنے شہریار کو دیکھ کر خود بھی پریشان ہو چکی تھی۔

جبکہ شہریار اب اسی گرم جوشی سے اپنی ماں سے مل رہا تھا۔

آپ لوگوں کو اندازہ بھی ہے میں کتنی مشکل سے یہاں پہنچا ہوں راستے میں راستہ بھول گیا تھا میں۔

لوگوں کو اپنے ہی باپ کا نام بتا کر اپنے گھر تک پہنچا ہوں میں۔

شہریار اپنی کیفیت بتاتے ہوئے مسکرایا۔

جب کہ اس کے والدین پر تو جیسے گھر کی چھت پر آگری تھی۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے یقیناً اس کے یہاں آنے پر خوش نہیں تھے شہریار نے نوٹ کر لیا تھا کہ جس گرمجوشی سے وہ اپنے والدین سے ملا تھا ویسا کچھ اس نے ان کی طرف سے محسوس نہ کیا۔

کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو اس طرح سے خاموش کیوں کھڑے ہیں کیا آپ لوگوں کو میرے یہاں آنے سے خوشی نہیں ہوئی

وہ ان دونوں سے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا جبکہ ان کی نظروں میں بھی وہ پڑھ چکا تھا کہ اس کے یہاں آنے سے نہیں کوئی خوشی نہیں ہوئی۔

شہریار تم یہاں کیوں آئے جبکہ ہم نے تمہیں یہاں آنے سے منع کیا تھا۔ بابا نے پوچھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

""باباجانی ویسے تو میری یہاں آنے کے پیچھے بہت بڑی وجہ ہے لیکن آپ اس طرح سے مجھ سے بات کریں گے یہ سوچ کر مجھے دکھ ہو رہا ہے۔

شہریار کو واقع ہی تکلیف پہنچی تھی۔

ارے نہیں نہیں شیری بابا آپ اچانک سے یہاں آ گئے نہ ہم سب آپ کو دیکھ کر شاکڈ ہو گئے ہیں ہم سب آپ کے یہاں آنے سے بہت خوش ہیں عابد نے مسکرا کر اس کے والدین کو اشارہ کرتے ہوئے یہ سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ ان لوگوں کو شہریار کو ساریسہ کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتانا۔

جبکہ عابد کی بات کو سمجھتے ہوئے بابا نے بھی مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

آف تو ایسے کہیں نہ اس طرح سے منہ بنا کر کیوں کھڑے ہیں جلدی سے میرے لیے کھانے کا انتظام کریں تب تک میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر میں آپ لوگوں کو اپنے یہاں آنے کی وجہ بتاتا ہوں۔

میرا کمرہ کس طرف ہے اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جب کہ تالوں سے بھرے ہوئے کمرے کے دروازے کی طرف نظریں سب کی اٹھی تھی۔

عابد اسے گیسٹ روم میں لے کے جاؤ ماما نے فوراً سے کہا۔

گیسٹ روم میں کیوں میں اپنے کمرے میں جاؤں گا شہریار نے رکتے ہوئے کہا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

تمہارا کمرہ ٹھیک سے صاف نہیں ہے شیری میں صاف کروادوں گی پھر تم اپنے کمرے میں رہنا لیکن فی الحال تم فریش ہونے کے لیے گیسٹ روم میں چلے جاؤ۔

آسیہ نے اپنے دھڑکتے ہوئے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا نہ جانے اب کیا ہونے والا تھا وہ اسے حویلی تک لے آئی تھی اس کمرے تک بھی پہنچنا اس کے لئے مشکل تو نہ تھا۔

وہ عابد کے ہمراہ مسکراتے ہوئے روم کی طرف بڑھ چکا تھا۔

جب کے واپس آتے ہی وہ مہر کے بارے میں انہیں سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا۔ یہ جانے بغیر کے آنے والا وقت اس کے لئے کیا لا رہا تھا

♥

یار علی تم بے کار میں یہ سب کچھ کر رہے ہو میں فی الحال واپس نہیں جانا چاہتا میں کچھ بھی اور یہاں رکھنا چاہتا ہوں سکندر نے بے بسی سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس کا دوست اسے بالکل نہیں سمجھنا چاہتا تھا۔

دیکھو سکندر میں کہہ رہا ہوں چلو میرے ساتھ تو مطلب صاف ہے کہ چلو میرے ساتھ میں یہاں مزید ایک اور سیکنڈ نہیں رکھنا چاہتا اور تم میرے ساتھ واپس جاؤ گے کیونکہ تمہیں میں اپنی ذمہ داری پر یہاں لے کر آیا ہوں۔ علی نے غصے سے کہا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس فقیر کی باتیں سن کر علی بوکھلا چکا تھا۔

اگر ایک پری ذاد کو ایک انسان سے عشق ہو گیا تو اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا نسلیں تباہ ہوتی تھی خاندان بکھرتے تھے لیکن سکندر یہ بات کبھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

میں واپس نہیں جانے والا علی یہ میرا آخری فیصلہ ہے سکندر نے ضدی انداز میں کہا۔

اور میں تمہیں واپس لے کے جاؤں گا یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور تم میرے ساتھ چلو گے۔ علی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

علی نے آج تک اس پر نہ تو کبھی اتنا غصہ کیا تھا اور نہ ہی اس کے اتنے خلاف ہوا تھا سکندر نے اسے اس لڑکی کے بارے میں بتانے کا فیصلہ کیا تھا۔

اسے یقین تھا کہ جب وہ علی کو یہ بات بتائے گا کہ وہ اس لڑکی سے محبت کر بیٹھا ہے تو علی ضرور اس کی بات سمجھنے کی کوشش کرے گا بلکہ اس معاملے میں اس کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے اس کی مدد بھی کرے گا۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ علی اس کی مدد ضرور کرے گا اگر وہ کسی انسان سے محبت کرے۔

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شہریار تم کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ آسیہ گھبرائے ہوئے لہجے میں سرگوشیانہ انداز میں بولی

جی ماما میں شادی کرنا چاہتا ہوں ایک لڑکی مجھے بہت پسند ہے اور آپ لوگوں کو میرے ساتھ چل کر اس لڑکی کا ہاتھ مانگنے جانا ہو گا وہ بھی جلدی

کیونکہ کچھ لوگ اس لڑکی کا رشتہ مانگنے والے ہیں اور وہ لوگ ان کی فیملی میں سے ہیں وہ ضرور مہر کا رشتہ انہیں دے دیں گے اسی لیے میں چاہتا ہوں کے آپ لوگ پہلے چلیں اور مہر کا رشتہ مانگنے میرے لئے

لیکن یہ ممکن نہیں ہے راحیل اس کی بات کاٹتے ہوئے بولے

کیوں ممکن نہیں ہے بابا میں مہر کی کو چاہتا ہوں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور آپ لوگوں کو میرے ساتھ چلنا ہو گا وہ ضدی لہجے میں بولا

دیکھو شہریار میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ تمہاری شادی نہیں ہو سکتی راحیل نے سمجھاتے ہوئے کہا

شادی نہیں ہو سکتی کا کیا مطلب ہے بابا شہریار پریشان سا انہیں دیکھنے لگا

شاید وقت آگیا تھا اسے سب کچھ سچ بتانے کا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

دیکھو شہریار یہ نہیں ہے کہ تم مہر سے شادی نہیں کر سکتے تم کسی سے بھی شادی نہیں کر سکتے آسیہ سمجھانے والے انداز میں بولیں

تو اس چیز کی کوئی وجہ بھی تو ہو گی شہریار انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

فی الحال اسے اپنے ماں باپ کی بالکل بھی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی

دیکھو بیٹا ضد مت کرو کوئی وجہ ہی ہے جو ہم تمہیں منع کر رہے ہیں فی الحال ہم تمہارا رشتہ لے کر کہیں نہیں جا سکتے اور نہ ہی تم اس لڑکی سے شادی کر سکتے ہو بھول جاؤ اس لڑکی کو راحیل صاحب نے سمجھاتے ہوئے کہا

کیا ہو گیا ہے بابا آپ کو میں اس سے محبت کرتا ہوں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں کچھ ہی دنوں میں اس کی فیملی ممبرز کا رشتہ لے کے آ جائیں گے اور میری پہلی محبت کسی اور کی ہو جائے گی

اور آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اسے بھلا دوں یہ ممکن نہیں ہے بابا وہ میری پہلی محبت ہے میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اسے اپنے گھر لے کے آنا چاہتا ہوں اس کے ساتھ اپنی دنیا بسانا چاہتا ہوں

ایک بات کان کھول کر سن لے بابا اگر بندہ اپنے مہر کو میری زندگی میں شامل نہیں کیا تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا ہمیشہ کے لئے آپ لوگوں کو تو ویسے بھی عادت ہے مجھے خود سے دور رکھنے کی لیکن میں بھی آپ

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لوگوں سے دور چلا جاؤں گا مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر میں محبت کرتا ہوں اس سے شہریار صدمے سے اپنے ماں باپ کو سمجھانے کی آخری کوشش کر رہا تھا

وہ اسے کوئی وجہ بھی نہیں بتا رہے تھے اور اس کے مہر کی شادی بھی کروانے کے حق میں نہ تھے

شہریار نے آسیہ اور راحیل صاحب کو بہت پریشان کر دیا تھا جب کہ وہ انہیں پریشان حالت میں چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

♥

آج میں نے مہر کی ساری انفارمیشن نکالی ہے مجھے اس کے بارے میں سب کچھ پتہ چل چکا ہے میں تمہیں ایڈریس سینڈ کرتا ہوں تم اس کا رشتہ لے کر آجاؤ

زیان نے اسے ساری خبر دی

تھینک یو زیان لیکن ماما بابا نہیں مان رہے وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ میری شادی نہیں کروائیں گے صرف مہر سے ہی نہیں بلکہ کسی سے بھی نہیں اور وجہ بھی نہیں بتا رہے ہے

نجانے کیا ریزن ہے لیکن جو بھی ہے وہ میرے ماں باپ ہیں میں انہیں منا لوں گا لیکن تم دھیان رکھنا تب تک مہر کے لئے اس چلکٹ کا رشتہ نہ آئے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

تم میری بات کو سمجھ رہے ہو نہ زیاد شہریار نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تب زیان نے اسے مطمئن کیا

تم پریشان مت ہو شہریار تم پر اپنے ماں باپ کو مناؤ انہیں یہاں لے کے آؤ جب تک تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے اس کو میں دیکھ لوں گا۔

تھینک یو سو مچ زیان تم واقعی میرے سچے دوست ہو اس نے دل سے کہا تھا

جانتا ہوں جانتا ہوں زیادہ مسکا لگانے کی ضرورت نہیں ہے چل جا اور اپنے ماں باپ کو منا زیان نے ہنستے ہوئے فون بند کیا

❤

شہریار بیٹا کچھ دکھاؤ تو میری جان

آسیہ نے اس کے کمرے میں آتے ہوئے کہا وہ جب آیا تھا اس نے کہا تھا اسے بہت سخت بھوک لگی ہے اور پھر ڈائننگ ٹیبل سے وہ اٹھ کر اندر آ گیا بنا ایک بھی نوالا کھائے

مجھے کچھ نہیں کھانا مجھے بس یہ پتہ ہے کہ مجھے مہر سے شادی کرنی ہے کسی بھی قیمت پر آپ لوگوں میرے ساتھ چل رہے ہیں یا نہیں مجھے جواب دیں وہ ضدی لہجے میں بولا

شہریار بیٹا یہ ممکن نہیں ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیکن کیوں ممکن نہیں ہے ماما کوئی وجہ تو بتائیں آپ کی یہ آدھی ادھوری بات میری سمجھ سے باہر ہے مجھے وجہ بتائیں کہ میں مہر سے شادی کیوں نہیں کر سکتا آپ مجھے وجہ بتائیں ابھی میں کھانا کھاؤں گا وہ جتنا اپنے ماں باپ سے دور رہا تھا اتنا ہی وہ ان کے دل کے قریب تھا وہ دونوں اسے دکھی نہیں دیکھ سکتے تھے لیکن اس کمرے کا راز بھی اس پر کھولنا ان کے بس سے باہر تھا

نہیں ماما آپ ایسے نہیں جا سکتی آپ کو مجھے وجہ بتانی ہوگی انہیں کھڑے ہوتے دیکھ کر شہریار نے ان کا ہاتھ تھام لیا

ہم کل صبح مہر کا رشتہ مانگنے اس کے گھر جائیں گے اور اگر وہ لوگ اس رشتے کے لئے مان گئے تو کراچی والے بنگلے میں ہی ہم تمہارا نکاح کریں گے اور وہی سے تم مہر کو لے کر ہمیشہ کے لیے کینیڈا واپس لے جاؤ گے

بابا نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

کیا مطلب آپ لوگ نہیں چاہتے کہ میں یہاں روکوں وہ شکی انداز میں ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا

ہاں ہم نہیں چاہتے کہ تم یہاں رکو اور اب کوئی بحث نہیں ہوگی ہم تمہاری بات مان رہے ہیں اور تمہیں خاموشی سے ہماری بات ماننی ہوگی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اب آرام سے بیٹھ کر کھانا کھاؤ راحیل صاحب نے سخت لہجے میں کہا جبکہ شہریار تو بس یہی بات سوچ کر خوش ہو چکا تھا کہ اس کے من کی مراد پوری ہونے جا رہی ہے
آخر دو گھنٹے بھوکے رہ کر اس نے اپنی خواہش پا ہی لی تھی

♥

سکندر اور علی کو واپس آئے ہوئے آج تین دن گزر گئے تھے علی جب کسی بھی حال میں نہ مانا تو سکندر نے ایک آخری بار اس کی منت کی کہ اسے اس لڑکی سے ملنے جانے دے
علی تو اس بات کے لیے بھی تیار نہیں ہو رہا تھا لیکن سکندر کی ضد کے آگے بے بس ہو گیا اور سکندر جانے سے پہلے اس لڑکی سے ملنے گیا
تم کہاں ہو حسین لڑکی میں آج واپس جا رہا ہوں وہ اسی پہاڑی پر کھڑا اونچی آواز سے اسے پکار رہا تھا
میں تم سے محبت کرتا ہوں بے پناہ محبت جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گا لیکن میرے جانے سے پہلے تم مجھے کوئی امید تو دو میں کس امید پر واپس آؤں۔ کیا تم بھی میرے لیے وہی محسوس کرتی ہو جو میں محسوس کرتا ہوں

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

مجھے کوئی تو اشارہ دو تم میرے سامنے کیوں نہیں آتی ہو۔وہ اونچی آواز میں بول رہا تھا جب اسے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی

وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی

میں جلدی واپس آجاؤں گا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا میری دنیا میں میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں ایک بار اپنے ماں باپ سے اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو اس امید پر جانے کی کہ میرے جانے کے بعد تم میرا انتظار کرو گی وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آیا

میں تمہارا انتظار کروں گی لیکن اگر تم واپس نہ آئے تو میں مر جاؤں گی یاد رکھنا میری موت کے ذمہ دار تم ہو گئے۔

میں تم سے عشق کرتی ہوں سکندر تمہارے لیے میں کچھ بھی کر جاؤں گی۔۔جاؤ میں تمہیں جانے کی اجازت دیتی ہوں لیکن لوٹ کے آنا میں تمہارا انتظار کروں گی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ذرا سا مسکرائی اس کی مسکراہٹ نے سکندر کو دنیا کا سب سے حسین منظر دکھایا تھا

کیا کوئی اتنا بھی حسین ہو سکتا ہے وہ تو کسی کو بھی بہکانے کا ہنر رکھتی تھی۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں واپس آؤں گا بس ایک بار اپنے والدین کو تمہارے بارے میں بتا دوں پھر انہیں بھی اپنے ساتھ لے کے آؤں گا تمہارے ماں باپ سے تمہارا ہاتھ مانگنے۔

سکندر خوشی سے کہتے ہوئے اسے ایک آخری بار دیکھ کر پہاڑی اترنے لگا جہاں پہاڑی کے نیچے علی اس کا انتظار کر رہا تھا

۔

وہ تھوڑی دیر میں پلٹ کر دیکھتا تو وہ اسے وہیں کھڑی نظر آتی اسے یقین تھا کہ اس کے ماں باپ مان جائیں گے وہ تو اس کی ہر خواہش پوری کرتے تھے تو یہ خواہش پوری نہ کریں ایسا تو ناممکن تھا۔

علی نیچے گاڑی لئے اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ نیچے آیا تو چلنے کا اشارہ کیا

مجھے سمجھ میں نہیں آتا تم اس پہاڑ کو پر اسرار اور خطرناک کیوں کہتے ہو یقین کرو اس سے زیادہ خوبصورت پہاڑی میں نے زندگی میں نہیں دیکھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس میں ایسا کیا ہے جو تمہیں یہ پر سرار خطرناک لگتی ہے کیا یہاں جن چڑیل بستی ہیں سکندر نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا

نہیں ان سے بھی خطرناک مخلوق یہاں "پریاں" رہتی ہیں

اس کے پر اسرار انداز نے سکندر کو مسکرانے پر مجبور کر دیا یقیناوہ اس کی بات پر یقین نہیں کر رہا تھا

وہ کہتی ہے وہ مجھ سے عشق کرتی ہے سکندر کے الفاظ نے علی کے پیروں سے زمین کھینچی

میں بہت جلد واپس آؤں گا موم ڈیڈ کو لے کر اور اسے اپنی دلہن بنا کر اپنی دنیا میں لے جاؤں گا سکندر نے اپنی خوابوں کا نگر سجاتے ہوئے کہا جبکہ گاڑی چلاتے علی کے ہاتھ کانپ رہے تھے

♥

تم نے ٹھیک نہیں کیا سکندر میرے ساتھ میں تمہیں اس کے لئے کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں کتنی محبت کتنی چاہت سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا اور تم نے یہ کیا میں اس تکلیف کے لئے کبھی معاف نہیں کروں گی

وہ پہاڑی کی چوٹی پہ کھڑی آنسو بہاتی زارو قطار روتے ہوئے بول رہی تھی

اس کے آنسو سکندر کے دل پر گر رہے تھے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیکن وہ مجبور تھا اس کا دل دکھانا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ یہ بھی نہیں کر سکتا تھا

پھر وہ اچانک پہاڑی سے غائب ہو گئی سکندر اس کے سائے کے پیچھے بھاگا

جب اچانک اس کی آنکھ کھل گئی

اس نے اپنے تیز تیز دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا

اور پھر بنا کچھ بولے خاموشی سے لیٹ گیا

مجھے معاف کر دو پریام لیکن میں مجبور ہوں۔

♥

ہر گز نہیں بابا جان میں یہ نکاح نہیں کر سکتا پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں سکندر نے ایک نظر سر پر سفید دوپٹہ سجائے اس نازک سی لڑکی کو دیکھا

نہیں سکندر ہم پوری برادری کے سامنے وعدہ کر کے آئے ہیں کہ ہم اپنی یتیم بانجی نکاح تم سے کروائیں گے اب ہم اپنی بات سے مکر نہیں سکتے آخر بلادری اور خاندان میں ہماری عزت کا سوال ہے ہم نے اس یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا ہے

نہیں بابا میں نہیں کر سکتا یہ نکاح آپ کو اس طرح کا کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا میں کسی اور لڑکی سے محبت کرتا ہوں یہ لڑکی میری پسند بھی نہیں ہے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

ہم نے جو کہا ہے وہ تمہیں کرنا ہو گا آج تک ہم نے تمہاری چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو پورا کیا ہے

اب اگر تم نے ہماری بات سے انکار کیا تو ہم بھول جائیں گے کہ تم ہمارے بیٹے ہو یہ ہماری عزت کا سوال ہے سکندر تو میں آکر ہماری عزت کا مان رکھنا ہو گا آج ہی اس لڑکی کے ساتھ دوبارہ نکاح ہے اور یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے

میں آپ کے کسی فیصلے کو نہیں مانتا میں نہیں کرونگا یہ شادی میں کہہ رہا ہوں بابا خبر دار جو آپ نے میرے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی کرنے کی کوشش کی اگر آپ بچپن سے میری ہر بات پہ میری ہر خواہش پوری کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھ سے اپنی محبتوں اتنی بڑی قربانی مانگیں میں یہ نہیں کہ نہیں کروں گا سکندر ضدی انداز میں بولا

اور اگر تم یہ نکاح نہیں کرو گے تو ہم سے تمہاری ماں سے تمہارا ہر رشتہ ختم ہم بھول جائیں گے کہ تم ہماری اولاد ہو بابا غصے سے بولے

نہیں بابا آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے آپ لوگ جانتے ہیں میں آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں سکندر بے بسی سے بولا

تو یہی سمجھ لو کہ یہ تمہاری محبتوں کا امتحان ہے مولوی کا انتظام کرو وہ ملازم کو حکم دیتے زینے چڑھ گئے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جب کسی بندے نے بے بسی سے بھرپور نظر سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا

یہ نکاح میری مجبوری ہے لیکن اسے نبھانا میری مجبوری نہیں ہے یہ بات یاد رکھنا وہ غصے سے اس لڑکی سے کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا

اور پھر اسی تاریخ میں سکندر کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ ہو گیا۔ اور نہ چاہتے ہوئے بھی وہ معصوم سی لڑکی اس کی نفرت کا شکار ہوئی

سکندر کا نکاح کو نبھانے کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ رات اندھیرا ہونے سے پہلے ہی یہاں سے ہمیشہ کے لئے کہیں جانے والا تھا

♥

شہریار ساری رات نہ سویا تھا ساری رات عجیب سسکیوں کی آواز آتی رہی اور پھر وہی سارے جملے جو وہ پچھلے 22 سال سے سنتا آیا تھا

لیکن آج بے چینی روز کی بانسبت تھوڑی زیادہ تھی

آج ان سسکیوں میں عجیب سی تڑپ تھی شہریار کو بھی بے چین کر رہی تھی

نہ جانے کیوں ایسے لگ رہا تھا کہ کوئی اسے پکار رہا ہے وہ دوبار کمرے سے باہر نکلا اور اس دروازے کی طرف گیا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شاید بچپن میں یہ اسی کا کمرہ تھا۔

اس کمرے میں تالے کیوں لگے تھے وہ سمجھ نہ پایا وہ صبح اٹھ کر اپنی ماں سے اس بارے میں پوچھنا چاہتا تھا

لیکن اس کے باوجود بھی وہ زیادہ دیر وہاں نہ روکا ہو اس وقت مہر کے علاوہ اور کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا

ساری رات ایک پل کو بھی اسکی آنکھ نہ لگی لیکن اس سب سے زیادہ خوشی سے صبح مہر کے گھر جانے کی

تھی جہاں زیان ان لوگوں کو شہریار کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر چکا تھا

وہ لوگ بزنس کے تھروانہیں کچھ حد تک جانتے بھی تھے۔

اور یہی بات شہریار کو اور زیادہ پرامید کر گئی تھی

♥

علی وہ کہاں چلا گیا ہے بتاؤ مجھے اس طرح سے ایک رات کی دلہن کو چھوڑ کر کوئی اس طرح سے گھر سے

غائب ہوتا ہے کیا بابا غصے سے علی سے پوچھ رہے تھے

کیونکہ وہ جانتے تھے کہ سکندر لا علی کے علاوہ اور کوئی دوست نہیں ہے اور علی اس کے بارے میں سب

کچھ جانتا ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

مجھے نہیں پتا انکل اس نے اس بارے میں مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا اور نہ ہی اس نے مجھے کچھ بتایا ہے میں تو خود سوچ رہا ہوں کہ اچانک وہ کہاں چلا گیا ابھی کل ہی تو اس کا نکاح ہوا ہے

علی اس کے نکاح کو سوچ کر کتنا خوش تھا کہ اب شاید وہ اس پری کو بھول جائے گا اس کے غائب ہونے نے اسے اتنا ہی بے چین کر دیا تھا

علی تمہیں اندازہ تو ہو گا کہ وہ کہاں جا سکتا ہے آج ولیمہ ہے اس کا پوری برادری میں ہماری ناک کٹ جائے گی پلیز کچھ کرو اس سے واپس لے کے آؤ آخر وہ کہاں جا سکتا ہے بابا نے بے چینی سے پوچھا

انکل مجھے لگتا ہے کہ وہ واپس میرے آبائی علاقے میں چلا گیا ہے انکل وہاں ایک بہت پر سرار پہاڑی ہے جہاں کے واقعہ مشہور ہے کہ وہاں پریاں رہتی ہیں۔

بہت سارے لوگ تو وہ راستہ بھی چھوڑ چکے ہیں لیکن سکندر وہاں گھومنے گیا تھا اس نے کہا تھا کہ اسے وہاں کوئی لڑکی ملی ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اسی سب چیزوں سے ڈر کر میں اسے یہاں واپس لے آیا تھا۔

علی سمجھ چکا تھا کہ سکندر اگر شادی کی وجہ سے گھر چھوڑ کر گیا ہے تو یہ واپس وہیں گیا ہو گا

اور وہ اسے مزید مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تھا اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہ تھا علی نے سب کچھ بتا دیا

اب کیا ہو گا کیا وہ پری اس کا پیچھا چھوڑ دیں گی بابا نے پریشانی سے پوچھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

انکل میں بس اتنا جانتا ہوں کہ اگر ایک پری زاد کسی انسان سے عشق کر بیٹھے تو نسلوں تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی علی نے بنا کچھ بھی چھپائے سچائی بیان کی

❤

دیکھو پریام میں سب کچھ چھوڑ آیا ہوں صرف تمہارے لیے میں تمہیں بے تحاشہ چاہتا ہوں میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں پریام کیا تم مجھ سے نکاح کرو گی

ۃ پہاڑی کے ایک درخت کی طرف بیٹھا تھا جبکہ اس کی دوسری طرف وہ شرابہ حسن بیٹھی اس کی باتیں سن رہی تھی

میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی سکندر تمہارے اس وعدے پر کہ تم واپس آؤ گے دیکھو میرا یقین کتنا سچا تھا تم واپس آ گئے ہو میرے لیے

میں تم سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں میں نے اپنے سارے گھر والوں کو تمہارے بارے میں بتا دیا ہے

پریام نے مسکراتے ہوئے کہا

تم سے نکاح کر کے میں تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا اور اس لڑکی کو بھی چھوڑ دوں گا اس کے ساتھ بابا نے زبردستی میرا نکاح کروایا ہے

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سکندر نے اس کی حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

نہیں سکندر تمہیں اسے چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنا دل بڑا کر لونگی تم بے شک اسے اپنے نکاح میں رکھو بس میرے حصے کی محبت مجھے دیتے رہنا میں تمہارے لئے کسی بھی حالات میں گزارا کر لوں گی

وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی جبکہ وہ گھر سے ہی فیصلہ کر کے آیا تھا پریام سے نکاح کے فورا بعد ہی وہ اسے طلاق دے دے گا

لیکن پھر بھی پریام اس کی محبت میں کتنی بڑی قربانی دینے کو تیار تھی یہاں تک کہ سوتن کے ساتھ ساری زندگی رہنے کو تیار تھی

♥

رحمان صاحب نے بہت اچھے سے ان کا ویلکم کیا تھا شہریار کو امید نہ تھی تو وہ اتنے اچھے سے ان سے بات کریں گے جبکہ دوسرا رشتہ تو نہیں کے خاندان کا تھا

ہم آئے دن اخباروں میں آپ کا ذکر پڑھتے رہتے ہیں راحیل صاحب اتنا کامیاب بزنس اور اس کے بعد اتنے اچھے اخلاق کے مالک ہیں آپ یقین کریں آپ سے مل کر مجھے بے تحاشا خوشی ہوئی ہے رحمان صاحب ان کے سامنے بیٹھے بول رہے تھے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ہمیں بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے ویسے زیان نے آپ کو ہمارے یہاں آنے کی وجہ بتاہی دی ہوگی لیکن پھر بھی ہم آپ کی بیٹی کو اپنے گھر کی بیٹی بنانے کی عرضی لیے آپ گھر میں آئے ہیں۔

یہ میرا بیٹا ہے شہریار کینیڈا میں اس نے ہمارے بزنس کو چار چاند لگا دیے ہیں ابھی اسی ہفتے یہ واپس جانے والا ہے لیکن اس کے جانے سے پہلے ہم اس حسین بندھن میں باندھنا چاہتے ہیں۔

اور آپ کے گھر کا راستہ بھی ہمیں اسی نہیں دکھایا ہے۔

اگر آپ کو مناسب لگے تو ہم مہر اور شہریار کی شادی کی بات آگے بڑھانا چاہیں گے راحیل صاحب نے ایک نظر شہریار کو دیکھا اور میں بات کی

راحیل صاحب اتنی جلد بازی میں اتنا بڑا فیصلہ نہیں کر سکتا میں آپ نے کہا کہ شہریار کینیڈا واپس جانے والا ہے واپس آنے دیں ہم ان شاء اللہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں گے رحمان صاحب نے جلد بازی نہ کرتے ہوئے فیصلہ کیا

نہیں رحمان صاحب وہ دراصل شہریار اس بار کینیڈا جائے گا تو سات سال تک واپس آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے آپ سمجھتے ہیں بزنس کے داو پیچ جب تک اسے پورا وقت نہ دیا جائے تب تک بزنس سنبھل نہیں سکتا اسی لئے شہریار کی جلد واپسی ممکن نہیں ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور یہ مہر کو بہت پسند کرنے لگا ہے آپ ایک بار پھر سوچ لے راحیل صاحب نے شہر یار کا مایوس چہرہ دیکھتے ہوئے پھر سے کہا

ہم اپنی بیٹی مہر سے بات کر کے آپ کو جواب دیں گے رحمان صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

بالکل ٹھیک ہے انکل آپ مہر سے بات کرلیں لیکن میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ ہر باپ چاہتا ہے کہ اس کی بیٹی کو اس کے باپ جتنی محبت کرنے والا شوہر ملے میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ ایک باپ اپنی بیٹی سے کتنی محبت کرتا ہے انکل میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں مہر کو اتنی محبت دوں گا کے اسے آپ کی محبت کی کمی محسوس نہیں ہوگی

مہر بہت خوبصورت لڑکی ہے اسے بہت چاہنے والے مل جائیں گے لیکن مجھ سے زیادہ محبت کرنے والا اسے کہیں نہیں ملے گا

فیصلہ کرتے ہوئے ایک بار ضرور سوچیئے کے آپ کا انکار میری پسند ہی نہیں بلکہ میری محبت کو بے مول کر دے گا

شہر یار ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

چلیے ماما بابا ہم آپ کے جواب کا انتظار کریں گے انکل شہریار نے ایک آخری نظر ہ رحمان صاحب کو دیکھا اور پھر گھر سے باہر نکل گئے

❤

❤

شہریار جب سے واپس آیا تھا بہت پریشان تھا اس کی پریشانی کی وجہ سے سب ہی جانتے تھے ان لوگوں کو شادی سے مسئلہ نہیں تھا مسئلہ تھا اس کے اچانک واپسی سے اور یہی وجہ وہ اپنے گھر والوں سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر وہ اسے اسطرح سے بھاگنا کیوں چاہتے ہیں وہ جب سے آیا تھا بار بار راحیل صاحب اور آسیہ بیگم سے پوچھ چکا تھا

کہ اب لوگوں کو اتنی جلدی اس کی واپسی کا کیوں کہا گیا جبکہ شہریار جتنا وقت چاہے یہاں رہ سکتا تھا پہلے تو وہ لوگ اس کی شادی کے لئے تیار نہیں ہو رہے تھے اور اب جب تیار ہوئے تب اتنی بڑی شرط رکھ دی

وجہ یہ ہے شہریار کہ میں اپنا کامیاب بزنس اس طرح ڈوبتا ہوا نہیں دیکھ سکتا اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ تم جلد ہی واپس لوٹ جاؤ اس کے بار بار پوچھنے پر راحیل صاحب نے وجہ بتائی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

بابا وہاں سب کچھ ٹھیک ہے سب کچھ میری نگرانی میں ہے میں سب کچھ ٹھیک سے سنبھال رہا ہوں اعتبار تو کر ہی سکتے ہیں آپ مجھ پر بزنس کے لیے کوئی اپنی زندگی نہیں چھوڑتا۔

اب کیا میں سکون سے شادی بھی نہیں کر سکتا اس کے چکر میں شہریار نے بے بسی سے پوچھا

نہیں میری جان لیکن کینیڈا میں تمہاری کامیابی کو پہلا سال ہے ہم نہیں چاہتے کہ اس میں تم بھی غلطی کرو بس اسی لئے تمہارے بابا نے یہ شرط رکھی

اور اگر اس شرط کی وجہ سے انکار ہو گیا تو پھر کیا ہو گا بابا شہریار اکے سامنے رک کر پوچھنے لگا

دنیا خوبصورت لڑکیوں سے بھری پڑی ہے شہری مہر کوئی آخری لڑکی نہیں ہے جس سے شادی کی جا سکے بابا نے غصے سے کہا

لیکن مہر وہ اکلوتی لڑکی ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں اس بار شہری کا لہجہ بلند تھا

شہری میں بحث نہیں کرنا چاہتا بہتر ہو گا کہ تم بھی اپنے کمرے میں جاؤ بابا نے غصے سے کہا

اور بنا اس کی طرف دیکھے آسیہ بیگم کا ہاتھ تھامیں اپنے کمرے میں چلے گئے

شہریار نے ایک نظر عابد کی طرف دیکھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہری بابا آپ کا روم کھلوا دیا ہے آپ جائیں آرام کریں اور فکر نہ کریں ان شاء اللہ ان کا جواب ہاں ہو گا عابد اس کا کندھا تھپتھپاتے اس سے نظریں چرا کر چلا گیا

کچھ تو ہے جو یہ سب مجھ سے چھپا رہے ہیں کچھ تو ہے جو بابا کو پریشان کر رہا ہے لیکن کیا۔۔۔وہ اپنے سر میں ہاتھ پھیرتا خود سے سوال کرنے لگا

♥

مطلب میرے لیے پریستان کا شہزادہ نہیں آئے گا۔۔۔

نہیں بابا جان اس شادی کے لیے انکار کر دیں گے اور بتا دیں مہر ایک خوبصورت پری ہے اور اس کے لئے کوئی پریوں کا شہزادہ آئے گا میں اس طرح سے کسی سے شادی نہیں کروں گی مہر انکار کرتے ہوئے بیڈ پر آ بیٹھی

مہر یار یہ دور دیکھ 2020 ہے اور 2020 میں پریستان نہیں ہوتے کینیڈا لندن پیرس ہوتے ہیں وہیں سے آتے ہیں شہزادے اور یہ نیو دور کا شہزادہ کینیڈا سے آیا ہے

کیوں بابا جان میں ٹھیک کہہ رہی ہوں مہر ماہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بابا جان سے مسکرا کر پوچھا

ویسے ایک سے شہزادہ امریکہ سے بھی آیا ہوا ہے اسماء چاچی کا بیٹا اس کے بارے میں کیا خیال ہے مہر ماہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ اسے گلاسیس والا چپکو سالڑ کا یاد آیا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

اور اسماء چاچی کیسے کہتی تھی ان کے بیٹے سے زیادہ پڑھا لکھا اور قابل لڑکا ان کے پورے خاندان میں تو کیا پورے پاکستان میں نہیں ہے

آپی شہزادہ نہیں بلکہ شہزادے کے گھر میں کام کرنے والا باورچی ہے۔

اب اسے شہزادہ بول کے شہزادوں کی توہین نہ کریں اور بابا جان میں بھی اس بات سے اگری کرتی ہوں کہ آج کے زمانے میں شہزادے پرستان سے نہیں کینیڈا سے آتے ہیں اسی لئے آپ کو جو بہتر لگتا ہے آپ فیصلہ کرلیں مہر نے مسکرا کریں نے جواب دیا

تو بابا جان بھی مسکرا دیئے ویسے تو وہ اس کا جواب پہلے سے ہی جانتے تھے لیکن اس کا مزے دار قسم کا جواب سننا چاہتے تھے۔اسی لئے اس سے پوچھا

♥

یہ کون سی جگہ ہے پریام میں نے زندگی میں اس سے خوبصورت جگہ نہیں دیکھی کہ تم یہاں پر رہتی ہو اس خوبصورت جگہ کا نظارہ کرتے ہوئے پریام سے پوچھنے لگا

ہاں میں ہی رہتی ہوں اگر تمہیں اتنی اچھی لگ رہی ہے یہ جگہ تو تم بھی یہیں رہو میرے پاس میرے ساتھ پریام نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

خوبصورت صاف شفاف بہتے پانی کے کنارے سے وہ دونوں آہستہ آہستہ چل رہے تھے

یہ کون سے پھل ہیں میں نے تو کبھی ان کا ذکر نہیں سنا وہ ہلکے گلابی کلر کے پھولوں کے قریب کھڑا ہو گیا

اس نے زندگی میں اس سے زیادہ خوبصورت پھول کبھی نہیں دیکھا تھا

یہ ساریسہ کے پھول ہیں جب وہ مسکراتی ہے تب کھلتے ہیں چلو آؤ وہ ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ تھامیں

آگے کی طرف چلنے لگی لیکن سکندر اس کی بات کو سمجھ نہیں پایا تھا

لیکن حیرت اسے کو تب ہوئی جب اس نے چلتے ہوئے اپنے سامنے اچانک ایک بہت بڑا محل نما گھر دیکھا

پریام دور سے یہ گھر نظر نہیں آرہا تھا اب اچانک یہ گھر کہاں سے آیا سکندر حیران پریشان اس سے پوچھنے لگا

یہ میرا گھر ہے سکندر سب نظروں کا دھوکا ہے تمہیں دور سے شاید نظر نہیں آرہا تھا چلو اندر چلیں

پریام خاموشی سے اندر کی جانب جلدی جبکہ سکندر حیرت زدہ اس کے پیچھے آیا

♥

اس سے اچھی اور کون سی بات ہو سکتی ہے رحمان صاحب ہم آپ کے بہت بہت شکر گزار ہیں

ان شاء اللہ ہم دو دن کے بعد نکاح کے لیے آئیں گے ہم جانتے ہیں کہ ہم بہت جلدی کر رہے ہیں لیکن یہ ہماری مجبوری ہے راحیل صاحب نے فون پر ان سے بات کرتے ہوئے کہا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

میں آپ کی مجبوری سمجھ سکتا ہوں راحیل صاحب شاید آپ کی مجبوری کو دیکھتے ہوئے میں اس رشتے کے لئے تیار نہ ہوتا لیکن پھر میں نے شہریار کی نظروں میں اپنی بچی کے لیے محبت دیکھی ہے

بے شک میں اپنی بیٹی کے لئے ایک شہریار جیسے ہی انسان کی تلاش میں تھا مجھے یقین ہے کہ میری بچی شہریار کے ساتھ بہت خوش رہے گی ہم نکاح کے لیے تیار ہے آپ دو دن بعد تشریف لے آئے

رحمان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جبکہ راحیل صاحب کے ساتھ زمین پر بیٹھا ان کی گفتگو سننے کی ناکام کوشش کرتا شہریار پوری طرح سے ان کی طرف متوجہ تھا

جب راحیل صاحب نے فون رکھ کر اس کی طرف دیکھا

ہم دو دن کے بعد نکاح کے لیے جائیں گے ان کے گھر بابا نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا

او بابا جان آئی لو یو سو مچ

ان کے بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شہریار اٹھ کر ان کے سینے سے لگ چکا تھا

جبکہ راحیل صاحب نے ایک نظر آسیہ اور عابد کی طرف دیکھا شاید وہ آنے والے وقت سے انجان نہیں تھے

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یہ سب کچھ کیا ہے پریام تم مجھے کہاں لے کے آئی ہو یہ جگہ اتنی عجیب کیوں ہے اتنے بڑے محل میں تمہارے علاوہ اور کون کون رہتا ہے ابھی تک کوئی بھی مجھ سے ملا کیوں نہیں اور وہ بچی کون تھی جو وہاں باہر کھیل رہی تھی وہ اتنی چھوٹی سی بچی اپنے پیروں پر کس طرح سے چل رہی تھی

اور پھر اچانک غائب کہاں ہو گی۔

تم نے تو کہا تھا کہ آج نکاح ہو گا تو نے کہاں سارا انتظام کیا گیا ہے سکندر اس سے سوال در سوال کئے جا رہا تھا جبکہ پریام اس کے سامنے مسکرا رہی تھی

ابھی اس کے سوالات جاری تھے جب ایک بزرگ اس جگہ داخل ہوئے

بابا جان آپ نے نکاح کا انتظام کر دیا دیکھیں میں سکندر کو بھی اپنے ساتھ لے آئی پریار نے مسکراتے ہوئے تعارف کروایا

آپ سے مل کر خوشی ہوئی بزرگ انسان بنا مسکرائے سنجیدہ انداز میں بولے

اور پیچھے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے اور ان کے اشارے کے ساتھ ہی کچھ لڑکیاں چہرے پر جعلی سے نقاب کئے داخل ہوئیں

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یہ منظر اتنا خوبصورت تھا کہ سکندر خوفزدہ ہو گیا اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا لیکن کیوں یہ سب کچھ تو اتنا خوبصورت تھا پھر کیوں اسے ڈر لگ رہا تھا کیوں سے یہ سب کچھ عجیب لگ رہا تھا

♥

ان دو دنوں سے شہریار بہت بے چین رہا وہ ایک سیکنڈ کو بھی وہ سو نہ سکا

یہاں تک کہ بے چینی اور نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے اسے تیز بخار نے گھیر لیا زیان ہر وقت اس کے ساتھ رہتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان آوازوں سے اپنا پیچھا نہیں چھوڑا پا رہا تھا۔

اچانک خوف سے اس کا پورا بدن کپکپانے لگتا لیکن اسے کس چیز کا ڈر تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسیہ اور راحیل صاحب بہت پریشان تھے

عابد تو کسی پیر سے اس کے لئے تعویذ بھی لے آیا تھا جسے پہننے سے شہریار نے انکار کر دیا اور بہت منانے کے باوجود بھی شہریار نہ مانا۔

♥

یار یہ تو وہی لڑکا ہے نہ جو لیفٹ میں ہم سے ملا تھا منال نے فوٹو دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں وہی ہے گنگو تیلی مجھے لگا تھا کوئی شہزادہ آئے گا میری زندگی میں یار اب تو میں نے بابا کے سامنے بھی ہاں کر دی وہ بھی بنا تصویر دیکھے اب جمعہ کو نکاح ہے انکار بھی نہیں کر سکتی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ہائے کہاں پھوٹی میری قسمت ایک بار گنگو تیلی کو دیکھ تو لیتی پھر ہاں کرتی۔

اے ساری زندگی میرا مذاق اڑائے گا کہ میں نے اسے بیوٹیفل کہا تھا ہینڈسم نہیں۔مہر اپنا سر پیٹتے ہوئے بولی

مجھے تو لگتا ہے وہی لفٹ پر میں تجھ پر فدا ہو گیا تھا منال نے تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں تو فدا تو ہونا ہی تھا اب میں ہوں ہی۔

بندریہ۔اس سے پہلے کہ مہر بولتی منال بولی

اپنی شکل دیکھی ہے تو نے چوہیا جیسی مجھے بندریہ کہتی ہے اپنی خوبصورت شکل کا مذاق اڑاتے دیکھ کر مہر غصے سے بولی اور کھینچ کر کشن اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا۔جبکہ خود کو چوہیا کہلانے پر منال نے بھی اس سے خوب بدلہ لیا

اللہ کرے میرے لئے ایک بیوٹیفل کا رشتہ آیا ہے جو ساتھ میں بیوٹیفل تھا اس کے لیے تیرا رشتہ آئے اور تیرے ابّا ماں تجھ سے پوچھے بغیر رشتہ پکا کر دیں پھر دیکھ میں تیری شادی پہ کیسے بنگڑے ڈال ڈال کے ناچتی ہوں

مہر نے ایک بار پھر سے کشن مارتے ہوئے بد دعا دی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ہاں یار وہ بھی کافی ہینڈسم ہے آمین ثم آمین اس کی بددعا پر آمین کہتے باہر کی طرف دوڑ لگائی

بے وقوف میں نے بددعا دی تھی دعا نہیں مہر پیچھے سے بتانا نہ بھولی

♥

سکندر سامنے بیٹھے ہیں سب لوگوں کو گھورے جا رہا تھا جبکہ پریام مسکرا رہی تھی

اسے حیرت کا اصل جھٹکا تب لگا جب ایک سفید دوپٹہ ہوا میں اڑتا پریام کے سر پر پیار کا

نکاح کی کارروائی شروع کی جائے بزرگ کی آواز کمرے میں گونجی

ایک منٹ یہ سب کچھ کیا ہے یہ دوپٹہ اپنے آپ کیسے آیا اور یہاں پر کچھ دیر پہلے جو لڑکیاں کھڑی تھی وہ کہاں غائب ہو گئیں یہاں پر کیا ہو رہا ہے یہ سب کچھ کیسے پہلے یہاں پر محل نہیں تھا پھر اچانک یہ محل کہاں سے آیا باہر جو بچی پھولوں سے کھیل رہی تھی وہ کہاں چلی گئی

پہلے میرے سارے سوالوں کے جواب دیں پھر نکاح کی کارروائی شروع ہو گی یہ سب کچھ کیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا سکندر نے کھڑے ہوتے ہوئے پریشانی سے پوچھا

یہ پہاڑی ایک پریوں کا قبیلہ ہے جس کے ساتھ تمہارا نکاح ہو رہا ہے وہ ایک پری ذاد ہے اس قبیلہ کی اصل مالکن تم سے محبت کرتی ہے اسی لئے ہم تمہارا نکاح اس کے ساتھ کر رہے ہیں ورنہ ایک انسان کے ساتھ ایک پریزاد کا نکاح ہماری اور تمہاری نسلیں برباد کر سکتا ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیکن ہم پھر بھی اپنی بیٹی کی خواہش کے سامنے بے بس ہیں اب خاموشی سے بیٹھ جاؤ تاکہ نکاح کی کاروائی شروع ہو بزرگ نے سمجھاتے ہوئے کہا

نکاح کون سا نکاح میں ایک انسان سے نکاح کرنے جارہا تھا اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ پریام کوئی پری ہے تو میں کبھی ہم واپس نہ آتا

میں یہاں ایک پل نہیں روکنا چاہتا ہوں مجھے یہاں سے واپس جانا ہے سکندر ان سب کو دیکھتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگا

نہیں سکندر تم اسے واپس نہیں جاسکتے تم نے ہماری بچی سے وعدہ کیا ہے اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو وہ اپنی زندگی گوادے گی۔

اس سے اس کی آزادی چھین لی جائے گی اس سے اس کے جینے کے حق چھین لے جائیں گے۔

سمجھنے کی کوشش کر سکندر تم اس طرح اسے واپس نہیں جاسکتے یہ سچ ہے کہ ہم تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے اس نے کہا کے لئے لیکن ہم اپنی بچی کو کھو بھی نہیں کر سکتے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

میں کچھ نہیں جانتا میں نہیں کرنا چاہتا نکاح میں نے پریام سے محبت اسے انسان جان کر کی تھی یہاں جو کچھ میں دیکھ چکا ہوں اس کے بعد پریام کو ایک پری کے طور پر قبول کرنا میرے بس سے باہر ہے مجھے معاف کیجیۓ میں یہاں شادی نہیں کرنا چاہتا۔

مجھے جانے دیں یہاں سے سکندر ان کے سامنے ہاتھ جوڑے

بولا

میں تمہارے ساتھ ساری زندگی انسان کی طرح رہوں گی تم سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی سکندر مجھے چھوڑ کے مت جاؤ میں تم سے بے تحاشا محبت کرتی ہو مجھ جیسا عشق کوئی نہیں کر سکتا

پریام بھی اسی کے سامنے اسی کے انداز میں ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو چکی تھی

مجھے معاف کر دو پریام مجھے لگا تم ایک عام انسان ہو اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم ایک پریزاد ہو تو میں اپنے قدم روک لیتا۔

میں یہ نکاح نہیں کر سکتا مجھے یہاں سے واپس جانا ہے خدا کے لئے مجھے جانے دیں یہاں سے

سکندر تمہارے یہاں سے چلے جانے سے پریام کو اپنی زندگی ختم کرنی پڑے گی تم کیوں نہیں سمجھ رہے ہو اسے ساری زندگی ایک تابوت میں گزارنی پڑے گی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یہ اصول ہے ایک پریزاف اگر ایک انسان کے عشق میں مبتلا ہو جائے اور وہ انسان اسے اپنانے سے انکار کر کے تو اسے ساری زندگی قید خانے میں گزارنی پڑتی ہے جہاں سے نہ تو وہ کبھی نہیں نکل سکتی ہے۔اور نہ ہی جی سکتی ہے

ٹھیک ہے اگر تم اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو بھی کوئی بات نہیں لیکن اس سے نکاح کر لو تاکہ اسے آزادی تو ملے جینے کی اجازت تو ملے اگر تم نے اس سے نکاح سے انکار کر دیا تو سزا کے طور پر اسے ایک تابوت میں بند کر دیا جائے گا

جس سے وہ ساری زندگی کبھی آزاد نہیں ہو پائے گی وہ تمہیں اپنا محرم مانتی ہے تمہارے علاوہ وہ کسی کے خوابوں میں بھی نہیں آسکتی۔

یا تو تم اسے اپنالو۔ نہیں تو بس اس سے نکاح کر لو تاکہ وہ ساری زندگی قید خانے میں تو نہ رہے

بزرگ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

نہیں میں کچھ نہیں کر سکتا آپ مجھے معاف کر دیجیے مجھے نہیں رہنا یہاں پر سکندر نے ایک نظر اس محل کی طرف دیکھا اور پھر باہر کی طرف چلا گیا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

نہیں سکندر تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو کیوں مجھے پل پل کی موت دے رہے ہو سکندر میں نے تم سے سچا عشق کیا ہے خدا کے لئے واپس آ جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے

ہایم پریام کو تابوت میں بند کر دیا جائے ایک انسان سے عشق کرنے کی سزا اسے ضرور ملے گی۔

بزرگ نے ایک نظر اپنی روتی بیٹی کو دیکھا اور پھر بنا اس کی طرف دیکھے چلے گئے

تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا سکندر تمہیں اس کی سزا ضرور ملے گی۔ تم نے مجھ سے میری زندگی چھین لی ہے میں تمہاری نسلیں برباد کر دوں گی

❤

❤

سکندر کے ڈر مارے وہاں سے نکل تو آیا لیکن جیسے جیسے وہ پہاڑی اتر رہا تھا ویسے ہی اس کا دھیان ان بزرگ کی باتوں پر گیا جو کہہ رہے تھے کہ اگر اس نے نکاح نہ کیا تو وہ ہمیشہ کے لئے پریام کو قید کر دیں گے اس سے جینے کا حق ہی لے لیا جائے گا اسے انسان سے عشق کرنے کی سزا دی جائے گی

سکندر بھی تو محبت کرتا تھا وہ اسے عام انسان سمجھتا تھا لیکن پھر بھی پریام نے تو اسے کبھی نہیں کہا تھا کہ وہ ایک عام انسان ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اگر پریام نے اس سے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا تو سکندر نے بھی تو کبھی اس سے اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا تھا کہ وہ اس ویران پہاڑی پر اکیلی کیا کر رہی ہے۔

کیسے وہ اس کی ایک پکار پر دوڑتی چلی آتی ہے۔

وہ پہار سے اتر کر سڑک پر پہنچ چکا تھا

نہیں پریام کو خود سے محبت کرنے کی سزا نہیں دے سکتا مجھے اس سے جینے کا حق چھیننے کا کوئی حق نہیں ہے وہ کون سا مجھ سے کوئی حق مانگ رہی ہے صرف نکاح کے لئے ہی تو کہہ رہی ہے اس نکاح سے جینے کا حق ملے گا

مجھے پریام سے نکاح کر لینا چاہئے وہ مجھ سے کچھ نہیں مانگ رہی سوائے نکاح کے ہاں مجھے اس سے نکاح کر لینا چاہیے سکندر نے سوچتے ہوئے اپنے قدموں ہی روک لیے

اور تیزی سے سڑک پار کرتے واپس پہاڑی کی طرف جانا چاہا لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا اس سے پہلے کہ وہ سر حد پار کرتا ایک تیز رفتار گاڑی اس سے آکر ٹکرائی اور کے چند ہی منٹ میں وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا

❤

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہر یار اور اس کی فیملی نکاح کے لیے رحمان صاحب کے گھر آ چکے تھے۔

کچھ ہی دیر میں نکاح ہونے والا تھا شہر یار نے جو یہاں آ کر سب سے زیادہ نوٹ کیا تھا وہ تھا زیان جو اس کے ساتھ نہیں بلکہ منال کی مدد کرنے کے چکر میں لگا تھا

زیان صاحب اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ میری مدد کریں گے تو میں اپنا نیگ نہیں لوں گی تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے منال نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ارے منال میڈم آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کے نیگ مطلب کہ آپ کے حق پر کچھ گڑبڑ کرنے کی کوشش کروں گا ارے میں تو خود لڑوں گا آپ کے لیے آپ کو جینا نیگ چاہے بس منہ سے آواز نکالیں ان شاء اللہ آپ کو ضرور ملے گا

زیان نے سے پچکارتے کراتے ہوئے کہا

بہت شکریہ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ مجھے یہاں جنگ لڑنے کی ضرورت پڑے گی

کیونکہ شہر یار بھائی ماشاءاللہ سے اتنے بڑے بزنس مین ہیں اب نیگ دینے میں تو کچھ گڑبڑ کر بھی نہیں سکتے آخر ان کی عزت کا سوال ہے وہ شہر یار کے سامنے جوس کا گلاس رکھتے ہوئے مسکرا کر جتلانے والے انداز میں بولی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جبکہ شہریار اس کے بات پر مسکرا دیا تھا وہ تو صرف مہر کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھنا چاہتا تھا اس وقت سے سوائے مہر کے دیدار کے اور کچھ بھی نہیں چاہیے تھا

اور یہاں پے یہ ظالم سماج جو صاف الفاظ میں کہہ چکے تھے کہ جب تک نکاح نہیں ہو جاتا تب تک مہر باہر نہیں آئے گی

اسی لئے اب وہ بیچینی سے نکاح کا انتظار کر رہا تھا

اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی یہ خواہش بھی پوری ہو گی

جب سامنے والے کمرے سے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی مہر سرخ دوپٹے میں باہر آئی دلہن کے حسین جوڑے میں وہ کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی

یہ وہ واحد لڑکی تھی جس نے پہلی ہی ملاقات میں شہریار کے دل کے تار چھیڑ دیے تھے

اسے شہریار کے سامنے بٹھایا گیا اور بیچ میں ایک جالی کا کپڑا لگایا گیا

اور پھر مولوی صاحب نے نکاح کی رسم شروع کی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

پہلے انہوں نے شہریار سے نکاح کی رضامندی جانی چاہیے وہ تو دل و جان سے نکاح کے لئے راضی تھا لیکن نا جانے کیوں نکاح نامہ سائن کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپنے لگے دل ایک بار پھر سے زور زور سے دھڑکنے لگا عجیب سا خوف اس کے چاروں طرف سے جا چکا تھا

اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ویرانے میں بالکل اکیلا بیٹھا ہے اور کوئی بہت بڑا گناہ کرنے جا رہا ہے لیکن شاید محبت کی طاقت اس خوف پر حاوی ہو گئی اور شہریار نے نکاح نامے پر سائن کر دیے

مہر خان آفریدی ولد رحمان خان آفریدی آپ کا نکاح شہریار شاہ ولد راحیل شاہ کے ساتھ پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت قرار پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

مولوی صاحب کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی

شہریار کا سارا دھیان سرخ دوپٹے میں بیٹھی اپنی دلہن پر تھا

خدا سے مانگا تھا شہزادہ مل گیا گنگو تیلی چلیں کوئی بات نہیں زندگی گزارنی ہے نا قبول ہے مہر ٹھیڑے میڑے منہ بناتی ہوئی بولی جہاں شہریار اس کا بے باک انداز دیکھ کر اسے گھورنے لگا تھا وہی زیان کا قہقہہ بے ساختہ تھا

رخصتی کی رسم کل ادا ہونی تھی ورنہ وہ آج ہی خود کو گنگو تیلی کہنے کا حساب ضرور بے باک کرتا

♥

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

دن گزرتے جا رہے تھے اسے کوما میں گئے تین مہینے گزر چکے تھے کومہ کے دوران بھی اسے صرف اور صرف پریام کا خیال آ رہا تھا اس کی وجہ سے پریاں کی زندگی چھین سکتی تھی وہ ہر ممکن طریقے سے واپس دنیا میں لوٹنے کی کوشش کر رہا تھا ڈاکٹر اس کی کنڈیشن پر پُر امید تھے

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ جینا چاہتا ہے اس کے اندر جینے کی خواہشیں ابھی زندہ ہے اس کے بابا اور ماما ٹوٹ کر رہ گئے اپنے جوان بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر

جب کہ وہ معصوم لڑکی ہر ممکن طریقے سے اپنے شوہر کا خیال رکھنے کی کوشش کرتی اس کی ساری ذمہ داری اس نے اپنے سر اٹھالی تھی

کومہ کے تین ماہ کے دوران سکندر کو دو بار ہوش آیا اور اس نے ہر بار پریام کا نام لیا پریام کون ہے کہاں ہے کیسی ہے کوئی نہیں جانتا تھا ان سب کے لیے تو یہ نام بھی نیا تھا جس سے وہ واقفیت ہی نہیں رکھتے تھے تین مہینے گزر جانے کے بعد بھی جب سکندر کو ہوش نہیں آیا تو بابا نے اسے امریکا بھیج کر اس کا علاج کروانا چاہا جس سے علاج سے انہیں کافی فائدہ ہوا تھا

ڈاکٹر نے انہیں اچھی امی دلوائی تھی

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

نکاح کے بعد وہ بہت پرسکون تھا شام ہوتے ہی وہ گھر واپس آ گئے اس کی خوشی کا اندازہ لگانا اس کے چہرے سے ہی بہت آسان لگ رہا تھا

ماما تو بار بار اس کی بلائیں لیتی

جبکہ بابا بھی اسے دیکھ کر خوش تھے آخر انہوں نے اپنے بیٹے کی یہ خواہش بھی پوری کر دی تھی

کل رخصتی ہے اور پرسوں تمہاری اور مہر کی کینیڈا کی فلائیٹ ولیمہ کے فورا بعد تم کینیڈا کے لیے نکل جاؤ گے

بابا نے اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے بتایا

کیا مطلب ہم واپس کراچی نہیں جائیں گے اور آپ نے ولیمے کا انتظام یہاں کیوں کر آیا ہے یہاں ہمیں لوگ جانتے ہی کتنے ہیں ہم اپنی حویلی میں کروائیں گے کوئی بڑی محفل

شہریار کو یہ سب کچھ عجیب لگ رہا تھا آخر اس کے ماں باپ اسے یہاں سے بھگانا کیوں چاہتے تھے

دیکھو شہری تم نے جو کہا ہم نے وہ کر دیا تم مہر شادی کرنا چاہتے تھے اور اب ہم نے تمہاری یہ خواہش پوری کر دی ہے اب تم مہر کو ہمیشہ کے لئے یہاں سے لے جاؤ میں اور تمہاری ماما جلد ہی تم سے ملنے آئیں گے اور تم نے وعدہ کیا تھا کہ اگر تمہاری شادی مہر سے ہو گئی تو مجھ سے کوئی سوال نہیں پوچھو گے اب تم

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اپنا وعدے سے پھر نہیں سکتے بابا نے اس کا وعدہ یاد دلایا اس نے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس کی شادی مہر سے کروادی گئی تو وہ اس بارے میں ان سے کچھ نہیں پوچھے گا وہ اسے نہیں پوچھے گا کہ وہ اسے اتنی جلدی واپس کیوں بھیجنا چاہتے ہیں

♥

اسے ہوش آیا تو اس کا پہلا ارادہ ہی واپس اس علاقے میں جانے کا تھا

لیکن بابا جان اسے واپس جانے کی اجازت نہیں دے رہے تھے وہ یہی چاہتے تھے کہ وہ سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی کی شروعات کریں

لیکن سکندر تو ایک نئی زندگی کی شروعات نہیں کر سکتا جب تک کہ اپنی غلطی کو سدھار نا لے

اسے پریام کے پاس واپس جانا تھا اسے ایک نئی زندگی دینی تھی چاہے وہ اسے اپنا نہ سکتا ہے وہ اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا لیکن اسے اپنا نام تو دے سکتا تھا اس سے آزادی تو دے سکتا تھا

اسی لیے کسی کی بھی بات نہ مانتے ہوئے جیسے ہی اسے ہوش آیا اس نے پاکستان واپس آیا اور پاکستان سے سیدھا اس کا ارادہ واپس اسی علاقے میں جانے کا تھا جہاں اس کی پریاں رہتی تھیں

READERS CHOICE

♥

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار سو رہا تھا

جب اسے اپنے آس پاس کوئی محسوس ہوا۔۔ کسی احساس کے تحت اس کی آنکھ کھل گئی اس نے اپنے کمرے کے چاروں اور دیکھا لیکن کوئی نہ تھا آج پھر اسے وہی خوف محسوس ہوا جو پاکستان آنے پر پہلی رات ہوا تھا جب کسی نے اس پر حملہ کیا تھا اور سینے کے بیچوں بیچ کسی کے ہاتھ کا نشان تھا

کمرے میں کسی کو بھی نہ دے کر وہ کسی کو محسوس کر رہا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کمرے میں ضرور کوئی ہے اور وہ اس کا وہم نہیں ہے

وہ آہستہ سے اپنے بیڈ سے اٹھا اور لائٹ آن کی۔

کون ہو تم۔۔۔۔؟

دیکھو میں جانتا ہوں یہاں کوئی تو ہے۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تو مجھے ڈرانا چاہتے ہو۔۔۔

کون ہو تم اور کیوں میرا پیچھا کر رہے ہو مجھ سے کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔۔؟

شہریار نے نیچی آواز میں کہا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ گھر میں کوئی بھی ڈسٹرب ہو

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

دیکھو تمہیں جو چاہیے تو مجھے صاف صاف بتادو اس طرح سے چھپ کر حملہ بند کرو کس نے بھیجا ہے تمھیں اور کیوں میرے پیچھے پڑے ہو اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم چھپ کر مجھ پر وار کرو گے تو میں یہ سوچوں گا کہ تم کوئی اور مخلوق ہو تو میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں

تم مجھے ڈرانے میں ناکامیاب ہو چکے ہوں اس لیے بہتر ہو گا کہ سامنے آ جاؤ

شہریار نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔

جب اچانک ہی کمرے کے بیچ میں چھت پر لگا فانوس چھت سے ٹوٹ کر اس کے اوپر گرا وقت پر دور ہو جانے کی وجہ سے اس سے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی تھی لیکن پھر بھی اس کے بازو پر کافی چوٹ لگی تھی۔

شور کی آواز سن کر ماما اور بابا فوراً اس کے کمرے کی طرف بھاگ گئے اور ان کے پیچھے عابد بھی آیا

شہریار میرا بچا تم ٹھیک تو ہو تمہیں کچھ ہوا تو نہیں یہ چوٹ کیسے لگی یہ فانوس کیسے گرا ماما سے دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولی جبکہ راحیل صاحب کا سارا دھیان کمرے کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔

آپ کمرے کو کیا دیکھ رہے ہیں ڈاکٹر کو بلائیں دیکھیں اسے کتنی چوٹ لگی ہے۔

آسیہ بیگم نے راحیل صاحب کو کمرے کو دیکھتے ہوئے جھنجلا کر کہا۔

جب کہ عابد کو اشارہ ملتے ہی وہ ڈاکٹر کو کال کرنے چلا گیا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

کچھ نہیں ماما میں واشروم جا رہا تھا کہ یہ ٹوٹ کر گر گیا شاید کافی عرصہ لگا ہے اس لیے اس نے ماما کو مطمئن کرتے ہوئے کہا۔

اور انہیں بازو کے گھیرے میں لئے کمرے سے باہر نکل آیا۔

♥

سکندر سب کی مخالفت کے باوجود بھی اس علاقے میں واپس جا چکا تھا

لیکن اب وہاں نہ تو کوئی محل تھا اور نہ ہی کوئی خوبصورت نگری وہاں پر صرف پنجارو کا علاقہ نظر آتا تھا

سکندر مایوسی سے واپس لوٹ کر آنے لگا جب اس کی نظر کو انہیں گلابی پھولوں پر پڑی

جو پوری طرح سے مرجائے ہوئے تھے اس کے کانوں میں پریام کی آواز گونجی جس نے کہا تھا

یہ ساریسہ کے پھول ہیں جب وہ مسکراتی ہے تب یہ پھول کھلتے ہیں۔

وہ عشق کی گلیوں سے واپس لوٹ آیا

جہاں آنے کے بعد وہ کہیں مہینوں تک پریام کی یادوں میں ڈوب رہا وہ اپنے آپ کو پریام کا گنہگار سمجھتا تھا

اور وہ گناہ گار تھا بھی اس کی وجہ سے ایک پری اپنا سب کچھ گنوا بیٹھی تھی

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آج مہر کی رخصتی تھی منال کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی کیونکہ وہ ہر بات میں نیگ وصول کر رہی تھی

جب کہ اس کے اس نیگ میں سب سے زیادہ اس کا ساتھ زیان دے رہا تھا

وہ تو کہہ رہا تھا کہ سالیوں کا حق ہوتا ہے اور اس کو اس کا حق نبھانا ہے

جبکہ مہر ماہ تھوڑی شرمیلی تھی وہ نیگ کے معاملے میں زیادہ حصہ نہیں لے رہی تھی تو اس کے لیے وہ جو بھی منال کہتی وہی سہی تھا۔

اور منال تو ہر بات میں دابنگ تھی اور اس کے اس دابنگ انداز زیان جانثار ہوتا جا رہا تھا

❤

رخصت دھوم دھام سے ہوئی۔

مہر اپنے گھر والوں سے بچھڑتے ہوئے بہت روئی کیوں کہ وہ صرف اپنے سسرال نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے دوسرے ملک جا رہی تھی جہاں سے واپس جلدی آنا ممکن نہ تھا

شاید اب اس کے اپنے گھر والوں سے ملاقات سات آٹھ سال بعد ہوتی یہ بات الگ تھی کہ کل ہی واپسی کی رسم کرنے والی تھی

لیکن ماں باپ سے دور ہونے کا دکھ تو ہوتا ہی ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

اپنی شادی پہ مہر کی دور کی چاچی دیکھ کر شہر یار اور زیان دونوں بے اختیار مسکرا دیئے وہ بھی انہیں پہچان چکی تھی

لیکن کچھ بھی نہ بولیں بلکہ شادی میں بہت خوشی سے شرکت کی تھی

سب کچھ بہت اچھے سے ہوا تھا اور اب مہر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی لیکن آنے والا وقت ان کے لیے کیا لا رہا تھا اس سے وہ دونوں انجان تھے

❤

شادی بہت اچھے سے ہو گئی تھی سب کچھ بہت اچھے سے ہوا تھا مہر ہمیشہ کے لئے اس کے گھر آ چکی تھی ان کی طرف سے زیادہ مہمان شادی میں شریک نہیں ہوئے تھے

لیکن اس کے باوجود بھی آسیہ بیگم نے سب کچھ بہت اچھے سے سنوارا تھا اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کے سارے ارمان نکالے تھے

راحیل صاحب خوش ہونے کے باوجود بھی خوش نہیں ہو پا رہے تھے بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اپنی سوچوں کو جٹلا نہیں پا رہے تھے۔

عابد بھی ان کی پریشانی کی وجہ اچھے سے سمجھتا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیکن اب جو خبر عابد نے انہیں سنائی تھی اسے سوچ کر وہ اور پریشان ہو چکے تھے اور وہ خبر یہ تھی کہ آج سے 24 سال پہلے جن پیر صاحب نے ساریہ کو قید کیا تھا وہ وفات پا چکے تھے

اب ان کے پاس ان کی طاقت کا سہارا نہیں تھا۔

اور یہی وجہ تھی کہ انہوں نے کل ہی شہریار کو واپس بھیجنے کا فیصلہ کر دیا

❤

اس نے آہستہ سے دروازہ کھول کر کمرے میں قدم رکھا وہ سراپا حسن بنی اس کا انتظار کر رہی تھی

کتنی دیر دروازے پر کھڑا اسے دیکھتا رہا

اب کیا اندر آنے کے لئے انویٹیشن کارڈ بھیجوں دولہن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی شہریار کا قہقہہ بلند ہوا

اس رات میں لڑکیاں شرماتی ہے گھبراتی ہیں اور تم ہو کے اس طرح دابنگ ہو کے بیٹھی ہو ایسے نہیں چلے گا مجھے تو شرمانے اور گھبرانے والی لڑکی اچھی لگتی ہے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آ بیٹھا

تو تم دوسری شادی کر لو کیوں کہ مجھ سے اس طرح کی کوئی امید رکھنا سوائے بے وقوفی کے اور کچھ نہیں ہے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

دنیا میں ایک انسان ہوتا ہے جیسے ہم اپنا کہہ سکتے ہیں جس کے ساتھ اپنا دکھ شیئر کر سکتے ہیں اور اگر اس سے ہی شرماتے رہیں گھبراتے رہیں گے تو ہم اسے کیسے اپنے بارے میں کچھ بتائیں گے۔

جیسے اب تم مجھے یہ کہو گے میری ماں کا خیال رکھنا ان کا ہر حکم ماننا میرے بابا کے سامنے زبان میں چلانا اور میں جی حضور جی کروں گی

میں تمہیں ایک بات کہوں گی کہ میری لائف کے بھی کچھ رولز ہیں جن کو تمہیں فولو کرنا ہے

سنو پہلے تم میرے رول سنو پھر میں تمہارے رولز سنتی ہوں

میرے ماما بابا میں لائف میں بہت امپورٹیڈ ہیں میں تمہارے ماما کو بہت پیار دوں گی ان کی عزت کروں گی ان کے ساتھ اچھے سے رہوں گی لیکن یہی رولز تم پر بھی لاگو ہوتے ہیں

جس طرح سے میں تمہارے بابا کو اپنے بابا مانوں گی اسی طرح سے تمہیں بھی میرے بابا کو اپنے بابا ماننا پڑے گا لیکن تمہاری کوئی بہن نہیں ہے نہ میں بول رہی ہوں تمہیں میری بہن کو بھی بہت پیار دینا ہو گا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

مجھے وہ مرد اچھے نہیں لگتے جو پہلی رات عورت پر اس بات کا روعب جماتے ہیں کہ میں تمہارا شوہر ہوں تمہیں بیاہ کر لایا ہوں اور اب میں جو کہوں گا تمہیں وہ کرنا ہو گا مجھے اس طرح کے مرد اچھے لگتے ہیں جو کہتے ہیں۔۔۔۔

ہم دونوں برابر ہیں جس طرح سے میرے ماں باپ کا خیال رکھنا تم پر فرض ہے تمہارے ماں باپ کا خیال رکھنا مجھ پر فرض ہے

تمہارے بابا نے مجھ سے کہا تھا کہ ان کا کوئی بیٹا نہیں ہے اور انہوں نے مجھے اپنا بیٹا بنایا ہے تمہیں تو داماد بننے نہیں والا میں تو ان کا بیٹا ہی بنوں گا اور جہاں تک تمہاری بہن کا سوال ہے تو وہ میری بہن ہے اس بارے میں تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں۔ شہریار نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر بولنا شروع کیا

مجھے بھی وہ مرد ہی نہیں لگتے جو پہلی رات بیوی نیچا دکھاتے ہیں اور الٹی سیدھی باتیں بتاتے ہیں کہ یہ تم پر فرض ہے وہ تم پر فرض ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

میں جانتا ہوں تمہاری تربیت ایسی ہے کہ تم خود ہی سمجھ جاؤ گی کہ تمہیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔

میں تمہیں کیوں بتاؤں کہ تمہیں میرے ماں باپ کی عزت کرنی ہے ان سے پیار کرنا ہے یہ سب کچھ تو تم بچپن سے کر رہی ہو اپنے ماں باپ کو کون پیار نہیں کرتا

بس یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ سسر اور ساس بھی ماں باپ ہی ہوتے ہیں۔

اور گھبرانے والی لڑکی مجھے اچھی لگتی ہیں لیکن یہ بات بھی صحیح ہے کہ شادی کی پہلی رات لڑکی شرماتی اور گھبرا آئی رہے تم اپنی لائف کے رولز کبھی اپنے شوہر پر لاگو نہیں کر سکتی

اسی لیے تمہارا یہ انداز مجھے قبول ہے اس نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا

لیکن اگر تم تھوڑا شرماتو مجھے بہت خوشی ہو گی وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا

جب مہر نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کر دیا

کچھ زیادہ جلدی نہیں ہے جناب کو

پہلے منہ دکھائی نکالے میری اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے وہ حق سے بولی

ظالم لڑکی ہو شہریار مسکرایا اور اپنی جیب سے ایک ڈبی نکالیں۔ جسے کھولتے ہوئے ایک نظر اس نے اسے دیکھا تھا جو ایکسائیٹڈ انداز میں ڈبی کو دیکھ رہی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار نے ہیر وسے جگمگاتے ہوئے دو خوبصورت کنگن نکالے اور اس کی خوبصورت کلائی میں پہنانے لگا

یہ میری پر دادی کے ہیں انہوں نے دادی کو دیے دادی نے ماما کو دیے اور ماما نے تمہارے لئے سنبھال کے رکھے تھے۔

شہریار نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چومنا

چلو یہ تو ہو گیا ماں کی طرف سے گفٹ اب تم دو وہ اسے گزرتے ہوئے بولی

یہ میں نے ہی دیا ہے جان من شہریار نے بتانا ضروری سمجھا

یہ خاندانی ہے جناب آپ نے ابھی تک کوئی تحفہ نہیں دیا یہ تو ویسے بھی مجھے ملنے ہی تھے اس میں نیو کیا ہے

اس کے انداز نے شہریار کو مسکرانے پر مجبور کر دیا میں تمہیں صبح دوں گا شہریار نے ٹالنا چاہا

قریب بھی صبح ہی آ یئے گا۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

لیکن یہ گنگو تیلی تو ابھی ہی پاس آئے گا تمہارا تحفہ مجھ پر ادھار رہا وہ مسکراتے ہوئے اس کے لبوں جھکا اور اس سے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا

چاند خوبصورت رات کی چاندنی میں مہک رہا تھا تو کوئی دور ویرانے میں سسکیاں لے کر رو رہا تھا

صبح شہریار کی آنکھ کھلی تو مہر اس کے سینے پر سر رکھ کے سو رہی تھی اسے دیکھتے ہی شہریار کو لگا جیسے اس کی زندگی مکمل ہو گئی ہو وہ بے اختیار کے معصوم سے چہرے پر جھک گیا

کیا شہریار تم پھر صبح صبح شروع ہو گئے ساری رات مجھے سونے نہیں دیا اب تو مجھے نیند آرہی ہے مہر اسے خود سے دور کرتے ہوئے دوبارہ سے ہونے کی کوشش کرنے لگی

نہیں میڈم آپ سو نہیں سکتی اگر آپ کو یاد ہو تو ہمیں آپ کے گھر جانا ہے تاکہ آپ کے والدین سے ملاقات کر سکے آج شام ہی ہمیں نکلنا ہے شہریار نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا

ہاں تو ولیمے پر ماما بابا آئیں گے نہ تو ہم ان سے مل لیں گے مہر کی بات پر حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

نہیں میری جان ولیمہ یہاں پر نہیں حویلی میں ہو گا اور تب تک ہم لوگ جا چکے ہوں گے آج ہی شام کی فلائٹ ہے ہمیں آج ہی نکلنا ہو گا میرے پیچھے بابا ولیمہ کروائیں گے بنا دولہا اور دلہن کے وہ اپنے ہی باپ کی بات بتاتے ہوئے حیرت سے مسکرایا تھا

اور مہر کو یہ بات بتاتے ہوئے اسے اور بھی عجیب لگ رہا تھا

یہ کیا بات ہوئی بنا دولہا اور دلہن کے ولیمہ ہوتا ہے کیا وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو شہریار مسکرا دیا

ہم سارے کام یونیک کرتے ہیں یہ بھی یونیک کریں گے وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے نہانے چلا گیا جب کہ وہ اس کی بات پر حیران اور پریشان دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگی

❤

تقریباً گیارہ بجے وہ مہر کے ماں باپ کے گھر گئے تھے

ولیمے کا انویٹیشن ان لوگوں کو مل چکا تھا جو حویلی میں تھا دو دن بعد

وہ خود بھی اس بارے میں شہریار سے بات کرنا چاہتے تھے لیکن شہریار آج ہی واپس جا رہا تھا مہر کو ساتھ لے کر اسی لئے اپنی بیٹی کی دوری کا سوچتے ہوئے وہ اس سے کچھ بھی نہ پوچھ پائے

جب کہ مہر بہت اداس تھی وہ پہلی بار اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اتنی دور جا رہی تھی شہریار اس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا لیکن یہ اس کی بھی مجبوری تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ چاہتا تھا کہ کچھ دن مہر کے ماں باپ کے ساتھ رہ کر انہیں یقین دلایا کہ وہ ان کی بیٹی کا بہت خیال رکھے گا لیکن نجانے اس کے ماں باپ کو اسے بھیجنے کی اتنی جلدی آخر کیوں تھی

اس کی ہر بات بس اسی سوال پہ آ کے رک جاتی

♥

شہر یار اور مہر کے ساتھ زیان بھی آیا تھا وہ تو کب سے صرف اور صرف منال کو دیکھنا چاہتا تھا اور منال آخر میں مہر سے ملی اس سے پہلے تو مہر اور منال دونوں ہی کمرے میں نہ جانے کیا کیا باتیں کر رہی تھی

منال میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں کیا تم ایک منٹ کے لئے یہاں آؤ گی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

ویسے تو یہاں آتے ہوئے شہر یار نے مہر کے سامنے اسے چھیڑتے ہوئے مہر کو بتایا تھا کہ وہ منال کو پسند کرتا ہے

لیکن اسے یقین تھا کہ مہر نے یہ بات راز ہی رکھی ہو گی

جب کہ اس کی پکار پر منال کے چہرے پر سرخی کھلنے لگی

جی کہیں اس کے قریب آ کر پوچھنے لگی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

منال بات گھما پھرا کر کرنے کا عادی نہیں ہوں سیدھی سی بات ہے کہ تم مجھے پسند ہو اور میں تمہارے گھر اپنے ماں باپ کو لے کر آنا چاہتا ہوں اگر تم راضی ہو تو میں چاہتا ہوں کہ اگلی بار جب ہم تینوں یہاں آئے تو ہم چار لوگ واپس جائے وہ مسکراتے ہوئے مہر اور شہریار کی طرف اشارہ کر رہا تھا جب منال مسکرائی اس بارے میں آپ میرے والدین سے ہی بات کر لیجئے گا یعنی کے مہر اسے سب کچھ بتا چکی تھی منال آہستہ سے گردن جھکائے چہرے کی سرخی چھپاتی اسے خدا حافظ کہتی وہاں سے نکل گئی

جبکہ زیان کا دل چاہا کہ اس پیاری سی بھابی پلس بہن کو دنیا کی ہر خوشی دے ڈالے جس نے اس کا کام اتنا آسان کر دیا تھا

♥

چھ مہینے گزر چکے تھے وہ علاقہ چھوڑے اس کے بعد سکندر وہاں کبھی نہ گیا اور نہ ہی جانے کا ارادہ رکھتا تھا ایک عجیب سی بے سکونی اس کی زندگی میں پھیل چکی تھی

اپنی بیوی سے وہ بات کرتا نہیں تھا جب کہ ماں باپ اس کی خالی بے رنگ زندگی دیکھ کر دن بادن پریشان ہوتے جا رہے تھے وہ اپنے ماں باپ کی تکلیف دیکھ سکتا تھا سمجھ سکتا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا وہ ان کی پسند کی لڑکی کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتا تھا جبکہ وہ خود ہی کسی کی زندگی برباد کر چکا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

تھا سکندر ہر وقت اس گلٹ میں رہتا کہ اس کی وجہ سے پریام ساری زندگی کے لیے قید ہو گئی اور اب اس سے ملنا نا ممکن ہو چکا تھا

اپنے ماں باپ کی حالت دیکھتے ہوئے اس نے خوش رہنے کا فیصلہ کیا پریام کے بغیر بھی زندگی بھی اسے کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے لیکن وہ کیا کرتا مجبور تھا

وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا ان کا سہارا تھا وہ انہیں اس طرح سے تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا چاہے اس کی اپنی زندگی کیسی بھی کیوں نہ ہو لیکن اسے اپنے ماں باپ کو سہارا دینا تھا

اور وہ معصوم سی لڑکی وہ اسے جب بھی دیکھتا اسے اس پر بے اختیار ترس آتا جو ایک انجان رشتے میں اس کے ساتھ بندھی ہوئی تھی جسے نبھانے کی وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی سکندر نے فیصلہ کر لیا کہ پریام چاہے اس کی زندگی سے جائے یا نہ جائے لیکن وہ اس لڑکی کو ایک مقام ضرور دیکھا جو کچھ بھی ہوا اس نے اس لڑکی کی کوئی غلطی نہیں ہے

♥

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سب سے مل کر وہ تینوں ایئر پورٹ پر آ کر بیٹھے تھے یہاں سے آتے ہوئے اس کے ماں باپ حویلی کے لیے نکل چکے تھے اب تو ایئر پورٹ پر بیٹھے ان کو تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے ان کی فلائٹ کا وقت بھی ہو چکا تھا لیکن ابھی تک ان کی اناؤنسمنٹ نہ ہوئی جب ایک ورکر ان کے پاس آئی

سر ایم ریلی سوری پاکستان سے کینیڈا جانے والی فلائٹ کینسل ہو چکی ہے

آپ سے نیو بکنگ آج سے ایک ہفتے بعد ہی ہو گی

ایم ریلی سوری اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی رہائش کا انتظام کروا دیں لڑکی نے معذرت خواہانہ انداز میں اس سے کہا تو مہر خوش ہو گئی

کیا سچی فلائٹ کینسل ہو گئی کتنا اچھا ہوا شکر ہے ایک ہفتہ میں اپنے ماں باپ کے پاس رہوں گی اور شہریار مجھے آپ کی حویلی دیکھنے کا بھی بہت شوق ہے وہ اکیلے میں اسے تم جب کہ کسی کے سامنے آپ کہہ کر بلاتی تھی شہریار نے یہ بات نوٹ تو کی تھی لیکن اسے ٹوکا نہیں تھا اس کا تم کہنا سے اچھا لگتا تھا

فلائٹ کینسل ہونے کی خوشی اسے بھی بہت ہو رہی تھی اور وہ بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایک اور ہفتہ گزار سکتا تھا لیکن اسے اسے نجانے کیوں لگ رہا تھا اس کے ماں باپ کو اس بات کی خوشی نہیں ہو گی

❤

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ لوگ حویلی پہنچ گئے ہیں عابد نے سب سے پہلے اپنے ایک دوست کو پیر صاحب کا انتظام کرنے کو کہا تھا

اور پیر صاحب ان کے گھر میں بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے

اور یہ بات پتہ چلتے ہیں وہ لوگ جلدی گھر کے لئے نکل چکے تھے

راحیل صاحب آپ کے گھر میں کوئی سایا یا کوئی چڑیل نہیں بلکہ ایک پری کا قبضہ ہے

اور وہ پری زاد کسی ناجائز رشتے سے نہیں بلکہ ایک جائز تعلق سے یہ رہ رہی ہے

اس پر کمرے سے باہر نکلنے کی پابندی لگی ہوئی ہے اور کمرے میں تالے لگائے ہوئے ہیں اس تالوں کو لگانے کا کوئی فائدہ نہیں اسے جب بھی اس کے محبوب کی اجازت ملے گی وہ اس کمرے سے باہر نکل آئے گی اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک پائے گی پیر صاحب نے تفصیل سے بتایا

اور اس بات سے بے خبر تو بھی نہ تھے

وہ تو صرف احتیاط کے لیے لگاتے تھے کہ کہیں وہ باہر نکل آئے

تو اب ہمیں کیا کرنا چاہیے کیا ہم اس سے چھٹکارہ پا سکتے ہیں

نہیں یہ ممکن ہی نہیں وہ 22 سال سے اس رشتے میں باندھی ہوئی ہے آپ کبھی اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتے جب وہ اپنی مرضی سے یہ جگہ چھوڑ کر نہ جائے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس کا مقصد کسی کو نقصان پہنچانا نہیں کیونکہ 22 سال پہلے وہ اتنی غلطیاں کر چکی ہے کہ اب مزید ایک غلطی سے بھی وہ ساری عمر کے لئے قید ہو سکتی ہے اب کسی کی جان لینا اس کے بس سے باہر ہے اگر اس نے کسی کی زندگی چھین لینا چاہی تو اسے قید کر لیا جائے گا کیونکہ پریوں کا یہ قبیلہ کسی کی جان لینے کے لیے نہیں بلکہ انسانوں کی حفاظت کے لیے بنایا گیا تھا

لیکن ساریسہ تین قتل کر چکی ہے اب اگر اس نے مزید کسی کی جان لی تو وہ ہمیشہ کے لئے قید ہو جائے گی اس لیے بے فکر ہو جائے وہ کسی کو جانی نقصان نہیں پہنچا سکتی

اب میں چلتا ہوں مجھے بہت دیر ہو رہی ہے پیر صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور باہر کی راہ لی جہاں دروازے پر شہریار زیان اور مہر کو کھڑے دیکھ کر سب پریشان ہو گئے

♥

تم واپس کیوں آئی شہریار تمہیں وہیں سے چلے جانا چاہیے تھا اگر نہیں تو وہی کسی ہوٹل میں رک جاتے تمہیں حویلی آنے کی کیا ضرورت تھی بابا جان کا غصہ کسی طرح سے کم نہیں ہو رہا تھا

اسے دیکھ کر خوش ہونے کی بجائے وہ غصہ ہو رہے تھے مہر اپنے کمرے میں آرام کرنے جا چکی تھی اور زیان بھی یہاں سے جا چکا تھا اگر ان کے سامنے وہ اسے اس طرح سے جانتے تو وہ دونوں کیا سوچتے کہ اس کے ماں باپ اس سے محبت نہیں کرتے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جب کہ اس کے ماں باپ کی نظروں سے اٹھتے سوال تو وہ دونوں بھی پڑھ چکے تھے شاید اسی لیے منظر سے ہٹنا ضروری سمجھا

بس کر دے بابا بہت ہو گیا کیا ہو گیا ہے آپ کو میں آپ کا بیٹا ہوں کوئی غیر نہیں اور یہ میرا گھر ہے اس گھر کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گا میں

ایم سوری غلطی ہو گئی مجھ سے وہاں کسی ہوٹل میں رہنے کے بجائے اپنے ماں باپ کے پاس آ گیا تھا کہ آپ لوگوں کو دیکھ سکوں اور لوگوں کے ساتھ وقت گزار سکوں لیکن شاید بہت بڑی غلطی کر دی ہے میں نے رات ہو چکی ہے صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل جاؤں گا شہریار بد تمیزی اور غصے سے کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

جب کہ بابا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیسے سمجھائیں کہ اس کا یہاں رہنا خطرے سے خالی نہیں جبکہ بات تو وہ بھی جانتے تھے کہ آج اس کے ماں باپ نے اس سے بہت ہرٹ کیا ہے

❤

شہریار کمرے میں آیا تو بہت پریشان تھا ھف اس کی پریشانی نوٹ کر رہی تھی لیکن اس نے کچھ پوچھا نہیں شاید اس کے ماں باپ اسے یہاں دیکھ کر خوش نہیں ہوئے تھے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہری اچھا ہو گیا نہ کل ولیمہ ہو گا تو دلہا دلہن دونوں وہاں موجود ہوں گے اور مسکراتے ہوئے اس کے گلے میں باہیں ڈال کر بولی

اداس کیوں ہو تم کہ تم کچھ یونیک نہیں کر پائے اپنے ولیمے میں اس لیے اداس ہو اس کا چہرہ اپنی نظروں کے حصار میں لیے محبت سے بولی تو شہر یار مسکرا دیا

ہاں یار کتنا آکسائیڈ تھا میں اسے کچھ یونیک کروں گا اور یہاں دیکھو کیا ہو گیا

مجھے افسوس ہے شہر یار کے انداز پر مہر نے گردن ہلا کر کہا

اگر اتنا ہی افسوس ہے تو پاس آ کر اظہار افسوس کرو اتنے دور سے کیا کرنا وہ اس کی کمر میں بازو ڈالتے ہوئے اس کی کمر کو جکڑتے ہوئے بیڈ پر لٹا چکا تھا

جبکہ اس کے انداز نےء مہر کو شرمانے پر مجبور کر دیا

اوئے ہوئے ہوئے میڈم شرم آرہی ہیں کل رات یہ شرم وحیا کہاں غائب تھیں وہ اس کے چہرے کو تھوڑی سی اوپر کرتے ہوئے بولا

شہر یار اگر تم مجھے تنگ کرو گے تو میں چلی جاؤں گی کمرے سے وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولے

جب شہری نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ کینسل کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ جما دیئے

❤

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

رات دو بجے کا وقت تھا جب اسے آواز سنائی تھی مہر اس کے سینے پر سر رکھ کے آرام دہ نیند سو رہی تھی

اسے لگا جیسے یہ سکیوں کی آوازیں باہر سے آرہی ہیں وہ فوراً مہر کو تکیہ پر لٹاتا اٹھ کر باہر نکل آیا

آواز اوپر کی طرف جاتی سیڑھیوں سے آرہی تھی

اس کا مطلب تھا کہ اب سکیوں کا تعلق ان سوالوں کا تعلق ان آوازوں کا تعلق اسی کے گھر کے کسی کونے سے تھا

شاید یہی وجہ تھی کہ اس کے ماں باپ اسے یہاں نہیں آنے دے رہے تھے شیر یار اوپر چڑنے لگا

وہ جلد سے جلد اس راز سے پردہ اٹھانا چاہتا تھا

اسے یقین تھا اس کے ساتھ 22 سال سے جن آوازوں کا رشتہ جوڑا ہے اس کا تعلق اسی حویلی سے ہے

سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہوئے وہ ایک کمرے کے سامنے رک گیا

وہ کچھ دن پہلے بھی رات کے وقت اسی کمرے کے پاس آیا تھا

اس کے کمرے کے پاس آتے ہیں سسکیاں بند ہو گی

وہ خاموشی سے مڑ گیا شاید اس کا وہم تھا وہ واپس اپنے کمرے کی طرف جانے لگا جب اس کے قدم رک گئے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار میں باہر آجاؤں۔۔۔؟

شہریار مجھے اجازت دیں

کیا میں باہر آسکتی ہوں۔۔۔

شہریار مجھے بلالیں۔۔۔

میں باہر آجاؤں۔۔۔؟

وہی سوال وہی سسکیاں جو پچھلے 22 سال سے اسے ہر رات تنگ کر رہی تھی

اتنے قریب سے ان آوازوں کو سنتے ہوئے شہریار کو غصہ آنے لگا

ہاں آو تم باہر میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں

بس بہت ہوا

مجھے بھی میرے سوالوں کے جواب چاہیے

میں کہتا ہوں باہر نکلو

میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں

میں تمہیں اجازت دیتا ہوں باہر نکلو شہریار چلاتے ہوئے بولا

❤

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

پوری حویلی میں عجیب ساسناٹا پھیلا ہوا تھا رات کی تاریخی کچھ الگ ہی لگ رہی تھی شہریار نہیں جانتا تھا کہ

وہ اتناڈر ہے وں رہا ہے

اس کا دل کسی سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا

وہ اتناڈر کیوں رہا تھا اسے اتنا پسینہ کیوں آ رہا تھا

کافی دیر کوئی آواز نہ آئی تو شہریار پر سکون سے واپس لیں اترنے لگا

جب اچانک کسی پیچھے سے اپنے دروازے کی بیریاں کھلتی ہوئی محسوس ہوئی

اس نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں تالا خود بخود کھل چکا تھا اور بیریاں اپنے آپ ٹوٹ رہی تھی

اپنی آنکھوں سے یہ بے یقین منظر دیکھ کر شہریار کے قدم خود بخود نیچے کی طرف جانے لگے

اس وقتے ساتھ ہی حویلی میں قہقوں کی آواز گونجنا شروع یوئی

وہ تیزی سے نیچے کی طرف جانے لگا کیونکہ پوری حویلی میں آوازیں گونجنے لگی تھی عجیب سی آوازیں وہ

کبھی روتی تو کبھی قہقے لگاتی باہر کی طرف آ رہی تھی

آسیہ بیگم اور راحیل صاحب بھاگ کر کمرے سے باہر نکلے

جہاں سامنے شہریار کو سیڑھیوں سے نیچے اتر کر دیکھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

بابا اس کمرے میں آوازیں کمرے میں کوئی تھا۔وہ کافی بوکھلایا ہوا تھا

مجھے کسی نے کہا کہ شہریار میں باہر آجاؤں تو میں نے غصے میں کہ دیا کہ آجاؤ میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں

بابا پھر اسی وقت سے اور یہ عجیب عجیب آوازیں آنے لگیں اور وہ بیریاں تالے ٹوٹ چکے ہیں

بابا یہ وہی آواز ہے جو مجھے بچپن سے آتی ہے یہ وہی آوازیں ہیں جن کا ذکر کرنے سے آپ نے مجھے منع کیا تھا

بابا یہ کیا راز ہے بتائیں مجھے بتائیں مجھے ان آوازوں کا تعلق میرے خوابوں سے ہے نا اس دروازے کا تعلق ان آوازوں سے ہے جو مجھے بچپن سے آتی ہیں

بتائیں بابا آپ خاموش کیوں سے بتائیں مجھے اس کمرے میں کون ہے۔شہریار ان کے سامنے کھڑا ان سے جواب مانگ رہا تھا جبکہ راحیل صاحب کا سارا دھیان اوپر سیڑھیوں کی گرل پر کھڑی اس خوبصورت پریزاد پر تھا جو جتنی خوبصورت تھی اتنی خطرناک تھی

READERS CHOICE

نہ جانے وہ لڑکی کہاں غائب ہو چکی تھی اس کمرے سے نکلنے کے بعد وہ کہاں غائب ہوئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

عابد اب کیا ہو گا وہ آزاد ہو چکی ہے عابد اب وہ سب کچھ تباہ کر دے گی کچھ کرو کچھ کرو خدا کے لئے کچھ کرو میرا بیٹا برباد ہو جائے گا

آسیہ بیگم نے روتے ہوئے عابد سے کہا

پریشان نہ ہوں بی بی جی خدا سب کچھ بہتر کرے گا میں صبح ہوتے ہی ان پیر صاحب کو واپس لے آؤں گا اللہ رحم کرے گا ویسے بھی تو ساریسہ نجانے کہاں جا چکی ہے مجھے تو لگتا ہے کہ وہ جہاں سے آئی تھی وہیں واپس چلی گئی اللہ نے سب کچھ بہتر کر دیا آپ پریشان نہ ہوں بی بی جی

وہ راحیل صاحب اور آسیہ بیگم کو دلاسہ دیتے ہوئے بولا

جبکہ شہریار آنکھوں میں سوال لیے ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا

جب شہریار کو اپنے کمرے سے مر کی چیخنے کی آواز سنائی دی

کچھ بھی پوچھنا یہ سمجھنے کی کا وقت نہیں تھا شہریار نے فوراً کمرے کی طرف دوڑ لگائی آسیہ نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن یہاں سوال اس کی محبت کا تھا

وہ کمرے میں داخل ہوا تو مہر بیڈ سے نیچے پڑی تھی اور اب اپنا سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

جب کہ اس کے آس پاس کوئی بھی نہ تھا وہ بھاگتے ہوئے مہر کے پاس آیا اور اسے اٹھا کر بیڈ پر رکھا

مہر میری جان تم ٹھیک تو ہو کیا ہوا ہے تمہیں وی اس کے ہاتھ پیر سہلانے لگا

جبکہ مہر کسی چیز سے خوف زدہ دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی

لیکن نہ تو وہ کچھ بول پا رہی تھی اور نہ ہی کسی کو مخاطب کر پا رہی تھی حتیٰ کے دروازے کی طرف اشارہ

کر کے دروازے پر کھڑی خوبصورت لڑکی کی طرف کسی کو متوجہ نہیں کر پا رہی تھی

پھر دیکھتے ہی دیکھتے مہر بے ہوش ہو گئی

کسی کے لئے سمجھنا مشکل نہ تھا اگر وہ تھوڑی دیر یہاں اور نہ پہنچتے تو یقیناً وہ مر جاتی اور اس کی جان کی

دشمن کون تھی یہ یہاں پر موجود سبھی لوگ جانتے تھے

❤

بس بابا میں مزید برداشت نہیں کر سکتا میں مہر کی جان پر رسک نہیں لے سکتا بتائیں وہ کیا ہے اور کیوں کر

رہی ہے وہ یہ سب کچھ مہر کے ساتھ اس کی کیا دشمنی ہے

اگر وہ آزاد ہو چکی ہیں تو چلی جائے نہ یہاں سے کیوں ہمیں مصیبت میں ڈالا ہوا ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آزاد ہے نہ وہ اب مل گئی نہ اس کو آزادی تو اب چلے جانا چاہیے اسے وہاں جہاں سے آئی ہے ساری زندگی حرام کر دی ہے اس نے رات کو سو نہیں پاتا خدا کے لئے بتائے مجھے کہ وہ کیوں نہیں جاتی یہاں سے

کیونکہ بیوی ہے وہ تمہاری نکاح میں ہے تمہارے وہ مرتے مر جائے گی لیکن تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گی

نکاح کیا ہے اس نے تم سے

میں مجبور ہوں شہریار اگر میں تمہارا نکاح اس کے ساتھ نہیں کرواتا تو تمہاری جان چلی جاتی

میں اتنا مجبور تھا کہ اپنے بیٹے کی محبت میں اپنے ہی بیٹے کا نکاح پریزاد سے کروا دیا اور پریوں کی ہر نسل پہلی نسل سے زیادہ ضدی اور طاقتور ہوتی ہے

وہ پریام نہیں ہے جو محبت میں ہار جائے گی وہ ساریسہ ہے اگر تم اسے نہ ملے تو وہ تمہیں بھی ختم کر دے گی

وہ تمہارے لیے تین قتل کر چکی ہے اور اس کا چوتھا وار مہر پر ہو گا

♥

سکندر اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا تھا شادی کے تقریباً دو سال کے بعد اس کے ہاں ایک چاند سا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اس نے شہریار سکندر رکھا

اور جتنا خوبصورت تھا اتنا ہی بیمار رہتا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ڈاکٹر کے مطابق اسے کوئی بیماری نہ تھی

شہریار باقی بچوں کی نسبت الگ تھا وہ نہ تو زیادہ کھیلتا تھا اور نہ ہی روتا دھوتا تھا وہ تو اکثر بیمار رہتا

اور اس کی بیماری آسیہ کو بھی پریشان رکھتی۔

سکندر جب اس علاقے سے واپس آیا تو اس نے اپنے دادا سکندر شاہ کا نام استعمال کرنا چھوڑ کر اب وہ اپنا

اصل نام راحیل استعمال کرنا شروع کر دیا

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اب سکندر نام سے اسے کوئی بھی پکارے وہ نام پریام کے ساتھ ہی چھوڑ چکا تھا

اب لوگوں سے راجیل شاہ کے نام سے جانتے تھے

جب کہ شہریار کی بیماری آئے دن پریشان کیے رکھتی شہریار تین سال کا ہوا تو ڈاکٹر کی سمجھ سے اس کی

بیماری باہر ہو گئی

اس کا بخار کبھی کبھار خطرناک کی حد تک بھر جاتا اور ڈاکٹر بے بس ہو جاتے یہاں تک کہ ایک بار ڈاکٹر

نے جواب دے دیا

اس کے بعد سکندر اور زیادہ پریشان رہنے لگا جب اسے ایک رات خواب میں پریام روتی ہوئی نظر آئی

وہ اسے بلا رہی تھی شاید اسی علاقے میں واپس

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

لیکن وہاں سے اکیلے نہیں بلکہ شہریار کو بھی ساتھ بلا رہی تھی۔

اس نے اسے خوابوں میں بہت روتے ہوئے دیکھا تو فیصلہ کیا کہ وہ پریام کے پاس ضرور جائے گا شاید وہ اس کی قید کبھی ختم نہ کر پائے لیکن اپنے کیے کی معافی ضرور مانگے گا

اور اسی طرح سے وہ ایک دن اپنے تین سالہ بیٹے شہریار کو لے کر وہاں چلا گیا

لیکن سفر کے دوران شہریار کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی آسیہ اب اس کے ساتھ نہیں تھی جو اس کا خیال رکھتی اور اکیلے اس کا خیال رکھنا سکندر کے لیے بہت مشکل تھا۔

وہ اس علاقے میں واپس پہنچا تو اسی پہاڑی پر گیا جہاں وہ محل تھا اس بار بھی اس سے وہاں کوئی محل نظر نہ آیا

لیکن وہاں ایک بزرگ تھے شاید وہی بزرگ پریام کے والد تھے انہیں پہچاننے میں زیادہ دیر نہ لگی تھی

سکندر نے انہیں سلام کیا تو جواب دیتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کرنے لگے مجھے یہاں پریام نے بھیجا ہے اس نے کہا ہے کہ تمہارا بیٹا بہت بیمار رہتا ہے یہ ایک طرح سے ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن یاد رکھنا یہ تمہارے لیے بہت مشکل ہو گا

انہوں نے بات کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آپ جو کہیں گے مجھے منظور ہے لیکن خدا کے لیے میرے بیٹے کو بچالیں نہ جانے اسے کیا ہو گیا ہے اتنا بیمار رہتا ہے کہ میں اس کی امید ہی چھوڑ چکا ہوں شاید یہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا ڈاکٹر نے کہا ہے کہ یہ زیادہ سے زیادہ چند ماہ اور جی سکتا ہے اگر آپ کے پاس کوئی راستہ ہے اسے ٹھیک کرنے کا تو مجھے بتائیں میں آپ کا شکر گزار رہوں گا

اگر تم اپنے بیٹے کی جان بچانا چاہتے ہو تو اس کا بس ایک ہی راستہ ہے کہ اس کا نکاح کسی پریزاد سے کر دو۔ ان حالات میں تو اس کی جان بچا سکتے ہو ورنہ تم اسے کھو دو گے۔

انہیں نے اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑی ایک چھوٹی سی پانچ سالہ بچے کی طرف اشارہ کیا جو چھوٹے چھوٹے گلابی پھولوں سے کھیل رہی تھی

یہ ساریسہ کے پھول ہیں جب وہ مسکراتی ہے تب یہ پھول کھلتے ہیں خوبصورت گلابی پھولوں کو دیکھتے ہوئے اسے پریام کی بات یاد آئی اس نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ ساریسہ تھی

مجھے منظور ہے اپنے بیٹے کی حالت دیکھتے ہوئے سکندر نے فوراً ہی فیصلہ کیا تھا۔اس کے لیے یہ کہنا مشکل نہیں تھا کہ وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت شہریار سے کرتا تھا اسے کبھی کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ٹھیک ہے سکندر لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا پریوں کی ہر نسل پہلی نسل سے زیادہ طاقتور مغرور اور ضدی ہوتی ہے

اور ساریسہ سے زیادہ ضدی کوئی نہیں ہے وہ اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتی

یہ بہیت مشکل ہو گا آگے چل کے

میرے بیٹے کی جان بچ جائے مجھے اور کچھ نہیں چاہے سکندر نے ابہیں دیکھتے ہوئے فصیلہ سنایا۔

💘

❤

نکاح کے بعد وہ شہریار کو لے کر واپس آگیا انجام کی فکر کئے بغیر

نکاح ہو چکا تھا

سکندر نے سوچا تھا کہ آگے دونوں کی مرضی تھی کہ وہ اس نکاح کو نبھاتے ہیں یا نہیں نبھاتے

لیکن ایک پری ذاد کے ساتھ ساری زندگی گزارنا شہریار کے بس میں سے نہ تھا وہ بھی عمر میں وہ سے چار سال بڑی تھی

READERS CHOICE

لیکن پریوں کا عمر سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا یہ بات ان بزرگوں نے پہلے بھی بتادی تھی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سکندر شہریار کو لے کر واپس آ گیا شہریار اب بالکل عام بچوں کی طرح تھا ہنسنا کھیلنا ضد کرنا بالکل عام بچوں کی طرح رہنا

اس نکاح کے بارے میں سکندر نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا اور نا ہی بتانے کا ارادہ رکھتا تھا

کیونکہ ان بزرگوں نے کہا تھا کہ جب ساریسہ اس نکاح کو سمجھے گی وہ شہریار کو ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے جائے گی اور یہ بات انہوں نے نکاح سے پہلے نہیں بلکہ نکاح کے بعد بتائی تھی

اور سکندر اپنے بیٹے کو کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اسی لیے اس نے اس نکاح کی بات کو چھپا دیا

اگر پریام اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ پائی تھی تو اسے نہیں لگا تا کہ ایک چھوٹی سی بچی اسے کچھ کہہ سکتی ہے اور یہی اس کی سب سے بڑی غلط فہمی تھی

اور اس کی یہ غلط فہمی دور ہوئی جب دو سال کے بعد ساریسہ شہریار کو لینے آ گئی

❤

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سکندر آفس سے لوٹا تو اپنے شہریار کے ساتھ ایک چھوٹی سی بچی کو بیٹھے دیکھ کر پریشان ہو گیا اسے پہچاننے میں اس نے زیادہ دیر نہیں لگائی تھی ہاتھوں میں گلابی پھول پکڑے وہ مسکرا کر شہریار سے باتیں کر رہی تھی

سکندر کے آتے ہی وہ اٹھ کر اس کے قریب آئے اور ادب سے سلام کیا

بہت پیاری بچی ہے اپنا نام ساریسہ بتاتی ہے نہ جانے کہاں سے آئی ہے یہ کہتی ہے کہ میں پری ہوں آسیہ نے مسکراتے ہوئے بتایا

میں شہریار کو لینے آئی ہوں سکندر۔ آپ کو سب کچھ پتہ ہے نہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شہریار کو اپنے اپنے ساتھ لے جاؤں

اور ویسے بھی میں اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتی اسی لئے میں شہریار کو لینے کے لئے آئی ہوں ہمیشہ کے لئے

وہ ان کے قریب کھڑی ان کی نظروں سے نظریں ملائیے بول رہی تھی

آسیہ شہریار کو اندر لے کر جاؤ انہوں نے آسیہ کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا

تو وہ بنا کچھ بولے شہریار کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لے جانے لگی جب اچانک ہی ساریسہ نے شہریار کا دوسرا ہاتھ تھام لیا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

میں اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتی اور شہریار میرے شوہر ہیں انہیں مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا اس کی باتیں سنتے ہوئے آسیہ کا ہاتھ اپنے آپ شہریار کے ہاتھ سے چھوٹ گیا وہ اس ننھی سی بچی کو دیکھنے لگی

میں اپنے شوہر کو یہاں سے لے جانے آئی ہوں تم لوگوں کے پاس صرف سات دن ہیں میں سات دن کے بعد اسے یہاں سے ہمیشہ کے لئے لے جاؤں گی یہ میرا ہے۔

وہ شہریار کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے صوفے پر بٹھاتی ہوئی اس کے ساتھ بیٹھ گئی

وہ ننھی سی بچی ہاتھوں میں پھول تھامیں اتنی پیاری اور معصوم لگ رہی تھی کہ اس سے ایسے لفظوں کی امید کسی کو کوئی امید نہ تھی

❤

سکندر نے مجبور ہو کر گھر میں سب کو سب کچھ بتا دیا کسی کو سکندر سے ایسی امید نہ تھی اتنا بڑا قدم وہ بھی بنا سوچے سمجھے بنا کسی سے مشورہ کیے وہ اٹھا کیسے سکتا تھا

سکندر نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی ایک پری کے ساتھ اپنے بیٹے کا نکاح کر کے

اور اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اس لڑکی سے جان چھڑانے کے لئے۔

جب ان کے خاندانی نوکر عابد نے انہیں پیر بابا کا مشورہ دیا ان سب باتوں پر یقین نہ کرتے ہوئے بھی وہ اس وقت عابد کی بات ماننے پر مجبور تھے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ساریہ سائے کی طرح شہریار کے ساتھ رہتی تھی وہ اس کی ماں کو بھی اس کے قریب نہ ٹھٹکنے دیتی یہ ان کی کی پریوں کی نگری کا ایک رواج تھا کے پری سات دن تک پہلے شوہر کے گھر پر رہ کر اسے ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے جاتی ہے

اور یہی وجہ تھی کہ ساریہ یہاں سات دن رہنے آئی تھی سات دنوں کے لئے اس نے شہریار کو ان سے بہت دور کر دیا تھا

شہریار روتا رہتا تڑپتا رہتا وہ اسے اس کی ماں کے پاس نہ جانے دیتی ہے اور نہ ہی گھر میں کسی اور کے پاس اگر ان لوگوں میں سے کوئی اس کے پاس جاتا تو وہ اپنی جادوئی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ان کے ساتھ برا سلوک کرتی گھر کے مالک تو مالک نوکر بھی اس چھوٹی سی بچی سے ڈرے سہمے رہنے لگے تھے

♥

گھر میں سب لوگ بہت پریشان تھے اور پریشانی کی وجہ تھی ساریہ تھی جو شہریار کو ایک سیکنڈ کے لئے خود سے دور نہیں کر رہی تھی

یہاں تک کہ اس کا سخت رویہ دیکھتے ہوئے آسیہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جس پر بابا جان کو بہت غصہ آنے لگا انہوں نے اپنا غصہ نکالتے ہوئے ایک بار نہیں سوچا کہ اس کا کیا انجام ہو گا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور بنا سوچے سمجھے ساریہ کو بہت سارا ڈالتا اور زبردستی شہریار کو اٹھا کر اسی کی گود میں ڈال دیا لیکن اس کے بعد وہ اپنے انجام سے بے خبر تھے وہ عجیب نظروں سے نانہیں دیکھتی واپس وہاں کرسی پر بیٹھ گئی اس کے چہرے سے اس کے غصے کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہ تھا۔ لیکن اس وقت تو بہت کچھ نہیں بولی

♥

رات دو بجے وقت تھا تقریباً سب ہی لوگ سو گئے تھے شہریار آج اپنی ماں کے پاس تھا صبح پیر صاحب یہاں آنے والے تھے وہی سب کا کوئی حل نکالنے والے تھے

اسی لئے گھر کے سبھی افراد کل صبح ہونے کا انتظار کر رہے تھے ان دنوں وہ سب ہی بہت پریشان ہو چکے تھے

رات کے اندھیرے گہرے ہوئے تو باہر سے عابد بیوی کے چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں پریشانی حد سے سوار تھی کوئی بھی سو نہیں رہا تھا نوکرانی کی آواز سنتے ہی سب لوگ باہر آئے پر کہیں پر بھی عابد کی بیوی نظر نہ آئی

وہ تیزی سے بھاگ کر گھر سے باہر نکلے تو سامنے بڑے سے درخت پر اس کی گردن لٹکی ہوئی تھی جب کہ ہاتھ کاٹے دور پڑے تھے اور جسم وہی زمین پر پڑا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آج دوپہر میں جب بابا جان اسے ڈانٹ رہے تھے تب یہی نوکرانی مسکرا رہی تھی اور ان کے جاتے ہی اس نے کہا تھا

بڑی آئی پری۔اور اس سے سارہ نے اسے دیکھا تھا طے حد غصہ تو پھر اس کا شاید یہی انجام ہونا تھا۔

ساریسہ کہاں گئی کوئی نہیں لیکن وہاں باہر نہیں تھی شہریار کمرے میں اکیلا سو رہا تھا یہ سوچتے ہی آسیہ اور اپنے کمرے کی طرف بھاگی لیکن اپنا کمرہ بند دیکھ کر پریشان ہو گئی

وہ ساری رات اپنے کمرے کے باہر بیٹھی رہی لیکن اس نے دروازہ نہیں کھلا

❤

صبح چھ بجے پیر صاحب گھر آ چکے تھے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ شہریار ساریسہ کے پاس ہے اور وہ اسے کسی سے بھی ملے نہیں دے رہی۔

یہاں تک کہ اسے بالکل چھپا کے رکھ لیا ہے اور سات دن کے بعد وہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے جانے والی ہے

ایک قتل کر چکی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اگلے قتل کے لیے بھی تیار تھی وہ شہریار اور اپنے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو ختم کر دینے والی تھی

پیر صاحب نے زندگی میں اس سے زیادہ ضدی پری نہیں دیکھی تھی

پیر صاحب نے ساریسہ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی نہ تو اس پر ان کے عمل کا اثر ہوا تھا اور نہ ہی ان کی باتوں کا۔

❤

شہریار کو بچانے کا بس ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ایک پریزاد کا شوہر خود اسے کسی بات کا حکم دے تو وہ جان لٹا کر بھی اس کا حکم بجالاتی ہیں

تین دن کے بعد دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں پائے گی اور وہ شہریار کو ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے جائے گی

اب آگے آپ لوگوں نے کچھ ایسا کرنا ہے کہ خود شہریار اسے کوئی حکم دے کہ وہ شہریار سے دور ہو جائے جائے وہی شہریار کی جان بھی چھوٹ سکتی ہے

READERS CHOICE

لیکن پیر صاحب شہریار صرف پانچ سال کا ہے وہ ان سب باتوں کو سمجھتا بھی نہیں وہ کیسے اس پری زاد کو کوئی بھی حکم دے سکتا ہے سکندر نے پریشانی سے کہا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سکندر صاحب بچہ شہریار ہے آپ لوگ نہیں آپ لوگوں سے سمجھائیں تو آپ لوگوں کی باتوں کو سمجھے گا بس کسی بھی طرح سے آپ کو شہریار سے اکیلے میں ملنا ہو گا پیر صاحب جتنا سمجھا سکتے تھے سمجھا کر چکے تھے سے زیادہ وہ ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

♥

♥

نہ جانے وہ کہاں جا چکی تھی شہریار کو اکیلے کمرے میں دیکھ کر آسیہ کر دل چاہا کہ وہ اس کے پاس چلی جائے

لیکن اندر خوف بھی تھا کچھ کر نہ دے وہ ان کے معصوم بچے کو

لیکن کچھ تو کرنا تھا اس کا کوئی حل نہیں نکالا تھا ایک راستہ پیر صاحب نے بتایا تھا

اگر وہ کامیاب ہو جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے ان کی زندگیوں سے بہت دور جا سکتی تھی

اور یہی خطرناک زات کو اپنے پاس رکھنا بھی نہیں چاہتے تھے

سچ کہتے ہیں لوگ پریاں جتنی خوبصورت ہوتی ہیں اتنی ہی خطرناک ہوتی ہیں

ان کے گھر سے ایک فرد کی جان جا چکی تھی نہ جانے اس کا اگلا شکار کون تھا

کہیں وہ شہریار کو ہی کچھ نہ کر دے یہی سوچتے ہوئے اسیہ دل بار بار گھبرا رہا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

پھر اپنے دل سے ہارتے ہوئے وہ آخر اس کمرے میں جا چلی گئی جہاں شہریار تھا۔

اپنی ماں کو دروازے کے پاس کھڑا دیکھتے ہیں وہ فوراً دور کا انسان سے آ کر لیٹ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

وہ اسے خاموش کرنے لگی اب اسے کسی بھی طرح سے بہلانا تھا پیر صاحب کی بات پر عمل کرنا تھا اگر وہ حل کامیاب ہو جاتا تو وہ ہمیشہ کے لئے ان کی زندگیوں سے چلی جاتی

اور شہریار بھی آزاد ہو جاتا۔

اور شہریار کو اس ان چاہے رشتے سے آزاد کرنے کے لئے اس لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی

سکندر کی جلد بازی میں کیا گیا فیصلہ ان کے لیے بہت غلط ثابت ہو رہا تھا ساریسہ بہت ضدی اور خطرناک پری تھی جو اپنی پسند کی چیز کو اس طرح سے جانے نہیں دے سکتی تھی

♥

READERS CHOICE

دیکھو شہریار بیٹا ہم جو کہہ رہے ہیں تمہیں وہی کرنا ہے میرے اچھے بچے تم کرو گے نا آسیہ نے اس کا چھوٹا سا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہوئے یقین کرنا چاہا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ہاں مجھے آپ کے پاس رہنا ہے اس کے پاس نہیں بہت گندی ہے وہ میری دوست نہیں ہے مجھے ایسی فرینڈ نہیں چاہیے مجھے آپ کے پاس نہیں آنے دیتی شہریار رونے لگا

دیکھو میرا بچہ میں جو کہوں گی تم ہو کرو گے تو یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلی جائے گی

ہم اس گندی بچی کو ہمیشہ کے لئے یہاں سے بھیج دیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے ماما آپ جو کہیں گے میں کروں گا وہ ان کی بات ختم ہونے سے پہلے بولا تھا

آسیہ بیگم نے ایک نظر سکندر صاحب کو دیکھا اور یقین سے اثبات میں گردن ہلائی

اور پھر اسے سمجھانے لگے کی آخر کرنا کیا ہے جبکہ سکندر صاحب دروازے پر کھڑے تھے کہیں وہ واپس نہ آجائے

❤

شہریار کو واپس اسی کمرے میں چھوڑ کر اس وہ باہر آئیں تو بابا جان کہیں نہیں مل رہے تھے نہ جانے وہ کہاں چلے گئے جب سے کہ پریوں کا معاملہ شروع ہوا تھا وہ گھر سے باہر نکلتے ہی نہیں تھے امی جان بھی بہت پریشان تھیں۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

کہیں ساریہ نے تو کچھ۔۔۔۔اگر وہ ایک نوکرانی کو صرف خود پر ہنسنے کی سزا دے سکتی ہے تو بابا نے تو اسے ڈانٹا تھا کہیں وہ ہو نے کچھ کر نہ دے

امی جان نہ جانے بابا جان کہاں چلے گئے ہیں میں پوری حویلی میں ڈھونڈ چکی ہوں کہیں نہیں مل رہے۔

گھبراؤمت بیٹا یہی کہیں گے میں بھی انہیں کو ڈھونڈ رہی ہو امی جان بھی انہیں ڈھونڈنے لگی لیکن بہت تلاش کے بعد بھی وہ کہیں نہ ملے جب ہم نے ساریہ۔گھر کے اندر آتی دکھائی دی کھلے بال بڑی بڑی آنکھیں لیکن آج ہاتھ میں گلابی کے پھول کی جگہ لال بولتا تھا۔

قریب سے دیکھنے پر احساس ہوا کہ وہ لال۔لال نہیں ہے بلکہ اس پہ خون لگا ہوا ہے کس سے دیکھتے ہیں اماں سائیں نے اپنا دل تھام لیا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھنے لگی

خون کو دیکھتے ہوئے وہ دونوں گھبرا کر پیچھے ہٹی ساریہ نے ایک خطرناک ترین نظر ان دونوں پر ڈالی اور آگے بڑھ گئی۔

♥

سکندر ہر طرف جا کر بابا جان کو ڈھونڈ کر واپس آیا تھا لیکن وہ اسے کہیں نہیں مل رہے تھے

اخر بابا گئے تو گئے کہا کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جب پولیس سٹیشن سے فون آیا کہ جنگل کے بیچوں بیچ آپ کے والد صاحب کی لاش ملی ہے۔

اور یہ سنوتے ہی حویلی میں سناٹا چھا گیا۔ حویلی کے بچوں کے سر سے بزرگ کا سایہ اٹھ چکا تھا

انہوں نے ایک نظر اس کے کمرے کی طرف دیکھا

سکندر یہی یہی رات کے وقت واپس آ رہی تھی ہاتھ میں خون سے بھرا ہوا پھول لے کر کہیں اس نے تو بابا جان کو۔۔ اپنی بات کرتے ہوئے آسیہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وہ میرے شہریار کو بھی مار دے گی وہ اسے بھی نہیں چھوڑے گی کل بابا نے دن میں اسے ڈانٹا تھا کل اس نے عابد کی بیوی کو مار ڈالا اس نے بابا جان کو مار ڈالا اب جانے آگے وہ کیا کرے گی کچھ کرے سکندر خدا کے لئے کچھ کرے مجھ میں اور کسی کو کھونے کی ہمت نہیں ہے۔

آسیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب کہ اپنے شوہر کی موت پر نڈھال امی مجھ سے سیڑھیاں چڑھتی اس کمرے میں آ گئی اور آگے پیچھے دیکھے بنا اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے لگی

بتا میرے شوہر نے تیرا کیا بگاڑا تھا کیوں ان کی جان لی کیوں قتل کیا ان کا میں تجھے نہیں چھوڑوں گی تو نے میرے شوہر کی جان لی میں تیری جان لے لوں گی امی غصے سے بول رہی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

سار یہ خاموشی سے کھڑی ان کے تھپیر کھائے جا رہی تھی جب سکندر نے انہیں آ کر روکا۔

بس کر دے امی یہ کوئی انسان نہیں ہے جو انسانوں کے جذبات رکھے گی۔وہ ایک پری ذات ہے اس کے لئے انسان کی جان لینا کوئی مشکل نہیں۔

وہ کیا جانے محبت کیا ہوتی ہے سکندر نے نفرت سے دیکھا ""

ہاں میں محبت کا مطلب نہیں جانتی کیونکہ میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی میں نے صرف عشق کیا ہے شہریار سے

اور میں اپنا عشق اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی۔

اور جو میرے راستے میں آئے گا اس کا میں یہ حال کروں گی سار یہ نے کہتے ہوئے دیکھتے ہی دیکھتے سب کے سامنے اپنا پھول اٹھا کر امی کے پیٹ میں دے مارا تھوڑی دیر میں زمین ان کے خون سے بھر چکی تھی اور تڑپتے تڑپتے ان کی روح پرواز کر گئی۔

تم نے میری دادی کو مار ڈالا میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔تم بہت بری ہوں۔آئی ہیٹ یو آئی ہیٹ یو شہریار اپنے نازک ہاتھوں سے اسے مارنے لگا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جبکہ اس دوران وہ خاموشی سے سر جھکائے شاید شہریار کے غصے کا احترام کر رہی تھی۔

اپنے ماں باپ کو کھو کر سکندر نا حال ہو چکا تھا اب ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا انھوں نے شہریار کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا

اور شہریار کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کچھ یہ تھے

آج سے تم اسی کمرے میں رہو گی جب تک میں تمہیں حکم نہیں دیتا اس کمرے سے نکل نہیں آسکتی۔

شہریار نے اسے حکم دیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھنے کے لئے کہا

تو ساریہ غصے سے سکندر کو دیکھا

جبکہ سکندر شہریار کا ہاتھ ہمیں سے باہر لے کے جا رہا تھا ان سات دنوں کے دوران اگر ایک پری ذات کو کوئی بھی حکم اس کے شوہر کی طرف سے ملے تو وہ اسے ساری زندگی نبھاتی ہے جب تک شوہر کا حکم نہ ہو۔ اسی لیے یہ سات دن ایک پریزاد بہت احتیاط سے گزارتی ہے کہیں اس سے کوئی غلطی نہ ہو جائے لیکن ساریہ سے بہت ساری غلطیاں ہو چکی تھی وہ تین قتل کر چکی تھی جس کی سزا یہ تھی کہ اب زندگی میں کوئی گناہ نہیں کر سکتی تھی اس کے ایک اور گناہ سے اس کی ساری جادوئی طاقتیں اس کا ساتھ چھوڑ سکتی تھی

لیکن شہریار نے میں باہر کب آؤں گی ساریہ نے پوچھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جب میں کہوں گا تب ہی میرے علاوہ تم کسی کی اجازت سے اس کمرے سے باہر نہیں آسکتی۔

لیکن آپ کو پکار تو سکتی ہو نا اسے جیسے اجازت چاہی تھی

شہریار نے اپنے باپ کو دیکھا جو اس کا ہاتھ تھامے اس سے اور اپنی ماں اور بیوی کو کمرے سے باہر نکال کر دروازہ بند کر رہا تھا

اس نے دروازے پر کوئی بڑا سا تالا لگایا اور پھر بھیڑیاں لا کر لگانے لگا۔

تا کہ یہ دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے

لیکن اس کمرے سے سسکیوں کی آواز پچھلے 22 سال سے آرہی تھی شہریار کے کانوں میں آوازیں پچھلے 22 سال سے اسے بے چین کیے ہوئے تھی

اور اب 22 سال بعد وہ پورے روپ کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی

❤

❤

ساریسہ گھر پر نہیں تھی لیکن اس کا ڈر پوری حویلی میں پھیلا ہوا تھا

سب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ مہر کے علاوہ اس وقت اور کسی کی دشمنی نہیں

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور یہی چیز شہریار برداشت نہیں کر پا رہا تھا اسے سمجھ آچکا تھا کہ وہ مہر کو نہیں چھوڑے گی کسی بھی حال میں مہر کو نقصان پہنچانے کی کوشش ضرور کرے گی

اسی لئے صبح ہوتے ہی وہ وہ مہر کو یہاں سے نکال دینا چاہتا تھا

وہ مہر کو کینیڈا بیج رہا تھا لیکن وہ خود ابھی نہیں جا رہا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کو اس مسئلے میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا

اس کے ماں باپ اسے سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے لیکنیہ کوئی چھوٹی سی بات نہ تھی

ان سات دنوں میں شہریار نے اس سے جو کچھ بھی کہا تھا سا ریسہ نے وہ سب کچھ کیا یہاں تک کہ اپنے شوہر کے حکم پر وہ قید بھی ہو گی 22 سال سے اس کے لئے تڑپ رہی تھی

اب اس کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتا تھا

لیکن ایک پری ذاد کے ساتھ ساری زندگی گزارنا ایک انسان کے بس سے باہر تھا

کسی نے سچ ہی کہا تھا پریاں صرف کتابوں کی حد تک ہی اچھی لگتی ہیں اگر یہ آپ کی اصل زندگی میں شامل ہو جائیں آپ کبھی ایک نارمل زندگی نہیں گزار سکتے

اور شہریار ایک نارمل زندگی گزارنا چاہتا تھا وہ کوئی فیری ٹیل کہانی کا حصہ نہیں بننا چاہتا تھا

❤

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

میں کہیں نہیں جاؤں گی شہریار جب تک تم یہاں پہ ہو میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی اور ماما بابا اگر سا ریسا نے کچھ کر دیا تو۔۔۔۔۔؟

میں تم لوگوں کو یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میں اگر کینیڈا جاوں گی تو تم میرے ساتھ چلو گے مہر نے انکار کرتے ہوئے کہا

کل تک اسے پریاں بہت اچھی لگتی تھی پریوں کی کہانیاں پڑھنا اس کا سب سے فیورٹ کام تھا لیکن اپنی زندگی میں اس پری کی خواہش کر کے پچھتا رہی تھی

کتنی مختلف تھی

کتابوں کی کہانی اور زندگی کی کہانی

ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں اگر اس دنیا میں اچھی پریاں ہیں تو کچھ ساریسہ جیسی بھی ہے جو صرف اور صرف اپنی ضد کے لئے کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہیں

پریام کے والد نے سکندر سے بدلہ لینے کے لیے ساریسا کا نکاح شہریار سے کروا دیا اور ہر پریزاد کی طرح ساریسہ کے لئے اس کا شوہر اس کا "عشق" تھا جسے نبھانا وہ اپنا فرض سمجھتی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیکن پریام کے والد نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ ساریسا اپنی ضد میں اس حد تک آگے بڑھ جائے گی کہ انسانی زندگیوں کی جان لینے لگے گی

شہریار کے دادا نے صرف اسے بچی سمجھ کر ڈانٹا تھا اور عابد کی بیوی صرف فطرتا مسکرائی تھی

چھوٹی سی بچی پر ہاتھ اٹھانے کے جرم میں کوئی کسی کا قتل نہیں کرتا

شہریار نے اپنے کھوئے تھے

وہ مانتا تھا کہ اس میں کہیں نہ کہیں غلطی سکندر کی ہے۔جو انجانے میں ایک لڑکی سے محبت کر بیٹھا اس کی حقیقت جان کر اس کا ساتھ نبھانے کے بجائے اسے چھوڑ دیا

لیکن وہ ایک عام انسان تھا اس نے اپنی زندگی میں کسی پری کا تصور نہیں کیا تھا

شہریار نے مہر کو بہت مشکل سے منایا وہ جاننے کے لئے ہر گز تیار نہ تھی لیکن شہریار سے جانے پر مجبور کر دیا اپنی قسم دے کر اور شہریار کی قسم پر مہر جانے کے لیے مجبور ہو گئی

وہ زیان کے ساتھ کینیڈا جا رہی تھی یہ بات مہر کے گھر والے بھی نہیں جانتے تھے اور نہ ہی شہریار نے انہیں بتانے کے بارے میں سوچا تھا وہ اپنے مسئلے میں انہیں شامل نہیں کرنا چاہتے تھے اور مہر بھی اس کے اس فیصلے میں اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار نے مہر جانے کا سارا انتظام کر لیا تھا ماما بابا چاہتے تھے کہ شہریار بھی چلا جائے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اس نے کہا کہ وہ ساریسہ سے بات کرے گا اسے سمجھائے گا کہ وہ ایک عام انسان ہے اور پریزاد کے ساتھ زندگی گزارنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا

یہ سچ ہے کہ اب ساریسہ اس کے کسی حکم کی تکمیل نہیں کرنے والی تھی کیونکہ یہ کام اسے صرف سات دنوں میں کرنا تھا۔

اب ساریسہ خود مختار ہیں وہ جو چاہے کر سکتی ہے لیکن وہ اس سے "عشق "کا دعوی کرتی تھی تو کیا اسی "عشق" کے ہاتھوں اس کی بات مان نہیں سکتی تھی

جو کرنے جا رہا تھا وہ بہت مشکل تھا لیکن ایک کوشش کرنے میں کیا حرج ہے وہ اتنے سالوں سے اس لڑکی کے ساتھ ناانصافی کر رہا تھا اتنے برسوں سے جس سے نفرت کرتا تھا جس کے لیے وہ بے چین تھا اس کی حقیقت جان کر اسے تکلیف ہوئی تھی

اس نے خود کسی انسان کے بارے میں برا نہیں سوچا تھا نجانے 22 سال ساریسہ نے ایک ہی کمرے میں تنہائی میں کس طرح سے گزارے ہوں گے اس نے غلطی کی تھی اس نے تین لوگوں کا قتل کیا تھا لیکن قتل کی سزا 22 سالہ کمرے میں قید رہ کر کو کاٹ چکی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اپنی جادوئی طاقتوں کے بغیر اپنے پری زاد وجود کے بغیر بنا کسی سے بات کیے صرف شہریار کو 22 سال تک وہ پکارتی رہی۔

تو کیا شہریار اس سے بات کر کے اسے سمجھا نہیں سکتا تھا۔

مشکل تھا لیکن شہریار یہ مشکل کام کرنا چاہتا تھا

دوپہر 2 بجے کی فلائٹ سے اس نے مہر کو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا زیان کے ساتھ تھا

اور اس کا انتظام اس نے بہت مشکل سے کیا تھا کیونکہ ان کی سیٹ ایک ہفتے کے بعد کنفرم ہوئی تھی۔

لیکن اس وقت مہر کا جانا بہت ضروری تھا کیونکہ اس کی جان خطرے میں تھی اور شہریار اپنی جان کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا

♥

تقریباً دو بجے کے بعد مہر اپنا سارا سامان تیار کر چکی تھی وہ اپنے کمرے میں تھی جبکہ شہریار باہر بیٹھا ہوا تھا اپنے والدین کے ساتھ ایک کے بعد دوسرا امل پیر صاحب نہ جانے کون کون آرہے تھے۔

لیکن اس طاقت کو یہاں سے نکالنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا وہ 22 سال سے اس گھر پہ قبضہ کیے ہوئے تھی۔ یہ گھر اب اسی کا تھا کیونکہ اس نے اپنی زندگی کے بائیس سال اس گھر میں گزار لیے تھے

سارا سامان پیک کر کے باہر جانے لگی جب اچانک دروازے بند ہو گئے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

مہرنے فورادروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن اسے ایسا محسوس ہوا کہ کمرے میں کوئی ہے ہر طرف نظر گھمانے کے بعد بھی اسے کوئی نظر نہ آیا وہ زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی دروازے کی آواز سن کر سب دروازے کی طرف بھاگے

لیکن دروازہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا جب ہوا میں مہر کو ایک زور دار تھپڑ مارا اور مہر دور جا گری اس نے جلدی سے اٹھ کر دوبارہ دروازے کی طرف لپکنے کی کوشش کی جب کسی نے اسے پاوں سے پکڑ کر زمین پر پٹکا۔

مہر کی زوردار چیخ بلند ہوئی جب شہریار اور دوز سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا

مہر دروازہ کھولو یہ دروازہ کیسے بند ہو گیا باہر سے شہریار کی آواز آرہی تھی لیکن مہر کچھ بھی نہیں بول پارہی تھی اس کی زبان تالو جاچپکی تھی۔

خوف سے پورے جسم پر پسینہ آچکا تھا

اسے لگا جیسے اس کے جسم سے جان نکلنے جارہی ہے اس کی زندگی کے آخری لمحات شروع ہو چکے ہیں کسی چیز نے مہر کو سیدھا کیا وہ اسے دیکھ نہیں پارہی تھی لیکن اس کی پکڑ اتنی سخت تھی کہ مہر کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

تو مجھ سے میرے شہریار کو چھینے گی میں تجھے جان سے مار دوں گی وہ صرف میرا ہے اس پے صرف میرا حق ہے میں اس کے سامنے تیری جان لے لوں گی

پورے کمرے میں آواز گونج رہی تھی کبھی وہ اسے ایک دیوار سے نکلتی نظر آتی تو کبھی دوسری دیوار میں جاتی نظر آتی۔

مہر بری طرح سے گھبرائے چکی تھی اس کا دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا جب پورا دروازہ کھل گیا اور مہر کی گردن پر ساریسہ کا ہاتھ تھا

وہی رگ جاؤ اندر مت آنا دیکھو میں تم سے کتنا "عسق" کرتی ہوں ہمارے بیچ آنے والے ہر شخص کو میں جان سے مار دوں گی یہ ہم دونوں کے بیچ آرہی ہے شہریار میں اسے مار دوں گی اسے مر جانا چاہیے تم پر صرف ساریسہ کا حق ہے تم ساریسہ کا "عشق" ہو اور ساریسہ اپنا آپ ختم کرلے گی لیکن اپنا "عشق" کسی کو نہیں دے گی

ساریسہ میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں خدا کے لیے مہر کو چھوڑ دو اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے تمہارا گناہ گار میں ہوں میں نے اس سے شادی کی ہے وہ تو انجان تھی ان سب سے میں نے تمہاری باتیں سن کر بھی اگنور کر دی گناہ گار میں ہوں وہ نہیں پلیز اسے چھوڑ دو اس معصوم نے تمہارا کچھ نہیں بگڑا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کے ہوئے کہا

معصوم ہی سہی لیکن ہمارے بیچ تو آئی ہے اور جو ہمارے بیچ آئے گا وہ مرے گا۔

نہیں ایسا نہیں پلیز خدا کے لئے اسے چھوڑ دو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ تا ہوں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تو تم جو کہو گی میں کروں گا

پلیز مہر کو چھوڑ دو مہر کی گردن پر دباؤ سے مہر کی دبی دبی چیخیں شہریار کو اس کی مزید منتیں کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔

لیکن ساریسہ پر تو جیسے جنون سوار تھا وہ مہر کی جان لینا چاہتی تھی

ساریسہ تمہیں میری قسم پلیز اسے چھوڑ دو میں اسے یہاں سے بہت دور بھیج دوں گا خدا کے لئے تم مجھ "عشق "کرتی ہو تو تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی تمہیں میری قسم پلیز اسے چھوڑ دو شہریار نے منتیں کرتے ہوئے کہا تو ساریسہ کے ہاتھ اس کی گردن پر نرم پر گئے

اس کی پکڑ سے آزاد بھی ملتے ہی وہ شہریار کی طرف بھاگنے لگی جب ساریسہ نے اس کے بالوں سے پکڑ کر اسے واپس پیچھے لیا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

چلی جاؤ میرے اور شہریار کے بیچ سے وہ صرف میرا ہے میرا "عشق "ساریہ کا "عشق "اور ساریہ اپنا حق کسی کو نہیں دے گی۔ وہ مہر کو وارن کرنے والے انداز میں کہتی ہوئی سے جھٹکا دے کر شہریار کی طرف پھینکا

اس سے پہلے کہ وہ گرتی شہریار نے اسے تھام لیا

میں نے اسے صرف تمہاری قسم پر چھوڑا ہے اسے میں نے تم سے "عشق "کیا ہے تمہاری قسم ہے تو نبھانی پڑیگی اسے یہاں سے بہت دور بیج دو مجھے دوبارہ اس کی شکل نظر نہیں آنی چاہیے

نہیں آئے گی وہ یہاں سے چلی جائے گی میں اسے یہاں سے دے دوں گا شہریار نے وعدہ کرنے والے انداز میں کہا

اگر مجھے دوبارہ اس کی شکل نظر آئی تو میں تمہاری قسم بھول جاؤں گی شہریار

وہ مہر کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی تو شہریار اسے اپنی طرف گھسیٹ کر لے گیا وہ اسے جلد سے جلد یہاں سے نکالنا چاہتا تھا

مہر کو کینیڈا ایچ کر وہ واپس آیا تھا اسے خود سے دور کرتے ہوئے مہر اتنا روئی کہ خود شہریار کا دل بھی بُرا ہو گیا وہ اس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی شاید جانتی تھی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

کہ اگر وہ ایک بار اس سے دور چلی گئی تو ممکن ہے کہ دوبارہ اس سے کبھی بھی نہ مل سکے

یہ سچ ہے کہ اس نے شہریار سے کوئی دھواں دار عشق نہیں کیا تھا لیکن وہ اس کا شوہر تھا اس سے محبت کرنا اس پر فرض تھا

اور ایسا ہی فرض ساریہ بھی نبھا رہے تھی۔ وہ ساریہ کو غلط نہیں کہتی تھی آخر اس نے اتنے سال شہریار کا انتظار کیا تھا 22 سال ایک اندھیرے کمرے میں بند رہ کر وہ پل پل اسے پکارتے رہی تھی۔

لیکن اس میں تو مہر کی بھی کہیں کوئی غلطی نہ تھی وہ تو اس سب کے بارے میں جانتی تک بھی نہیں تھی

وہ تو ہمیشہ سے فیئری ٹیلز کی کہانیوں کو بہت خوبصورت سمجھتی تھی لیکن کہانی اور زندگی میں بہت فرق ہوتا ہے

یہ بات اسے اب سمجھ آئی تھی

♥

مہر کے جانے کے بعد وہ گھر واپس آیا اور اب خاموشی سے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا نہ کچھ کرنے کو تھا نہ کچھ کہنے کو یہ سب کچھ کیا ہو رہا تھا اس کی زندگی اتنی مشکل اس نے تو کبھی نہیں سوچتی تھی

اس کی زندگی ایک راز ہے یہ تو وہ ہمیشہ سے جانتا تھا بچپن سے ہی ان آوازوں سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کی زندگی میں کچھ تو گڑبڑ ہے وہ ہر عام انسان کی طرح عام نہیں ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور وہ تو اسے اپنا وہم سمجھتا تھا لیکن وہ اس کا وہم نہیں بلکہ سچ تھا وہ آوازیں حقیقت تھی ایک وجود کے ساتھ

چھوڑ آئے اسے دور ہماری دنیا سے۔۔۔۔؟ اسے آواز اوپر کی طرف آئی شہریار نے فورا اوپر کی طرف دیکھا تھا جہاں وہ اسی کمرے کے باہر کھڑی پوچھ رہی تھی

اسے جانا ہی تھا نہ جانے کیسے شہریار کے اندر ساریسی کا سارا خوف ختم ہو چکا تھا وہ اس کی ایک غلطی پر اسے جان سے مار سکتی تھی لیکن پھر بھی اسے اس بات کا کوئی ڈر نہ تھا

وہ جانتا تھا یہ لڑکی کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتی تھی لیکن وہ اس سے ڈرتا نہیں تھا

اسے جانا تھا اگر تم نہیں جانے دیتے تو میں اسے دنیا سے بھیج دیتی ہے۔اب سے تم صرف میرے ہو اب سے ہم ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے میں تمہیں ہمیشہ کے لئے یہاں سے اپنے ساتھ لے جاؤں گی

میری دنیا میں وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے قریب آ رہی تھی جبکہ ماما اور بابا صبح سے ہی اپنے کمرے میں بند تھے عابد پھر سے کسی پیر کو لانے گیا تھا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

کہاں لے جانا چاہتی ہو مجھے۔۔۔۔؟اس کے قریب آنے پر وہ گھبر ایا نہیں تھا کیوں کہ یہ وقت گھبرانے کا نہیں بلکہ مقابلہ کرنے کا تھا مشکل تھا نا ممکن نہیں اللہ نے انسان کو اس دنیا میں سب سے اعلی مقام دیا تھا تو وہ اس سے کیوں ڈرتا

میرے ساتھ چلنا ہو گا شہریار میری دنیا میں تم میرے شوہر ہوں تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا

وہ اس کے بالکل قریب آچکی تھی میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا میں مہر کو یہاں سے دور بھیج چکا ہوں تا کہ تم مزید کسی کو نقصان نہ پہنچاؤنہ کہ اس لیے کہ میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا شہریار نے غصے سے کہا

جب کہ اس کے غصے پر وہ مسکرادی تھی

تمہیں چلنا ہو گا شہریار کسی بھی قیمت پر میرے ساتھ چلنا ہو گا اور وہ بھی اپنی مرضی سے میں تمہیں زبردستی اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتی

تمہیں میرے ساتھ چلنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی وہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہی تھی

اور تم مجھے زبردستی اپنے ساتھ نہیں لے کر جاسکتی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

چاہے جو بھی ہو جائے میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا اور میری مرضی کے بغیر تم مجھے اپنے ساتھ لے کر جا نہیں سکتی

تم نے مجھ سے میری مہر کو دور کر دیا اسے بنا کسی غلطی کی سزا دی۔

تمہیں صرف ایک بدلے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اور تم اس استعمال میں اس حد تک بڑھ گئی کہ تم نے تین معصوم لوگوں کی جان لے لی تو مہر کو مارنے والی تھی۔

میں نے کبھی نہیں سنا تھا کہ پریاں تم جیسی ہوتی ہے مجھے شروع سے پریاں بہت اچھی لگتی تھی ان کی کہانیاں سنتے ہوئے مجھے سکون ملتا تھا لیکن تم سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے پری ذاد سے نفرت ہونے لگی ہے

ایسا مت کہو شہریار میں بری نہیں ہوں میں تو صرف تم سے عشق کرتی ہوں اور میرا عشق مجھے برا بنا رہا ہے

وہ اداس لہجے میں بولی۔ اپنی ضد اور عشق کے جنون میں وہ جو کچھ کر رہی تھی وہ غلط تھا اس بات کا احساس اسے بھی تھا۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

تمہارے اس عشق پر میں کیسے یقین کروں تم لوگوں کی جان لیتی ہو اپنی طاقتوں کا استعمال کر کے معصوم لوگوں کو ڈراتی ہو

اگر عشق سچا ہو تو اس کی طاقت سے انسان تو کیا اللہ بھی دعائیں قبول کرتا ہے

تم جس احساس کو عشق کہتی ہو۔وہ عشق نہیں ہے

عشق تو پریام نے کیا جو سکندر کے ایک بار کہنے پر خود ہار گئی

اور ایک تم ہو۔۔۔جو اپنی ضد کی خاطر معصوم لوگوں کی جان لے رہی ہو

تم رشق نہیں کرتی تم صرف ایک ضدی اور بد دماغ پری ہو جس کے اندر صرف نفرت بھری ہوئی ہے

تمہیں تو عشق کا مطلب ہی نہیں پتا عشق میں انسان کا کیا فرشتے بھی فنا ہو جاتے ہیں۔

شہریار اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا خاموشی سے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

جب کہ وہ اس کی پیٹھ کو دیکھتی رہ گئی

❤

اسے شہریار چاہیے جب تک شہریار یہاں سے جانے کے لیے مان نہیں جاتا اس کے ساتھ تب تک وہ کہیں نہیں جائے گی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اگر شہریار اس کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ جو کچھ کر رہی ہے وہ غلط ہے اور شہریار کبھی اس کا نہیں ہو سکتا تب وہ یہاں سے جائے گی

اب وہ آزاد ہے کچھ بھی کر سکتی ہے آپ سب کو اپنا خیال رکھنا ہو گا وہ کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے

پیر صاحب نے کہا

لیکن پیر صاحب کوئی حل تو ہو گا میرے بچے کی زندگی پر بنی ہوئی ہے مہر کو تو ہم نے یہاں سے بھیج دیا

لیکن شہریار جہاں جائے گا وہ اس کے پیچھے جائے گی وہ اسے کسی بھی طرح سے اپنے ساتھ لے کے جانا چاہتی ہے

آسیہ نے روتے ہوئے بتایا جبکہ شہریار کھڑکی کے قریب کھڑا تھا۔

شہریار تم اسے کسی بھی بات کا مطلب یا کسی چیز کا احساس دلا سکتے ہو تمہیں اس کی امید توڑنی ہو گی یہ امید کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے کے جا سکتی ہے

اسے لگتا ہے آج نہیں تو کل تم بھی اس سے اس کی طرح محبت کرنے لگے اور اسی امید پر وہ یہاں ہے اگر ایک پری زاد کو یقین ہو جائے اس کا شوہر کبھی اس کا نہیں ہو سکتا کبھی اس کی محبت میں مبتلا نہیں ہو سکتا تو وہ خود ہی اس کی جان چھوڑ دیتی ہے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیکن میں اسے کیسے یقین دلاؤں میں کیسے بتاؤں کہ ایک پریزاد کے ساتھ ساری زندگی گزارنا میرے لئے بہت مشکل ہے کیسے کیسے یقین دلاؤں کے مہر سے محبت کرتا ہوں۔میں اسے کیسے یقین دلاؤں کہ میں اس کے ساتھ ایک نارمل زندگی نہیں گزار سکتا۔شہریار ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

یہ تواب تمیں دیکھنا ہے کہ اب تم کیا کروگے تم کس طرح اسے اپنی زندگی سے نکالوگے تمہیں اس کی امید توڑنی ہوگی اسے یقین دلانا ہوگا کہ تم ملر کے ہوچکے ہوں اور کسی عورت کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے

آیک پریزاد سب کچھ برداشت کر سکتی ہے لیکن اپنے شوہر کے دل میں کسی اور کی محبت نہیں اگر تم نے اسے اس بات کا احساس دلادیا تو تم صرف میر سے محبت کرتے ہو اور اس کے کبھی کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتے تو وہ خود ہی تمہاری زندگی سے نکل جائے گی

پیر صاحب نے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ شہریار ایک بار پھر سے بے بسی سے بیٹھ گیا اس کے پاس کوئی راستہ نہ تھا سارسیہ کو اس بات کا احساس دلانے کے لیے کہ وہ اس کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور شہریار چاہے کچھ بھی کرلے وہ اسے چھوڑ کر نہیں جانے والی تھی

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

کیوں بلایا تھا ان کو یہاں مجھے یہاں سے بھیجنے کے لئے تم لوگوں کو کیا لگتا ہے عالم مجھے یہاں سے نکال دے گا اس کے پاس صرف تعویذوں کی طاقت ہے میرے پاس عشق طاقت ہے مجھے یہاں سے میری مرضی کے بغیر کوئی نہیں بھیج سکتا اور میں تمہارے بیٹے کو یہاں سے لے کر جاؤں گی

آسیہ کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھا وہ اچانک اس کے سامنے آرکی

ایسا کبھی نہیں ہو گا میرا بیٹا کبھی تمہارے ساتھ نہیں جائے گا کیونکہ وہ تم سے نہیں مہر سے محبت کرتا ہے میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں ساریسہ ساتھ میرے بچے کی زندگی بخش دو وہ کبھی تم سے محبت نہیں کرے گا

خدا کے لیے چھوڑ دو اسے سکندر کی غلطی کی سزا میرے شہریار کو مت دو پچھلے 22 سال سے بے چین ہے وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی

اور میں پچھلے 22 سال سے قید تھی کیا ہے اس مہر میں جو ہوا اس سے عشق کر بیٹھا مجھے دیکھو میں ایک پری زاد ہوں وہ جو چاہے میں اسے دے سکتی ہوں میں ساری دنیا لا کر اس کے قدموں میں رکھ سکتی ہوں کیا ہے وہ عام سی انسان

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

کچھ بھی نہیں ایک بار شہریار میرے ساتھ چلنے کے لیے مان جائے میں مہر کو اس کی زندگی سے نکال دور پھینک دوں گی اور جو میرے راستے میں آیا اس کو بھی وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے بول رہی تھی

اس کے انداز پر اسیہ دو قدم پیچھے ہٹی

شہریار کبھی تمہارا نہیں ہو سکتا تم خود سوچو وہ ایک عام انسان ہے اور تم ایک پریزاد ہو تم دونوں کا کوئی جوڑ نہیں بنتا

اسیہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک اپنی گردن پر اس نے دباؤ محسوس کیا اس کے پاؤں زمین سے اٹھ گئے تھے وہ اسے فضا میں لہرائے غصے سے دیکھ رہی تھی

خبر دار خبر دار جو تم نے میری امید توڑنے کی کوشش کی شہریار تو میرا ہے اسے حاصل کروں گی میں اور یہاں سے ہمیشہ کے لئے لے جاؤں گی

اونچی اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہی تھی گردن پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا اگلے ہی پل اس نے آسیہ کو دور پٹکا اگر وہ اسے نہیں چھوڑتی تو یقیناً اسیہ ہی دم توڑ چکی ہوتی

READERS CHOICE

❤

وہ جیسے کمرے سے باہر نکلا ماما کو بے ہوش حالت میں دیکھ کر پریشانی سے اس کی طرف دوڑ کر آیا

وہ جلدی سے اپنی بے ہوش ماں کو اٹھا کر روم میں لایا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ماما کیا ہو گیا ہے آپ کو پلیز آنکھیں کھولیں اپنی ماں کی حالت دیکھ کر وہ بہت گھبرا گیا تھا

سکندر صاحب اسیہ کی حالت دیکھ کر اس کے قریب آ گئے وہ ابھی کمرے میں داخل ہوئے تھے اور شہریار کو اس طرح دیکھ کر اسے حوصلہ دینے لگے

بابا دیکھے ماما کو کیا ہو گیا ہے کہیں اس پریزاد تو نے کچھ نہیں کیا۔ بابا اگر اس نے میری ماما کو نقصان پہنچایا تو میں

اسے کبھی معاف نہیں کروں گا

شہریار بابا سے کہتا ہوا غصے سے کمرے سے باہر نکلا بابا

اسے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ رکا نہیں

اور بنا دروازہ کھٹکھٹائے اندر داخل ہوا اسے یقین تھا کہ وہ اس وقت اسی کمرے میں موجود ہو گی۔

او شہریار میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی اس نے مسکراتے ہوئے اسے ویلکم کیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماں کو اس حالت میں پہنچانے کی کیا کیا ہے تم نے ان کے ساتھ کہ انہیں ہوش ہی نہیں آ رہا وہ چلاتے ہوئے بولا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

وہ تمہیں مجھ سے الگ کرنے کی باتیں کر رہی تھی مجھے غصہ آگیا لیکن میں نے انہیں جان سے نہیں مارا مجھے پتا تھا تمہیں تکلیف ہو گی تمہاری ماں ہے تمہاری ہر بیٹا اپنی ماں سے بہت محبت کرتا ہے میں نے تمہارے صدقے اس کی جان بخش دی وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی

جب کہ شہریار کا دل چاہا کہ وہ اس کے منہ پر تھپڑ مار مار کے اس کا چہرہ لال کر دے

پہلے مجھے تم پر ترس آتا تھا لیکن اب مجھے تم سے نفرت ہوتی جا رہی ہے ساریہ اگر تمہیں لگتا ہے کہ میرے گھر والوں کو نقصان پہنچا کر تم مجھے اپنے ساتھ لے جانے پر راضی کر لو گی تو یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے میں کبھی تمہارے ساتھ نہیں آؤں گا وہ غصے سے اس کی غلط فہمی دور کرنے لگا شاید پیار سے بہت سمجھا چکا تھا

یہ سب کچھ تم ان لوگوں کی وجہ سے کر رہے ہو نا شہریار تمہیں لگتا ہے کہ یہ لوگ تمہارے اپنے ہیں تم ایک پریزاد کے شوہر ہو میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے دوں گی یہ سب کچھ میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے میں تو پوری دنیا لا کر تمہارے قدموں میں رکھ سکتی ہوں

اوع ان کے لئے تم مجھے ٹھکرا رہے ہو۔۔۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یہ عارضی رشتے ہیں لیکن ہمارا رشتہ مضبوط ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے مزید اس کے قریب آئی جب شہریار نے اس کے ہاتھ لسے پرے کرتے ہوئے سے دور جھٹکا

نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے تمہارے وجود سے تمہاری ذات سے نہیں چاہیے مجھے تمہارے جیسے رشتے میرے لئے میرے رشتہ اہم ہیں میری ماں میرا باپ میری بیوی تم کچھ نہیں لگتی میری مجھے لگا تھا میں تمہیں محبت سے سمجھاؤں گا لیکن تم محبت کے قابل ہی نہیں ہو ساریہ تم سے محبت نہیں کی جاسکتی تم سے صرف نفرت کی جاسکتی ہے

وہ ہارتے ہوئے بولا

جب کہ وہ غصے سے اسے گھور رہی تھی

چلے جاؤ یہاں سے شہریار ورنہ میں کوئی ایسی غلطی کر دوں گی جس کی وجہ سے مجھے ساری عمر پچھتانا پڑے گا

بند کرو یہ ساری باتیں خبر دار جو تم نے ہمیں نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچا تم چاہے جو کر لو میں تمہارے ساتھ نہیں آؤں گا اسی لئے بہتر ہو گا۔ کہ تم یہاں سے چلی جاؤ شہریار غصے سے بول رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ایک لمحے کو کھٹکا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یہ سب کچھ تم اس سکندر کی باتوں میں آکر کہہ رہے ہو نا تو مجھ سے قلندر کی بات مان رہے ہو نا چلو میں ایک اور غلطی کرتی ہوں اس سکندر کو ہمارے بیچ سے ہٹا دیتی ہوں اگر وہ سکندر ہی نہیں رہے گا تو تم ہمیشہ کے لئے میرے ہو جاؤ گے ہاں شہریار میرا اگلا شکار تمہارا باپ ہو گا

پھر ہمارے بیچ اور کوئی نہیں آئے گا وہ غصے سے بول رہی تھی جب سکندر صاحب کمرے کے اندر داخل ہوئے

اس سے پہلے کے شہریار کچھ سمجھ پاتا ساریسہ نے ایک پھول نکالا اور ان کی طرف بھرنے لگی ایک گلاب پھول سے وہ ان کا کیا بگاڑ سکتی تھی یہ شہریار کی سوچ تھی

لیکن دیکھتے ہی دیکھتے سارسیہ نے اس پھول کو سکندر صاحب کے گردن پر چلا دیا

اور وہ نازک سا پھول خنجر کی دھار کی طرح ان کا گلا کاٹ چکا تھا

شہریار فوراان کی طرف بھاگا

اور اپنے باپ کو گرنے سے تھام لیا

بابا یہ کیا ہو گیا ہے آپ کو بابا آنکھیں کھولے آپ کو کچھ نہیں ہو گا میں ابھی آپ کو ہسپتال لے کے جاؤں گا سکندر کی حالت دیکھ کر شہریار بری طرح سے بوکھلا کر رہ گیا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

دفع ہو جاؤ یہاں سے نفرت ہے مجھے تم سے تمہاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا میں۔ دفع ہو جاو۔۔وہ چلایا۔

اور بنا پلٹ کر دیکھے سکندر کو اٹھا کر باہر کی طرف بھاگ گیا

❤

عابد نے ڈاکٹر اور پولیس کو بڑی مشکل سے مطمئن کیا تھا یہ ایک جان لیوا حملہ تھا جس پر کوئی ڈاکٹر ہاتھ نہیں رکھ رہا تھا

سکندر صاحب کی حالت بگڑتے دیکھ کر ڈاکٹر نے ان کا علاج شروع کر دیا لیکن پولیس ان کی جان نہیں چھوڑی تھی جن کا کہنا تھا کہ ان پر جان لیوا حملہ ہوا ہے

پولیس نا تو کسی پری کی داستان پر یقین رکھتی تھی اور نہ ہی کسی جادوئی کہانی پر انہیں ہر چیز کا ثبوت چاہیے تھا

وہ تو عابد نے ایک پولیس والے کو رشوت کا لالچ دے کر وہاں سے ہٹایا

اس وقت ایک کمرے میں اس کا باپ اور دوسرے کمرے میں اس کی ماں تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی ماں باپ کی زندگی اس کی وجہ سے کتنی مشکل میں پڑ جائے گی

نہ جانے مہر کی حالت میں ہو گی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار بہت پریشان تھا جب عابد نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

اور وہ بنا سوچے سمجھے ان سے لپٹ کر کسی بچے کی طرح رونے لگا

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا عابد بابا میں نے بہت بڑی غلطی کر دی میرے ماں باپ نے مجھے وہاں رکھا تھا تاکہ میں محفوظ رہ سکوں لیکن میں نے ان کی بات نہیں مانی میں اپنی ضد میں یہاں آ گیا اور اپنا سب کچھ کھو رہا ہوں

میں اپنے ماں باپ کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا کاش سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے میں واپس چلا جاؤں گا میں کبھی پاکستان نہیں آؤں گا بس میرے ماں باپ کو زندگی مل جائے وہ عابد سے لپٹے مسلسل رو رہا تھا

جب کہ عابد اس کی حالت پر اسے حوصلہ دے رہا تھا

❤

وہ دو ہفتے کے بعد سکندر صاحب کو گھر واپس لایا تھا اور ان دو ہفتوں میں اس نے ساریسہ کو کہیں نہیں دیکھا تھا وہ واپس نہیں آیا تھا ان دو ہفتوں میں وہ ہسپتال میں ہی رہا آسیہ کی حالت اور ٹھیک ہوئی تو اس نے بتایا کہ ساریسہ نے اس پر حملہ کیا تھا

اور وہ ہر اس انسان کو مار دے گی جو شہریار اور اس کے بیچ میں آئے گا

یہ جان کر شہریار کو اس سے اور بھی زیادہ نفرت ہونے لگی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

آج پندرہ دنوں کے بعد وہ اپنے والدین کو واپس گھر لے کے آیا تھا لیکن وہاں پر ساریسہ کو دیکھ کر اسے پھر سے غصہ آنے لگا اس کا دل چاہا کہ اسے جان سے مار دے

اسے واپس پہنچنے کا اس کے پاس کوئی راستہ نہ تھا۔

لیکن وہ اپنے انکار پر قائم تھا۔

اپنے ماں باپ کمرے میں چھوڑ کر وہ کمرے سے باہر آیا تو ساریسہ اس کا انتظار کر رہی تھی

پہلے 22 سال پھر یہ پندرہ دن تم چاہتے ہو میں تمہارے لیے تڑپتی رہوں تو مجھے یہ بھی منظور ہے شہریار

بس ایک بار میرے ساتھ چلو میں تمہیں زندگی کی ہر خوشی دوں گی

مجھ سے زیادہ تمہیں اور کوئی خوش نہیں رکھ سکتا

میرے راستے سے ہٹ جاؤ میں آرام کرنے اپنے کمرے میں جانا چاہتا ہوں شہریار نے نظر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا اس کی یہی بات ساریسہ کو تڑپا رہی تھی

شہریار بنا اس کی طرف دیکھے ہوئے آگے بڑھنے لگا جب اس کا فون بجا

مہر کا فون دیکھ کر اسے عجیب سا سکون مل رہا تھا مہر کو گئے ہوئے اکیس دن ہو چکے ہیں

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اور اب تک اس نے نہ تو مہر کا حال پوچھا تھا اور نہ ہی اسے فون کیا تھا وہ اسے کسی قیمت پر نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا

لیکن اب اس کا فون آتا دیکھ کر وہ خود بھی تڑپ اٹھا

مہر میری جان کیسی ہو تم اس نے فون اٹھاتے ہوئے پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہوں شہریار تم کیسے ہو ماما اور بابا کیسے ہیں۔ مہر نے پوچھا

اسے ساریہ نے ان پر حملہ کیا ہے شہریار تم مجھے کچھ بتاتے کیوں نہیں ہوں کیوں مجھے ان سب باتوں سے دور رکھے ہوئے ہو

وہ صرف تمہارے نہیں میرے بھی والدین ہیں مہر فون پر رونے لگی

مہر میں بہت تنہا ہو گیا ہوں اس لڑکی نے میرا جینا حرام کر دیا ہے وہ مجھے اپنے ساتھ ہی لے کر جانا چاہتی ہے اور اگر میں نے اس کی بات نہیں مانی تو وہ گھر والوں کو مزید نقصان پہنچائے گی۔

مجھے لگتا ہے کہ مجھے اس کی بات ماننی پڑے گی اگر میں اس کے ساتھ چلا گیا تو وہ سب کچھ چھوڑ دے گی سب لوگوں کی زندگی آسان ہو جائے گی شہریار کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کمرہ بند کر چکا تھا

تو میرا کیا ہو گا شہریار

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی ہمارا بچہ تمہارے بغیر کیسے رہے گا مہر کی روتی ہوئی آواز آئی

شہریار کو لگا جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہے

شہریار ایم پریگنینٹ میری طبیعت خراب تھی تو زیان زبردستی مجھے ہسپتال لے گیا ہمارا بچہ اس دنیا میں آنے والا ہے شہریار

ہم تمہارے بغیر کیسے رہیں گے شہریار میں تم پہ کوئی زمہداری نہیں ڈال رہی بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے ہم سب کے بارے میں ایک بار سوچ لینا مہے نے روتے ہوئے فون بند کر دیا جب کہ شہریار بس بند فون تو دیکھ رہا تھا

❤

❤

واپس آجاؤ ساریسہ بہت ہو چکا ہے وہ تم سے محبت نہیں کرتا وہ تم سے نفرت کرتا ہے تمہارے ساتھ آنے سے انکار کر چکا ہے اب اس سب کا کوئی فائدہ نہیں یہ ضد چھوڑ دو اور واپس آجاؤ اس دنیا میں تمہارا کوئی کام نہیں یہ دنیا تمہارے لیے نہیں بنائی گئی

ساریسہ کے کان میں آواز گونج رہی تھی لیکن اس پر جنون سوار تھا اسے شہریار چاہیے تھا کسی بھی قیمت پر شہریار ساریسہ سے نفرت کا اظہار کر چکا تھا تب سے ہی وہ بہت بے چین تھی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس سے واپسی کا بلاوا آرہا تھا سب اسے وہاں پکار رہے تھے اسے باہر آنے کی اجازت اس کے شوہر نے دی تھی اسے گھر واپس جانا تھا وہ 22 سال سے لوگوں کے بیچ میں رہی تھی اب اس کا یہاں کوئی کام نہیں تھا لیکن شہریار کے بغیر وہ نہیں جا سکتی تھی وہ نہیں ہار سکتی تھی وہ پریام نہیں ساریسہ تھی اس نے ہار ماننا نہیں سیکھا تھا اسے کسی بھی حالت میں شہریار چاہے تھا

♥

شہریار بہت خوش تھا اپنے ہونے والے بچے کے بارے میں سن کر اس کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔

لیکن وہ اپنی یہ خوشی کی اپنے ماں باپ سے شیئر نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی طرح سے یہ بات ساریسہ کو پتہ چلے اور وہ مہر کو دوبارہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرے

اب وہ مہر پر رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔

پیر صاحب نے کہا تھا کہ وہ بار بار اس کے سامنے اپنی نفرت کا اظہار کرے کہ وہ اس سے بددل ہو جائے لیکن اس کو اس بات کا بھی خیال رکھنا تھا کہ کہیں وہ غصے میں کوئی اور بڑا قدم نہ اٹھائے

وہ کچھ بھی کر سکتی تھی اس کی فیملی کو نقصان پہنچا سکتی تھی اور یہ نہیں چاہتا تھا

اگر وہ اسے نقصان پہنچتی ہے تو ٹھیک ہے وہ ہنس کر اپنی فیملی کے لئے قربانی دے سکتا تھا لیکن اب مہر کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ایسے موڑ پر اسے تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا اس نے ان سب چیزوں سے بچنے کے

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

لیے اپنی فیملی کو محفوظ رکھنے کے لئے ساریسی کی بات ماننے کا فیصلہ کیا تھا لیکن وہ فیصلہ بھی وہ نہیں ماننے والا تھا

اب اس نے صرف اپنی فیملی کی ہی نہیں بلکہ اپنی بھی جان کی حفاظت کرنی تھی۔

اپنے بچے کے لئے اپنی مہر کے لیے۔اپنے ماں باپ کے لیے۔

♥

نہیں میں نہیں ہاری ہوں میں نہیں ہار سکتی وہ چاہے مجھ سے نفرت کرے لیکن میں پھر بھی اسے اپنے ساتھ لے کے جاؤں گی ساریسہ نے کبھی ہار ماننا نہیں سیکھا

اور وہ اپنے عشق ہار جائے یہ نا ممکن ہے وہ چلاتے ہوئے بولی

نہیں ساریسہ ہار مان جاؤ وہ تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا وہ کسی اور کا ہے کسی اور سے محبت کرتا ہے

اس نے کبھی تمہیں نہیں چاہا بزرگ کی آواز آئی۔

لیکن میں اسے چاہتی ہوں وہ میرا شوہر ہے میں اسے اپنے ساتھ لے کے جاؤں گی ساریسہ اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتی وہ پھر ست بد تمیزی اور غصے سے بولی

ساریسہ میں مانتا ہوں میں قصور وار ہوں تمہارا اپنی بیٹی کا بدلا لینے کے لئے میں نے تمہاری قربانی تھی مجھ سے غلطی ہو گئی اس گناہ کی سزا مجھے مل چکی ہے میری بیٹی جو کبھی میرے خوابوں میں آکر مجھ سے بات

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

کرتی تھی وہ بھی چھوڑ چکی ہے وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے کیونکہ میں نے اس کے سکندر سے بدلہ لینے کی کوشش کی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کالوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

میں نے اس کے عشق کی توہین کی لیکن خدا کے لئے تم چھوڑ دو ہار مان جاؤ ساریسہ وہ تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا وہ تم سے نفرت کرتا ہے۔

پھر سے آواز آئی گی ساریسہ کو کوئی پروانہ تھی وہ اس پکار کو سننا ہی نہیں چاہتی تھی وہ اب بھی اپنی ضد پر قائم تھی اسے شہریار چاہیے تھا کسی بھی قیمت پر ہو ایک عام سی لڑکی کے سامنے یوں ہار نہیں سکتی تھی وہ اس سے زیادہ خوبصورت تھی اس سے زیادہ طاقتور تھی اس سے زیادہ اسے خوش رکھ سکتی تھی۔

تو وہ اس سے کیوں ہارتی وہ کسی بھی قیمت پر مہر سے ہارنے کے لیے تیار نہ تھی۔

لیکن یہ آوازیں یہ پکارے اسے تنگ کر رہی تھی اس کا حوصلہ بڑھانے کی بجائے گٹا رہی تھی۔

❤

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے سکندر کم تمہاری دنیا میں نہیں بلکہ تم ہماری دنیا میں آئے ہو تم نے سب کچھ برباد کیا ہے اب تمیں اس کی سزا ملے گی

میں تمہاری جان لے لوں گی اور شہریار کو یہاں سے ہمیشہ کے لئے لے کر چلی جاؤں گی۔

وہ سکندر صاحب کے قریب کھڑی تھی جب وہ کے گہری نیند سو رہے تھے

اس کا ارادہ آج ان کا قصہ تمام کرنے کا اسے سب کا قصور وار صرف اور صرف سکندر لگتا تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس نے اپنا گلابی پھول نکالا لیکن اس سے پہلے کے وہ سکندر پر ایک بار پھر سے وار کرتی اچانک کمرے کی لائٹ آن ہوئی

کیا کرنے جارہی تھی تم وہ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آیا اور اسے دھکا دے کر پیچھے کی طرف دکھیلا

میں اس کی جان لینے والی تھی شہریار یہ ہم دونوں کے بیچ آرہا ہے اسے مر جانا چاہیے۔وہ جنونی انداز میں بولی

خبر دار جو تم نے میرے بابا کو مارنے کی کوشش کی میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا اس کے انداز نے شہریار کو بھی غصہ دلا دیا۔

لیکن اس کے غصے کی پرواہ ساریسہ کو نہ تھی۔

بلکہ اس کی دوپہر والی باتیں ابھی تک وہ اپنے دل پہ لیے بیٹھی تھی کتنی آسانی سے اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ اس سے نفرت کرتا ہے جس سے عشق کی اس نے انتہا کر دی تھی

تم مجھے مارنا چاہتے ہو اس شخص کے لئے جو ہمیں الگ کرنا چاہتا ہے تم مجھ سے نفرت کرتے ہو اس کے لیے جو اپنا عشق تک نہ نبھا سکا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو جو 22 سال پر تمہارا انتظار کرتی رہی جو تمہارے ایک حکم پر ایک کمرے میں بند رہی اس سے نفرت کرتے ہو تم تم۔۔۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ہاں نفرت کرتا ہوں میں تم سے نفرت ہے مجھے تم سے بے تحاشہ نفرت ہے شہریار کی دھار نے سکندر صاحب کی آنکھ کھول دی

مجھ سے نفرت کرتے ہو تم۔۔۔۔ مجھ سے اگر تم میرے نہیں ہو سکتے شہریار تو تمہیں کسی کا نہیں ہونے دوں گی۔۔

اگر میں نے مزید قتل کیا تو مجھ سے پریوں کی طاقت سے چھین لی جائیں گی لیکن مجھے غم نہیں تھا اسے مارنے کا لیکن اب میں اسے نہیں تمہیں ختم کرو۔ گی جس کے لیے میں نے اتنا کچھ کیا تھا

میں نے 22 سال انتظار کیا 22 سال ایک کمرے میں قید رہی 22 سال کی پریوں کی زندگی چھوڑ کر قیدی کی زندگی گزاری کس کے لئے تمہارے لئے اور تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔۔۔

اگر تم مجھ سے نفرت کرتے ہو تو تمہیں جینے کا کوئی حق نہیں اگر تم میرے نہیں ہو سکتے تو میں تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی۔

جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے اگر میرا نہیں تو کسی کا نہیں ساریسہ کہتے ہوئے اس کے بالکل قریب آ چکی تھی اور اس کا پھول اسی گردن پر وار کرتے ہوئے خنجر کا روپ دھار چکا تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے فرش شہریار کے خون سے سرخ ہو گیا

♥

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس پر وار کرنے کے بعد وہ غائب ہوگئی وہ کہاں گئی کوئی نہیں جانتا تھا لیکن شہریار کی حالت بہت بگڑ چکی تھی۔

سکندر صاحب اسے ہسپتال لے گئے جب کہ آسیہ بیگم نے رو رو کر اپنا حال خراب کر لیا تھا

جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا نکاح کے بر دان بزرگوں نے کہا تھا کے اگر ساریسہ شہریار کو حاصل نہ کر سکی تو اسے جان سے مار دے گی اور اس نے ایسا ہی کیا

اور اگر وہ بچ گیا تب بھی وہ اس کی جان نہیں چھوڑے گی وہ واپس آئے گی اور پھر سے مارنے کی کوشش کرے گی کیونکہ اب وہ ساریسہ کے دل سے اتر چکا تھا

ہاں شہریار کے لفظوں نے ساریسہ کو اس سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا

اب اس کا مقصد شہریار کو حاصل کرنا نہیں بلکہ اس کی جان لینا تھا۔

❤

پلیز مجھے جانے دو زیان خدا کے لیے شہریار ہسپتال میں اس کی جان خطرے میں ہے پلیز مجھے جانے دو مہر نے روتے ہوئے کہا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آج بھی آسیہ نے فون پر اسے بتایا تھا کہ ساریسہ نے شہریار پر جان لیوا حملہ کیا ہے اور تب سے ہیں وہ بن پانی کے مچھلی کی تڑپ رہی تھی

بھابھی سمجھنے کی کوشش کریں آپ بیمار ہیں شہریار نے مجھے آپ کا خیال رکھنے کے لیے کہا ہے میں اس طرح سے آپ کو نہیں جانے دے سکتا

میں کچھ نہیں جانتی میرے شوہر کی جان خطرے میں ہے اسے میری ضرورت ہے مجھے جانا ہے جانے دیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں زیان بھائی

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر التجا کرنے لگی اور اس کی جوڑے ہاتھوں کو دیکھ کر زیان بے بس ہو گیا وہ خود بھی تو شہریار کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا

اس پر جان لیوا حملے کا سن کر زیان بہت پریشان ہو چکا تھا ایک ہی تو دوست ہے اس کا جس کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا اور اب وہ زندگی اور موت میں جنگ لڑ رہا تھا وہ اپنی دوستی کا فرض مہر کا خیال رکھ کر نبھا رہا تھا لیکن شہریار سے اتنا دور رہ کر وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا اسی لیے اس نے شہریار کا وعدہ توڑ دیتے ہوئے مہر کو اپنے ساتھ پاکستان لے جانے کا فیصلہ کیا

♥

♥

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

زیان اور مہر ہسپتال پہنچے تو شہریار کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا اسے بے ہوش ہوئے 72 گھنٹے ہو چکے تھے

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اگر مزید 24 گھنٹے میں اسے ہوش نہ آیا تو اس کی جان بچانا بہت مشکل ہو جائے گا

مہر کو واپس دیکھ کر اسیہ اور سکندر پریشان ہو چکے تھے وہ جانتے تھے کہ وہ شہریار کے لیے کتنی خاص ہے وہ

ان کے لیے بھی خاص ہو چکی تھی وہ اسے بالکل اپنی سی بیٹی کی طرح محبت کرنے لگے تھے

اور اس طرح سے اچانک مہر کی واپسی نے انہیں بھی پریشان کر دیا تھا

فی الحال وہ نہیں چاہتے تھے کہ مہر اور ساریسہ کا سامنا ہو۔

شہریار پر حملہ کرنے کے بعد ساریسہ کہاں گئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا لیکن وہ واپس نہیں آئی تھی

پھر بھی اس کا خوف اس وقت بھی سکندر اور آسیہ کے آگے پیچھے منڈ ا جا رہا تھا ان لوگوں کو کسی پل سکون نہ تھا

پتا تھا تو بس اتنا کہ ساریسہ اگر عشق میں جان دے سکتی ہے

تو نفرت میں جان لینے میں بھی ایک پل نہیں لگائے گی

وہ کسی بھی وقت شہریار کی جان لے سکتی تھی۔

❤

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

یہ تم نے کیا کیا ساریسہ اپنے ہی شوہر کو جان سے مارنے کی کوشش کی یہ تھا تمہارا عشق یہ تھی تمہارے بائیس سال کی تڑپ یہ تھا تمہارا انتظار

اس کے لیے پکارتی تھی تم اس کو۔۔

تو میں کیا کرتی وہ کہتا ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ اس مہر کو چاہتا ہے وہ کہتا ہے وہ مجھ سے کبھی محبت نہیں کر سکتا وہ کہتا ہے وہ کبھی میرے ساتھ نہیں آئے گا وہ ساریسہ کا ہو کر ساریسہ کو اپنانے سے انکار کر رہا ہے

اسے میرے لیے بنایا گیا تھا اسے مجھے دیا گیا تھا تو کیوں اسے مجھ سے چھینا جا رہا ہے

وہ تڑپتے ہوئے بولی

کیونکہ تم نے غلطیاں کی ہیں ساریسہ اور غلطیوں کی سزا ہوتی ہے۔

تم نے پہلے اس کے دادا دادی کو مار ڈالا پھر اس ملازمہ کا قتل ہمیں آدم زاد کی حفاظت کے لیے بنایا گیا تھا ان کی جان لینے کے لئے نہیں

اگر تین قتل کرنے کے بعد بھی تم اسے مانگتی ہو تو وہ تمہیں نہیں ملے گا تمہیں شہریار کی اجازت ملنے کے بعد اپنے گھر واپس آجانا چاہیے تھا نہ کہ وہیں رک کر اپنی ضد پر قائم رہنا چاہیے تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جو غلطیاں تم کر چکی ہو اس کے بعد شہریار ویسے بھی تمہیں نہیں مل سکتا شہریار یہاں آنے سے انکاری ہے۔ تم اسے زبردستی نہیں لا سکتی

تم اسے حاصل نہیں کر سکتی بھول جاؤ اسے اور واپس آ جاؤ۔ شکر کرو کہ تم شہریار کے نکاح میں ہو اور اب بھی اپنی گدی پر حکومت کر سکتی ہو

اگر سکندر کی طرح شہریار نے بھی نکاح نہ کیا ہوتا تو تمہیں بھی پریام کی طرح ساری زندگی کے لیے قید کر دیا جاتا

تم بھی ہمیشہ کے لیے قیدیوں کی زندگی گزارتی واپس آ جاؤ ساریسہ اب بھی وقت ہے اور دعا کرو کہ شہریار بچ جائے

کیوں کہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو تم سے تمہاری پریوں کی ساری طاقتیں چھین لی جائیگی۔

نہیں اسے کچھ نہیں ہو گا میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گی میں شہریار کو واپس لاونگی میں اسے بچا کر اپنے ساتھ لاؤں گی میں اسے یوں نہیں چھوڑوں گی وہ میرا ہے اس پر میرا حق ہے وہ جنونی انداز میں بولی ضد ایک بار پھر سے سر اٹھا چکی تھی

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

بزرگ اسے سمجھا سمجھا کر تھک ہار چکے تھے مگر وہ اپنی ضد کی پکی تھی اسے شہریار چاہیے تھا کسی بھی قیمت پر وہ غصے میں اس پر حملہ کر بیٹھی تھی لیکن عشق مرتا نہیں نفرت آسان نہیں ہوتی اور جس نے زندگی کے ہر پل کے ساتھ کسی سے عشق کیا ہو وہ اس سے کیا نفرت کرے گا

نفرت کا احساس بھی وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں عشق بے پناہ ہو۔اور ساریسہ شہریار سے بے پناہ عشق کرتی تھی

♥

جی ان کو ہوش آگیا ہے وہ اب کومہ سے باہر نکل آئے ہیں لیکن جان اب بھی خطرے میں ہے ان کا بہت سارا خون ضائع ہو چکا تھا لیکن ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں آپ لوگ بھی دعا کیجئے

ان چار دنوں میں آج پہلی بار ان کی حالت میں تھوڑا سا سدھار آیا ہے۔

ڈاکٹر نے باہر آکر خوشخبری کے ساتھ ساتھ بری خبر بھی سنائی تھی شہریار کی جان اب بھی خطرے میں تھی۔

آسیہ مصئلے پر بیٹھیں مسلسل اپنے بچے کے لیے دعائیں مانگی تھیں ڈاکٹر کی خبر نے سکندر صاحب کو تھوڑا پر سکون کیا تھا

جبکہ مہر کے آنسو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

ایسے میں زیان نے دوست ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے سب کو سنبھال رہا تھا۔

اور عابد پھر کسی پیر صاحب کو بلانے گیا تھا تا کہ ان مسائل کا کوئی حل نکل سکے۔

شہریار کی حالت بہت خراب تھی مہر نے بہت مشکل سے ماما بابا کو گھر بھیجا تھا وہ اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتے تھے لیکن آرام بھی ضروری تھی مہر نے زیان بھی واپس جانے کے لیے کہا

وہ جانے کے لئے راضی نہیں ہو رہا تھا لیکن مہر کی ضد کے سامنے ہار گیا

♥

اس وقت مہر شہریار کے پاس کرسی رکھے بیٹھی تھی جب کہ اس کی گردن پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اسے کتنے درد میں ہو گا وہ اس کی حالت دیکھ کر مہر کو بار بار رونا آرہا تھا ڈاکٹر نے بہت مشکل سے اسے شہریار کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی تھی

شہریار پلیز واپس آجاؤ ہم تمہارے بغیر نہیں جی سکتے۔ سوچو جب کل ہمارا بچہ اس دنیا میں آئے گا میں اور تم مل کر اس کا خیال رکھیں گے اس کی پرورش کریں گے اس کو ایک اچھا انسان بنائیں گے

شہریار دوائیوں کے زہر اثر گہری نیند سو رہا تھا جب کہ وہ اس کے پاس بیٹھی آہستہ آہستہ اس سے باتیں کر رہی تھی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی نفرت بڑی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا ہے اس نے فوراً اپنی دائیں جانب دیکھا

جہاں وہ بیٹھی اسے گھور رہی تھی

اسے دیکھتے ہی مہر نے شہریار کا ہاتھ چھوڑ دیا

تم واپس آگئی میں نے منع کیا تھا میرے شہریار کی زندگی میں واپس مت آنا۔

منع کیا تھا نہ میں نے لیکن تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی تمہیں اپنی جان پیاری نہیں ہے لڑکی

ساریہ نے چلاتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ مہر کے منہ پر دے مارا

مہر اس تھپڑ کی تاب نہ لاتے ہوئے دور جا گری

آج میں تمہیں اپنے اور شہریار کے بیچ سے ہمیشہ کے لئے ہٹادوں گی وہ غصے سے اٹھ کر اس کے قریب آئی

اور اپنا بھول نکالا

اس کا ارادہ آج مہر کی جان لینے کا تھا

اس سے پہلے کہ وہ مہر کے اسے نقصان پہنچاتی کوئی اس کا ہاتھ تھام چکا تھا

اس نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں شہریار اس کا ہاتھ اپنی پوری قوت سے تھام کر کھڑا تھا

بس کر دو ساریہ جینے دو ہمیں میرے بابا کی غلطی کی سزا تم ان کی جان لینے کی کوشش کر کے دے چکی ہو

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

تم نے میرے دادا کو مار ڈالا تم نے میری دادی کو مار ڈالا تم نے اس معصوم ملازمہ کی جان لے لی کی اب بس کر دو ہم لوگوں نے تمہارا کیا بگڑا ہے کیوں کر رہی ہو یہ سب کچھ میں کبھی تمہارا نہیں ہوں سکتا میں نے کبھی تمہیں نہیں چاہا تم صرف میری بے چینی کی وجہ بن کر میری زندگی میں آئی ہو تم کبھی میری نہیں ہو اور نہ ہی میں عام انسان ہو کر ایک پریوں کی دنیا میں رہ سکتا ہوں میں عام انسان ہوں ساریسہ مجھے ایک عام انسان رہنے دو چلی جاؤ ہماری زندگی سے

وہ ہاتھ باندھے بولا

چلی جاؤں گی شہریار لیکن تنہا نہیں تمہیں ساتھ لے کر اور وہ بھی اس کی جان لے کر بس تم ایک بار میرے ساتھ چلو مجھ سے زیادہ خوش تمہیں اس دنیا میں کوئی نہیں رکھ سکتا۔

اس کی جان تو میں آج لے کر رہوں گی یہی ہمارے بیچ دیوار بنی ہوئی ہے۔ شہریار کا ہاتھ جھٹکتے ایک بار پھر سے مہر پر حملہ کرنے لگی

ایسا مت کرو ساریسہ وہ ایک نہیں دو دو جانیں ہیں اس کی کوکھ میں میرا بچہ پل رہا ہے شہریار نے چلاتے ہوئے کہا جب ساریسہ کے ہاتھ سے پھول نیچے دیا

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com
READERS CHOICE

ہاں وہ چاہے کتنے بے گناہ کر لے لیکن ایک معصوم سے دنیا میں آنے کا حق میں ہی چھین سکتی تھی

اس نے مہر کو ایک نظر دیکھا آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ خاموشی سے قدم اٹھاتی پیچھے کی طرح آئی

تم نے ٹھیک کہا۔

تم نے کبھی مجھ سے محبت نہیں کی کبھی مجھ سے محبت نبھانے کا وعدہ نہیں کیا یہ تو بس میرا عشق تھا جو مجھے تمہارے ساتھ قید رکھے ہوئے تھا

لیکن اک پری زاد کبھی اپنی سوتن کو قبول نہیں کر سکتی میرے بزرگوں نے مجھے بدلے کے لئے استعمال کیا میں نے اپنا فرض نبھاتے ہوئے تم سے عشق کیا ہے لیکن شاید میرے نصیب میں یہ عشق لکھا ہی نہیں ہے

میں تم سے سب کچھ چھین سکتی ہوں لیکن یہ خوشی نہیں

جاؤ کیا یاد کرو گی مہر۔ایک پری ذاد نے تمہیں اپنا عشق دے دیا لیکن اپنے آپ کو تنہا مت سمجھنا میں ہر پل تمہارے ساتھ ہوں شہریار۔۔مہر تمہاری کوکھ سے جنم لینے والے پہلے بچے پر میرا حق ہوتا ہے اور اسے تم مجھ سے چھین نہیں پاؤ گی۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار اور مہر خاموشی سے اس کی باتیں سن رہے تھے لیکن اس کی باتوں کی گہرائی کا مطلب نہیں جانتے تھے

جاؤ مہر شہریار تمہیں میرا عشق مبارک ہو وہ آنکھوں میں آنسو لیے مسکراتے ہوئے کہتے غائب ہو چکی تھی۔

جب کہ اس کھڑکی کے قریب شہریار اور مہر دونوں کی نگاہیں اسے تلاش کر رہی تھی

کیا وہ چلی گئی شہریار۔۔۔؟

مہر نے پوچھا تو شہریار نے خاموشی سے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔وہ خود بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا

♥

سکندر صاحب کی زندگی کی بس ایک ہی خواہش کی وہ بس ایک بار آخری بار پریام سے ملیں لیکن اب یہ ممکن نہ تھا

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ پریام کے عشق کی کوئی انتہا نہ تھی وہ ایک رات چپکے سے اس کے خواب میں آئی جہاں سکندر نے رو رو کر اس سے معافی مانگی تھی

سکندر کی غلطی بہت بڑی تھی اس کی وجہ سے ایک پری اپنی ہر خواہش کو ادھورا چھوڑ کر ساری زندگی کے لیے قید ہو گئی

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اب اس کی رہائی ممکن نہ تھی۔

پھر بھی اس نے سکندر کو معاف کر دیا تھا

شاید عشق سزا نہیں دیتا۔اور ایسا ہی عشق پریام نے کیا تھا

♥

تین ماہ بعد۔

ساریہ کا خوف ختم ہو چکا تھا تین مہینے ہو چکے تھے اس حویلی میں رہتے ہوئے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہا تھا اور آج واپس کینیڈا جانے والا تھا

زیان اور منال کی شادی دھوم دھام سے ہوئی تھی جس کی ساری تیاری شہریار اور مہر نے کی تھی

شہریار اس کا بہت خیال رکھا تھا اور سکندر اور آسیہ اسے کسی کام کو ہاتھ نہ لگانے دیتے

لیکن اب انھیں واپس جانا تھا کیونکہ وہاں شہریار کا بزنس پھیلا ہوا تھا جسے سنبھالنا اس کے لیے بہت ضروری تھا

آسیہ اور سکندر نے وعدہ کیا کہ وہ کچھ ماہ میں ہی وہاں آجائیں گے اور مہر کی ڈلیوری سے پہلے ہی وہ ہمیشہ کے لئے واپس پاکستان آنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

مہر اپنا سارا سامان کر چکی تھی لیکن بیگ وزنی ہونے کی وجہ سے اس سے اٹھایا نہیں جا رہا تھا

اس نے وہی پیڈ پر رکھے اور باہر نکل آئی اس کا ارادہ شہریار یا کسی اور کو بلانے کا تھا جو بیگ نیچے رکھ کے گاڑی میں

لیکن جب وی گاڑی تک پہنچی اس کے سارے بیگ پہلے ہی گاڑی میں موجود تھے

شہریار یہ بیگ تم نے رکھوائے وہ پریشان تھی وہ تو انہیں کمرے میں چھوڑ کے آئی تھی تو اس سے پہلے یہ بیگ یہاں کیسے پہنچے

نہیں مہر سارے ملازم تو دوسری طرف ہے یہ یہاں کس نے رکھے وہ اس کے قریب آ کر پوچھنے لگا اس نے مہر کو کوئی بھی بھاری کام کرنے سے منع کیا تھا

مہر پریشان سی واپس جانے لگی جب ہوا کے ایک جھونکے نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

اس نے مڑ کر شہریار کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا

دونوں کے لبوں سے ایک سرگوشی نمایاں ہوئی

ساریسہ۔۔اور وہ دونوں بے اختیار مسکرا دیئے

❤

چھ ماہ بعد۔

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

شہریار یہاں آؤ دیکھو چینی کا ڈبہ بہت اونچا پڑا ہے یہاں نیچے تھی وہ ختم ہو گئی ہے پلیز اٹھا دو میں اوپر تک نہیں پہنچ سکتی۔

وہ کمرے میں آکر شہریار کو جگانے لگی جو گہری نیند سو رہا تھا

بہت کوشش کے باوجود بھی نہ جاگا تو وہ واپس آگئی اسے چائے کی طلب ہو رہی تھی اور چینی کا ڈبہ بہت اونچائی پر پڑا تھا

شہریار تو اسے کوئی کام نہیں کرنے دیتا تھا لیکن وہ اپنی عادت سے مجبور اپنے کام خود ہی اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی

وہ واپس کچن میں آئی تو چینی کا ڈبہ نیچے رکھا ہوا تھا

ملازمہ کے آنے کا ابھی وقت نہیں ہوا تھا اور گھر میں شہریار اور اس کے علاوہ کوئی نہ تھا

ڈبہ نیچے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیں اب اسے ان سب چیزوں کی عادت ہو چکی تھی

ساریہ اس کے نہیں بلکہ اپنے بچے کا خیال رکھتی تھی

اسے آہستہ آہستہ ساریہ گہری باتوں کا مطلب سمجھ چکا تھا۔

شہریار کی پہلی اولاد پر ساریہ کا حق تھا یہ بات وہ سمجھ چکی تھی اور

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

اس معاملے میں اپنا دل بھی بڑا کر چکی تھی۔

اگر وہ اس بچے کے لیے اپنا عشق چھوڑ سکتی تھی تو مہر بھی اسے ماں بننے کا حق دے سکتی تھی۔

❤

تین سال بعد

پریام بیٹا کہاں ہو تم جلدی آؤ دیکھو بابا آ گئے

سکندر صاحب ہر طرف اپنی پوتی کو ڈھونڈ رہے تھے۔

لیکن نہ جانے وہ کہاں چلی گئی تھی۔ ان کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی کہ وہ اکثر غائب ہو جاتی تھی اور اندھیرا ہونے سے پہلے ہی واپس آ جاتی تھی اور اگر اس سے پوچھتے تھے وہ کہاں گئی ہے تو وہ کہتی تھی کہ وہ اپنی ماں کے پاس تھی

مہر تو اس کی موم تھی اس کی ماں کو ساریسہ تھی جو اسے اپنے ساتھ اپنی دنیا میں لے جاتی تھی

لیکن اس دن کچھ عجیب ہوا کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا کچن میں کام کرتی مہر کر دروازہ کھولنے لگی تو سامنے اس کی بیٹی کے ساتھ 10 سالہ بچہ کھڑا تھا

خوبصورتی بے مثال وہ گہری سبز آنکھوں والا لڑکا سرخ و سفید رنگت کا مالک تھا

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

آج میں نے پری ماں کہا کہ میں خود اسے گھر چھوڑ کے جاؤں گا بچہ مسکراتے ہوئے بولا تو مہر بھی مسکرا دی اتنا حسین لڑکا شاید اس دنیا کو ہو بھی نہیں سکتا تھا

ویسے بھی اپنی چیزوں کا خیال میں خود رکھتا ہوں اس کے انداز میں حق بول رہا تھا

تو سوچا آپ کو ساتھ بتا بھی دوں کہ پریام کو خود سے دور مت کریں بہت کم وقت کے لیے یہ آپ لوگوں کے پاس ہے بعد میں میں اسے اپنی دنیا میں لے جاؤں گا۔

اس کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی ان کی بیٹی کو ان سے دور کر دے گا لیکن وہ خاموش رہی کچھ بولنے کو اس کے پاس تھا ہی نہیں

وہ جانتی تھی آج نہیں تو کل اس کی بیٹی اس سے دور ہو جائے گی لیکن یہ تو ساریسہ کا احسان تھا جس نے ان سے ان کی بیٹی چھینی نہ تھی اور ایک بیٹی کی شادی کرنا تو ہر ماں باپ کا فرض تھا جس کے لیے مہر اور شہریار نے بھی کچھ خواب دیکھے تھے اور ساریسہ اپنے عشق کے خواب پورے نہ کرے ایسا تو ممکن ہی نہ تھا لیکن ساریسہ اپنا خواب بھی پورا کیا تھا اپنی پریام کو ہمیشہ کے لئے اپنی دنیا میں لانے کے لئے ایک پری زادے سے اس کا نکاح کر کے

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com

عشق اریج شاہ

پریوں کی ہر نسل پہلے سے زیادہ خطرناک ضدی اور مغرور ہوتی ہے ان بزرگوں کے یہ الفاظ سکندر کے کان میں آج بھی گونجتے تھے

اور اس بچے کو دیکھ کر اس کا ضدی پن اس کا مغرورانہ انداز اور وہ کس حد تک خطرناک ہے دیکھ سکتے تھے۔

اس بچے نے مسکرا کر ایک نظر پریام کو کو دیکھا اور پھر غائب ہو گیا لیکن یہ بھی سچ کہا کہ وہ بہت جلد اپنی پریام کو لینے آنے والا تھا۔

لیکن کیا پریا اس نے کہا کو قبول کرے گی۔

کیا وہ ساری زندگی ایک پری زادے کی ہو کر رہ سکے گی

کیا عشق اتنا ہی آسان ہے۔ کیا زاریم کا عشق لائے کا پریام کی زندگی میں ایک نیا موڑ یا پھر زاریم لکھے گا عشق کی نئی داستان۔

READERS CHOICE

ختم شد

Posted on; https://ezreadings.blogspot.com/
Email ;mobimalk83@gmail.com